Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

برائے طلباء

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ خاصہ

1

مفتی محمد الحسنین نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شہکار برادرز
اردو بازار، لاہور

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل.....قرآن مجید

سوال نمبر ۱: درج ذیل آیات میں سے پانچ آیات کریمہ کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۵۰=۱۰×۵)

۱-وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

۲-وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

۳-مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

۴-وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

۵-قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

۶-وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ○

۷-دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

۸-وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۖ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝

دوسرا حصہ.....ریاض الصالحین

سوال نمبر 2: درج ذیل احادیث میں سے پانچ احادیث پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۵×۸=۴۰)

۱- عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم قال يسلم الراكب على الماشی والماشی على القاعد والقليل على الكثير والصغير على الكبير .

۲- عن حفصة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم كان يجعل يمينه لطعامه وشرابه، ويجعل يساره لماسوى ذالك .

۳- عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم ان من اشر الناس عند الله منزله يوم القيامة، الرجل يفضی الی المرأة وتفضی اليه ثم نشر سرها .

۴- عن عمار بن ياسر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم ان طول صلاة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة .

۵- عن جابر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم امر بلعق الاصابع والصحفة وقال انكم لاتدرون فی ای طعامكم البركة .

۶- عن ابی امامة رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه وآله وسلم كان اذا رفع مائدته قال الحمد لله كثيرا طيباً مباركا فيه غير مكفی ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا .

۷- عن البراء رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم مربوعا ولقد رأيته فی حمراء ما رأيت شيئاقط احسن منه .

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ (۵×۲=۱۰)

بضع، شعبة، تبكين، الامد، مئنة، جائزة، بلوی

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2021ء

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث

حصہ اوّل.....قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات کریمہ کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

۱-وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

۲-وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

۳-مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

۴-وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

۵-قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

۶-وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ○

۷-دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

۸-وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔـلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ○

جواب: ترجمہ آیات کریمہ:

۱-اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا' بے شک وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

۲-اور بہانے بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ' جنہوں نے اللہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اور رسول سے جھوٹ بولا تھا' جلد ان میں کہ کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔

۳- کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے' تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے' اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

۴- اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری اور فرمایا گیا: دور ہوں بے انصاف لوگ۔

۵- کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے' بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

۶- اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ مرد بھی کا ارادہ کرتا اگر اپنے ربّ کی دلیل نہ دیکھ لیتا' تو نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں' بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے۔

۷- ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے' اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا' اللہ جو ربّ ہے سارے جہان کا۔

۸- اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ' تو جب اس کے پاس ایلچی آیا' کہا اپنے ربّ کے پاس پلٹ جا' پھر ان سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا' جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے' بے شک میرا ربّ ان کا فریب جانتا ہے۔

دوسرا حصہ..... ریاض الصالحین

سوال نمبر 2: درج ذیل احادیث پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ وَالصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ .

۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْعَلُ یَمِیْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَیَجْعَلُ یُسَارَهٗ لِمَا سِوٰی ذٰلِكَ .

۳- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَلرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلَی الْمَرْاَةِ وَتُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ نَشَرَ سِرَّهَا .

۴- عَنْ عُمَّارَ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وَسَلِّمْ اَنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرِ خُطْبَتِهٖ مِئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ .

۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ .

۶- عَنْ اَبِيْ اِمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا .

۷- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ مَرْبُوْعًا وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُمْرَاءٍ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ .

جواب: ترجمہ احادیث مبارکہ:

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو، تھوڑے زیادہ لوگوں کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کہے۔

۲- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے کھانے اور اپنے پینے کے لیے استعمال فرماتے تھے، جبکہ اپنے بائیں ہاتھ کو ان کے سوا کاموں کے لیے استعمال فرماتے تھے۔

۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن سب سے برا وہ آدمی ہوگا جو (اپنی) عورت کی طرف میلان کرتا ہے، وہ اسے اپنا آپ پیش کر دیتی ہے، پھر وہ اس راز کو پھیلاتا ہے۔

۴- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کسی آدمی کی لمبی نماز اور اس کا مختصر خطبہ اس کے عقلمند ہونے کی نشانی ہے۔ پس تم نماز بھی پڑھو اور خطبہ میں اختصار سے کام لو۔

۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھانے کے بعد) انگلیوں کے چاٹنے اور برتن کو صاف کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: بے شک تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

۶- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھا لیا جاتا یعنی جب آپ کھانا کھا لیتے تھے، تو یہ دعا کرتے تھے: ہر طرح کی حمد اللہ کے لیے مخصوص ہے، جو حمد بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، اس میں برکت موجود ہو اور جو کفایت نہ کرے اور نہ ہی اسے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

چھوڑا گیا ہو۔ نہ ہی ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اختیار کرے۔

۷۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے، میں نے آپ کو سرخ حلّہ میں دیکھا ہے، میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟

بضع، شعبة، تبكين، الامد، منة، جائزة، بلوى

جواب: الفاظ کے معانی:

(۱) بِضْعٌ: ایک سے لے کر تین تک اشیاء (۲) شُعْبَةً: حصہ، جز (۳) مِنَّةٌ: علامت، (۴) جَائِزَةٌ: ملاحظہ کرنا، دیکھنا (۵) بَلْوٰی: جھگڑا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر قسم سے کوئی سے دو، دو سوال حل کریں۔

قسم اوّل: فقہ

سوال نمبر 1: وَالْاَعْوَاضُ الْمَشَارُ اِلَيْهَا لَايَحْتَاجُ اِلٰى مَعْرِفَةِ مِقْدَارِهَا فِىْ جَوَازِ الْبَيْعِ وَالْاَثْمَانُ الْمُطْلَقَةُ لَا تَصِحُّ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَعْرُوْفَةَ الْقَدْرِ وَالصِّفَةِ ۔

(الف) اعراب لگاتے ہوئے ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) مذکورہ عبارت میں موجود دونوں مسئلے تفصیلاً واضح کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2: (الف) بیع میں کتنے خیار ہیں؟ ہر ایک کی تعریف اور مختصر وضاحت کریں؟ ۱۵

(ب) بیع فاسد کی تعریف کرتے ہوئے کوئی سی دو مثالوں سے واضح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3: الاسباب الموجبة للحجر ثلثة ۔

(الف) مذکورہ عبارت میں "ثلثة" سے کون کون سی چیزیں مراد ہیں؟ ۹

(ب) اجارۃ، آجر، مُوجر، مستاجر کی تعریفات قلمبند کریں؟ ۱۶

قسم ثانی: اصول فقہ

سوال نمبر 4: (الف) "يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ" کس کی مثال ہے، مثال کی وضاحت کریں؟ ۱۰

(ب) عام کی دونوں قسموں کی مثالوں سے وضاحت کریں؟ ۱۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ج)"لا تحرم المصة ولا المصتان ولا الاملاجة ولا الاملاجتان" کا ترجمہ کریں؟ ۵

سوال نمبر5: (الف) مشترک کی تعریف، دو مثالیں اور اس کا حکم بیان کریں؟ ۱۵

(ب) حقیقت کی تینوں اقسام کے نام اور کوئی سی دو کی وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر6: (الف) متقابلات کے نام تحریر کریں؟ ۱۰

فصل فيما يترك به حقائق الالفاظ وما يترك به حقيقة اللفظ خمسة انواع .

(ب) اعراب لگائیں اور خمسة انواع میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟ ۱۵

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2021ء

دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اوّل: فقہ

سوال نمبر1: والاعواض المشار اليها لايحتاج الى معرفة مقدارها فى جواز البيع والاثمان المطلقة لاتصح الا ان تكون معروفة القدر والصفة .

(الف) اعراب لگاتے ہوئے ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ عبارت میں موجود دونوں مسئلے تفصیلاً واضح کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب وترجمہ:

نوٹ: اعراب اوپر عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

اور جن عوضوں کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو، تو جواز بیع کے لیے ان کی مقدار معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اثمان مطلقہ کے ساتھ بیع درست نہیں ہوتی، ہاں اگر ان کی مقدار اور وصف معلوم ہو۔

(ب) عبارت میں دو مسائل کی وضاحت:

(i) اعواض کی طرف اگر متعاقدین نے اشارہ کر دیا مثلاً گندم کی طرف اشارہ کر کے کہا: یہ گندم فروخت کر دی، ان دراہم کے عوض جو تیرے ہاتھ میں ہیں، تو یہ بیع درست ہوگی، اس صورت میں عوضین

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کی مقدار اور صفت کی معرفت کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً گندم اتنے سیر ہے یا دراہم پانچ یا دس ہیں کیونکہ عوضین کی طرف اشارہ کی وجہ سے جہالت رفع ہوگئی لہٰذا احتمال تنازع باقی نہ رہا۔

(ii) اثمان مطلقہ (جس مبیع یا ثمن کی طرف اشارہ نہ کیا جائے تو اسے ثمن مطلقہ کہا جاتا ہے) کے ساتھ بیع جائز نہیں کیونکہ بیع یا ثمن کی مقدار اگر مجہول ہو اور اس کی طرف اشارہ بھی نہ کیا جائے تو یہ بیع مفضی للنزاع ہے لہٰذا یہ بیع درست نہیں ہوگی۔ تاہم اگر بیع میں مبیع اور ثمن کی مقدار معلوم ہو کہ دس سیر گندم پانچ درہم کے عوض میں اسی طرح مبیع اور ثمن کی صفت بھی معلوم ہو کہ بخاری ہے یا سمرقندی تو چونکہ جہالت مبیع یا ثمن نہیں تو مفضی للنزاع بھی نہیں لہٰذا یہ جائز ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) بیع میں کتنے خیار ہیں؟ ہر ایک کی تعریف اور مختصر وضاحت کریں؟

(ب) بیع فاسد کی تعریف کرتے ہوئے کوئی سی دو مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: (الف) اقسام خیار اور ان کی تعریفات و توضیحات:

خیار کی مشہور تین اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- خیار شرط: دونوں عاقدین میں سے ایک عاقد تین دن یا کم کے لیے خیار کی شرط کرے اگر منظور نہ ہوا تو بیع نہ رہے گی۔

۲- خیار رؤیت: مشتری کا بغیر دیکھے کوئی چیز خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس کے پسند نہ آنے پر رد کرنے کے اختیار کو کہا جاتا ہے۔

۳- خیار عیب: عیب کی وجہ سے بیع کو بائع کی طرف رد کرنے کے اختیار کو خیار عیب کہا جاتا ہے۔

(ب) بیع الفاسد:

بیع فاسد کی تعریف دو طرح سے کی جاتی ہے:

(۱) وہ بیع کہ جو اپنی اصل کے اعتبار سے صحیح ہو وصف کے اعتبار سے صحیح نہ ہو۔

(۲) رکن بیع اور محل میں خرابی نہ ہو کوئی اور خرابی ہو۔

یہ بیع قبضہ کے بعد ملک کا فائدہ دیتی ہے بغیر قبضہ کے ملک کا فائدہ نہیں دیتی مثلاً کتاب فروخت کی تو قبضہ کے بعد مشتری اس کا مالک ہوگا اور قبضہ سے پہلے وہ اس کا مالک نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 3: الاسباب الموجبة للحجر ثلثة .

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) مذکورہ عبارت میں "ثلثۃ" سے کون کون سی چیزیں مراد ہیں؟

(ب) اجارۃ، آجر، مُوجر، مستاجر کی تعریفات قلمبند کریں؟

جواب: (الف) "ثلاثۃ" سے مراد اشیاء:

حجر کو ثابت کرنے والے تین امور ہیں:

(۱) بچہ: مراد عدیم العقل ہے اور اگر ممیز ہو تو وہ ناقص العقل ہو۔ بچہ کا تصرف قولی نقصان کی وجہ سے جائز نہیں، مگر یہ کہ ولی اسے اس کی اجازت فراہم کرے، کیونکہ ولی کی اجازت علامت اہلیت ہے۔

(۲) غلام: غلام کا تصرف قولی درست نہیں ہے مگر یہ کہ مولا اجازت دے، کیونکہ حق مولیٰ کے لیے مجور قرار دیا تھا، تو سقوط پر خود راضی ہو گیا، اس لیے اب غلام کا تصرف قولی ہے۔

(۳) جنون: مناسب العقل مجنون کا تصرف کسی حال میں بھی جائز نہیں، اگرچہ ولی اس کے تصرف کو جائز رکھے۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

(۱) اجارہ: ایسا عقد ہے، جو منافع پر بعوض واقع ہوتا ہے۔

(۲) ماجور، موجر، مستاجر: وہ چیز مراد ہے، جو کرایہ پر دی گئی ہو۔

(۳) آجر، اجیر: سے مراد مزدور ہے۔

(۴) مستاجر: وہ شخص ہے، جو کسی کو اجرت پر رکھتا ہو یعنی مالک آدمی مراد ہے۔

قسم ثانی: اصول فقہ

سوال نمبر 4: (الف) "يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ" کس کی مثال ہے، مثال کی وضاحت کریں؟

(ب) عام کی دونوں قسموں کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

(ج) "لا تحرم المصة ولا المصتان ولا الاملاجة ولا الاملاجتان" کا ترجمہ کریں؟

جواب: (الف) "يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ" کی وضاحت:

یہ مثال اس ضابطہ کی ہے کہ کتاب اللہ کا خاص ہو تو وہ یقین کا فائدہ دیتا ہے، اس پر عمل کرنا واجب

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہوتا ہے، جبکہ اس کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آ جائے، تو دونوں کو جمع کرنا ممکن ہوا، تو دونوں کو جمع کر کے دونوں پر عمل کریں گے، اگر دونوں کا جمع کرنا ممکن نہ ہو، تو خاص پر عمل کریں گے جبکہ خبر واحد اور قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

(ب) عام کی دونوں قسموں کی مثال سے وضاحت:

عام کی دونوں اقسام کی مثالوں سے وضاحت درج ذیل ہے:

(۱) عام غیر مخصوص منہ البعض:

احناف کے نزدیک عام غیر مخصوص منہ البعض سے یقین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، اس پر خاص کی طرح عمل کرنا واجب ہے، اس کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آ جائے، تو دونوں کو جمع کرنا ممکن ہوا، تو دونوں پر عمل کریں گے، اگر دونوں کو جمع کرنا ممکن نہ ہوا، تو کتاب اللہ کے عام غیر مخصوص منہ البعض پر عمل کریں گے جبکہ خبر واحد اور قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ارشاد ربانی ہے: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط اس آیت میں "مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط" غیر مخصوص منہ البعض ہے، جس پر عمل کرنا واجب ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ قرآن کریم کا جو بھی حصہ بطور قراءت پڑھا جائے، تو نماز درست ہو جائے گی۔ حدیث: "لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" خبر واحد ہے، دونوں کا جمع کرنا ممکن ہے لہٰذا کہا جائے گا مطلق قرآن کی قراءت فرض ہے، اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا، واجب ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ کتاب اللہ عام غیر مخصوص منہ البعض ظن کا فائدہ دیتا ہے، اس کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آ جائے، تو عام کو ترک کر دیں گے، خبر واحد یا قیاس پر عمل کیا جائے گا۔ مذکورہ مثال میں ان کے نزدیک سورہ فاتحہ کے بغیر نماز درست نہیں ہے۔

(۲) عام مخصوص منہ البعض:

یہ وہ کتاب اللہ کا حکم ہے، جس سے بعض کو خاص کر لیا جائے، یہ بھی قسم اوّل کی طرح یقین کا فائدہ دیتی ہے، جس پر عمل کرنا واجب ہے، اس کے مقابلہ میں خبر واحد، یا قیاس آ جائے، تو اگر دونوں کو جمع کرنا ممکن ہوا تو دونوں پر عمل کریں گے، ورنہ کتاب اللہ کے عام مخصوص منہ البعض پر عمل کریں گے اور خبر واحد اور قیاس کو ترک کر دیں گے۔ یہ احناف کا موقف ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ عام مخصوص منہ البعض ظن کا فائدہ دیتا ہے، اس پر عمل

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کرنا واجب نہیں ہوتا' خبر واحد اور قیاس کو اس پر ترجیح دے سکتے ہیں۔ اس کی مثال اس طرح ہے "فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ"

احناف کے نزدیک ذمی لوگوں کو مشرکین سے الگ کیا جائے گا جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے' کسی کو خاص پسند نہیں کیا جائے گا' بلکہ اس نص کے مطابق سب کو بلا تخصیص قتل کیا جائے گا۔

(ج) ترجمہ عبارت:

(حدیث میں موجود ہے:) ایک یا دو کش لگانے' ایک یا دو بار پستان منہ میں ڈالنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 5: (الف) مشترک کی تعریف' دو مثالیں اور اس کا حکم بیان کریں؟

(ب) حقیقت کی تینوں اقسام کے نام اور کوئی سی دو کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مشترک کی تعریف' دو مثالیں اور اس کا حکم:

تعریف مشترک: جو لفظ دو یا دو سے زیادہ معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو' اور ان کی حقیقتیں مختلف ہوں مثلاً جَارِيَةٌ' یہ لفظ لونڈی اور کشتی میں مشترک ہے۔ اسی طرح لفظ مشتری: آسمانی ستارے اور خریدار کے درمیان مشترک ہے۔

مشترک کا حکم: احناف کا موقف ہے کہ قرائن کے ساتھ ایک معنیٰ کو خاص کرنے سے' باقی معنیٰ کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے مثلاً قروء سے حیض مراد لیا گیا' تو طہر کا معنیٰ ساقط ہو جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ لفظ مشترک کے بیک وقت متعدد معانی مراد لینا بھی جائز ہے' اسے عموم مشترک بھی کہا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ الخ

اس آیت میں "يَسْجُدُ" دو معانی کے لیے استعمال ہوا ہے: (۱) ذوی العقول کے لیے اصطلاحی معنیٰ' (۲) غیر العقول کے لیے تذلل و خشوع۔

(ب) حقیقت کی اقسام ثلاثہ کے نام اور دو کی وضاحت:

حقیقت کی تین اقسام ہیں:

(۱) حقیقت متعذرہ' (۲) حقیقت مہجورہ' (۳) حقیقت مستعملہ۔

دو کی وضاحت:

(۱) حقیقت متعذرہ: وہ لفظ جس کے حقیقی معنیٰ پر عمل کرنا ممکن نہ ہو مگر یہ کہ انتہائی درجہ کے تکلف

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کے ساتھ۔ اس حقیقی معنیٰ کی بجائے اسے مجاز کی طرف پھیرا جائے گا مثلاً کوئی آدمی قسم اٹھاتا ہے: لا یاکل من هذه القدر ۔ یہاں ہنڈیا کا کھانا معذر ہے لہٰذا اس سے مجازی معنیٰ سالن مراد لیا جائے گا۔

(۲) حقیقت مستعملہ: جس کے حقیقی معنیٰ پر عرف عام میں عمل کیا جاتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی حقیقت پر عمل کرنا ضروری ہے الا یہ کہ مجاز کی طرف لے جانے والا کوئی قرینہ موجود ہو مثلاً لفظ قرآن کا حقیقی معنیٰ "منزل من اللہ" کیا ہے جبکہ مجازاً دیگر کتب پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6: (الف) متقابلات کے نام تحریر کریں؟

فَصْلٌ فِيْمَا يُتْرَكُ بِهٖ حَقَائِقُ الْاَلْفَاظِ وَمَا يُتْرَكُ بِهٖ حَقِيْقَةُ اللَّفْظِ خَمْسَةُ اَنْوَاعٍ ۔

(ب) اعراب لگائیں اور خمسة انواع میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) متقابلات کے نام:

متقابلات چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) ظاہر، اس کا مقابل خفی ہے۔

(۲) نص، اس کا مقابل مشکل۔

(۳) مفسر، اس کا مقابل مجمل ہے۔

(۴) محکم، اس کا مقابل متشابہ ہے۔

(ب) عبارت پر اعراب اور انواع خمسہ، پھر ایک کی وضاحت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور انواع خمسہ کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) دلالت عرف، (۲) نفس کلام کی دلالت حقیقت کے ترک کرنے پر (۳) یا نفس کلام کے سبب حقیقت کو ترک کرنا، (۴) متکلم کی جانب سے دلالت، (۵) محل کلام کی دلالت۔

متکلم کی جانب سے دلالت:

انواع خمسہ میں سے ایک متکلم کی جانب سے دلالت ہے، اس کی مثال یہ ارشاد ربانی ہے: فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ "پس جو آدمی چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔" یہاں حقیقت کو ترک کیا گیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے، جبکہ کفر قبیح ہے، حکمت والی ذات قبیح بات کا حکم دینا پسند نہیں کر سکتی۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

تیسرا پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1- من ثم اختلف فی رحمن دون سکران وندمان .

(الف) عبارت بالا کی مطلب خیز تشریح کرتے ہوئے اختلاف کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) الف ونون زائدتان کی تعریف اور غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2- (الف) درج ذیل میں سے کسی پانچ کی جامع مانع تعریف سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

الکلام، غیر المنصرف، الوصف، المرفوعات، المبتدأ، المعرب، العامل .

(ب) کلمہ کی تعریف کریں، نیز لفظ ''مفرد'' میں ترکیبی اعتبار سے مع معانی لکھیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3- مابه يتقوم المعنى المقتضى للاعراب .

(الف) عامل کی تعریف مع مثال لکھیں، نیز بتائیں کہ معنیٰ مقتضی للاعراب سے کیا مراد ہے؟ (۱۰)

(ب) جمع مؤنث سالم، اسم منقوص، اسماء ستہ مکبرہ کے اعراب کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4- وقديكون المبتدأ نكرة اذا تخصصت بوجه ما .

(الف) مبتدا کی تعریف لکھیں، نیز نکرہ کی وجوہ تخصیص لکھ کر امثلہ سے وضاحت کریں؟ (۱۵=۱۰+۵)

(ب) ومن ثم جاز فی داره زيد وامتنع صاحبها فی الدار .

ترجمہ کرنے کے بعد خط کشیدہ کی مکمل وضاحت کریں؟ (۱۰=۴+۴+۲)

سوال نمبر 5- درج ذیل میں سے کسی پانچ کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ (۲۵=۵×۵)

مفعول بہ، مفعول لہ، حال، تمیز، اعراب، عدل تقدیری

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2021ء

تیسرا پرچہ: نحو

سوال نمبر 1- ومن ثم اختلف فی رحمن دون سکران وندمان .

(الف) عبارت بالا کی مطلب خیز تشریح کرتے ہوئے اختلاف کی وضاحت کریں؟

(ب) الف ونون زائدتان کی تعریف اور غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط لکھیں؟

جواب: (الف) رحمان، سکران اور ندمان کے منصرف یا غیر منصرف میں مذاہب:

لفظ ''سکران'' متفقہ طور پر غیر منصرف ہے، کیونکہ اس کی مؤنث سکریٰ فعلیٰ کے وزن پر آتی ہے، جو انتہائے فُعْلَانَۃ کو مستلزم ہے۔ لفظ ''ندمان'' متفقہ طور پر منصرف ہے، اس لیے اس کی مؤنث ندمانۃ ہے جو وجود فعلیٰ کے عدم کو مستلزم ہے، اور یہ دونوں مذہبوں کے مطابق شرط نہیں۔

لفظ ''رحمان'' میں اختلاف ہے، جو لوگ اس کی تانیث کے وجوب کے قائل ہیں، ان کے نزدیک یہ منصرف ہوگا، کیونکہ تانیث کی شرط مفقود ہے۔ جو لوگ اس کے لیے تانیث کی شرط کے قائل نہیں ہیں، ان کے ہاں یہ غیر منصرف ہے۔

(ب) الف ونون زائدتان کی تعریف:

اس کے تین مطالب ہیں: (۱) دونوں زائد ہوں۔ (۲) دونوں کو لائیں گے، تو اکٹھے لائیں گے اور حذف کریں گے، تو دونوں اکٹھے کریں گے۔ (۳) وہ فاء، عین اور لام کی جگہ میں نہ آئیں۔

غیر منصرف کا سبب کی شرط:

اگر الف ونون زائدتان اسم میں پایا جائے، تو اس کے لیے شرط ہے کہ وہ علم ہو جیسے ''عمران'' اور ''عثمان'' ہیں۔ لہٰذا ''سعدان'' منصرف ہے، کیونکہ یہ علم نہیں ہے۔

اگر الف ونون صفت میں ہو، تو اس کے غیر منصرف بننے کے لیے کہ اس کی مؤنث ''فَعْلَانَۃ'' کے وزن پر نہ آتی ہو۔ لہٰذا سکران غیر منصرف ہے کہ اس کی مؤنث فُعْلَانَۃ کے وزن پر سُکْرَانَۃ نہیں آتی جبکہ ''نَدْمَانٌ'' منصرف ہے، کیونکہ اس کی مؤنث فُعْلَانَۃ کے وزن پر ''سُکْرَانَۃ'' آتی ہے۔

سوال نمبر 2- (الف) درج ذیل کی جامع مانع تعریف سپرد قلم کریں؟

الکلام، غیر المنصرف، الوصف، المرفوعات، المبتدأ، المعرب، العامل .

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) کلمہ کی تعریف کریں نیز لفظ ''مفرد'' میں ترکیبی احتمالات مع معانی لکھیں؟

جواب: (الف) اصطلاحات نحویہ کی تعریفات:

(i) الکلام: وہ لفظ ہے جو دو کلمات کو اسناد کے ساتھ شامل ہو۔ اس تعریف میں ''ما'' بمنزل جنس کے ہے اور ''تضمن کلمتین بالاسناد'' بمنزل فصل کے ہے جس سے مہملات اور مفردات خارج ہو گئے اور ''بالاسناد'' کی قید سے مرکبات غیر مفیدہ خارج ہو گئے۔

(ii) غیر المنصرف: غیر منصرف اسم معرب ہے جس میں اسباب تسعہ سے دو پائے جائیں جو مؤثر ہوں یا ایک پایا جائے جو دو علتوں کے قائمقام ہو مع شرائط کے۔

(iii) الوصف: وصف وہ اسم ہے جو مبہم ذات پر دلالت کرے خواہ وہ دلالت وضع کی وجہ سے ہو یا استعمال کے عارضی ہونے کی وجہ سے ہو۔ البتہ غیر منصرف کا سبب ہونے میں اعتبار وصفیت وضعیہ اصلیہ کا ہونا شرط ہے۔

(iv) المرفوعات: وہ اسم ہے جو فاعلیت کی علامت پر دلالت کرے وہ ضمہ کی صورت میں یا واؤ کی شکل میں یا الف کی حالت میں اور یا متعذر یا ثقل کی وجہ سے تقدیری ہو۔

(v) المبتداء: وہ اسم معرب ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسندالیہ ہو مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ میں لفظ ''زَیْدٌ'' ہے۔

(vi) المعرب: وہ اسم معرب ہے جو غیر سے مرکب ہو اور مبنی الاصل میں سے کسی کے ساتھ مشابہت نہ رکھے۔ مثلاً قَامَ زَیْدٌ میں ''زَیْدٌ'' ہے۔

(vii) العامل: وہ لفظ ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر تبدیل ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ میں ''زید'' ہے۔

(ب) کلمہ کی تعریف:

وہ لفظ ہے جو مفرد معنیٰ کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

لفظ ''مفرد'' میں ترکیبی احتمالات:

لفظ ''مفرد'' میں ترکیبی احتمالات تین ہیں:

(۱) مرفوع پڑھنے کی صورت میں ''لفظ'' کی صفت ہے۔ (۲) منصوب پڑھنے کی صورت میں ''وُضِعَ'' کی ضمیر سے حال ہے۔ (۳) مجرور پڑھنے کی صورت میں لفظ ''معنیٰ'' کی صفت ہے۔

سوال نمبر 3- مابه يقوم المعنى المقتضى للاعراب .

(الف) عامل کی تعریف مع مثال لکھیں نیز بتائیں کہ معنیٰ مقتضی للاعراب سے کیا مراد ہے؟

(ب) جمع مؤنث سالم، اسم منقوص، اسماء ستہ مکبرہ کے اعراب کی وضاحت کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) عامل کی تعریف مع مثال:

عامل وہ چیز ہے، جس کے سبب وہ معانی حاصل ہوں کہ جن کا اعراب تقاضا کرتا ہے، اعراب کے معنیٰ مقتضی، فاعلیت، مفعولیت اور اضافت ہیں مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ میں ضَرَبَ عامل ہے، اس لیے اس کے سبب "زید" کو فاعلیت حاصل ہوئی، ضَرَبْتُ زَيْدًا میں ضَرَبْتُ عامل ہے، اس لیے کہ ضربت کی وجہ سے زید کو مفعولیت حاصل ہوئی اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں باء عامل ہے، اس لیے کہ باء کی وجہ سے زید میں اضافت حاصل ہوئی۔

(ب) جمع مؤنث سالم، اسم منقوص اور اسماء ستہ مکبرہ کے اعراب:

(i) جمع مؤنث سالم: اس کا اعراب رفع ضمہ لفظی سے اور نصب و جر دونوں کسرہ لفظی سے آتا ہے، مثلاً جَاءَنِيْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

(ii) اسم منقوص: وہ اسم ہے، جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ اس کا اعراب رفع ضمہ تقدیری سے، نصب فتحہ لفظی سے اور جر کسرہ تقدیری سے آتا ہے مثلاً جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ وَمَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ۔

(iii) اسماء ستہ مکبرہ: یعنی وہ چھ اسماء جن کی تصغیر نہ نکالی گئی ہو، وہ یہ ہیں: اَبٌ، اَخٌ، هَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذو مال۔ جب یہ غیر یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں، تو ان کا اعراب رفع واؤ ماقبل مضموم، نصب الف ماقبل مفتوح اور جر یاء ماقبل مکسور سے آتا ہے مثلاً جَاءَنِيْ اَبُوْكَ، رَأَيْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ۔

سوال نمبر 4- وقد يكون المبتدأ نكرة اذا تخصصت بوجه ما۔

(الف) مبتدا کی تعریف لکھیں، نیز نکرہ کی وجوہ تخصیص لکھ کر امثلہ سے وضاحت کریں؟

(ب) ومن ثم جاز فی داره زيد وامتنع صاحبها فی الدار۔

ترجمہ کرنے کے بعد خط کشیدہ کی مکمل وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مبتداء کی تعریف:

وہ اسم ہے، جو فاعل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو مثلاً زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ ہے۔

نکرہ کی وجوہ تخصیص:

مبتداء میں اصل معرفہ ہونا ہے، مگر جب نکرہ میں تخصیص پائی جائے، تو اس کا مبتداء واقع ہونا صحیح ہو جاتا ہے، نکرہ کی وجوہ تخصیص چھ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) صفت ظاہر سے نکرہ میں تخصیص پائی جائے، مثلاً وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ۔ (۲)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

متکلم کے علم یقین کی وجہ سے نکرہ میں تخصیص پائی جائے مثلاً أَرَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ . (۳) نکرہ نفی کے تحت آنے کی وجہ سے اس میں تخصیص پائی جائے مثلاً وَمَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ . (۴) صفت مقدر کی وجہ سے نکرہ میں تخصیص پائی جائے مثلاً شَرٌّ أَهَرَّ ذَانَابٍ . (۵) خبر کے مقدم ہونے کی وجہ سے نکرہ میں تخصیص پائی جائے مثلاً فِي الدَّارِ رَجُلٌ . (۶) فاعل کے ساتھ تعلق کی وجہ سے نکرہ میں تخصیص پائی جائے مثلاً وَسَلَامٌ عَلَيْكَ .

(ب) ترجمہ عبارت:

اور اسی لیے مثال فِي دَارِهِ زَيْدٌ جائز ہے اور یہ مثال صَاحِبُهَا فِي الدَّارِ منع ہے۔

خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

قاعدہ ہے کہ مبتداء کا مقدم ہونا اور خبر کا مؤخر ہونا چاہیے۔ اسی قاعدہ کے تحت اس مثال کی ترکیب درست ہے۔ فِي دَارِهِ زَيْدٌ . اس لیے اس صورت میں اضمار قبل الذکر رتبۃ لازم نہیں آئے گا بلکہ لفظاً لازم آئے گا، جو منع نہیں ہے۔ تاہم یہ ترکیب درست نہیں ہے: صَاحِبُهَا فِي الدَّارِ، کیونکہ اس مثال میں اضمار قبل الذکر لفظاً اور رتبۃً دونوں لحاظ سے لازم آتا ہے، جو جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر 5- درج ذیل کی تعریفات واضح کیجیے؟

مفعول بہ، مفعول لہ، حال، تمییز، اعراب، عدل تقدیری

جواب: اصطلاحات نحویہ کی تعریفات:

(۱) مفعول بہ: وہ مفعول ہے، جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا .

(۲) مفعول لہ: وہ مفعول ہے، جس کے لیے فعل مذکور واقع ہوا ہو مثلاً ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا .

(۳) حال: وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول اور یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے مثلاً جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا، ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا، لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ .

(۴) تمییز: وہ اسم نکرہ ہے جو عدد، پیمانہ، وزن، پیمائش اور مقدار سے ابہام کو دور کرے مثلاً عِنْدِي عِشْرُونَ دِرْهَمًا .

(۵) اعراب: وہ شیء ہے کہ جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدل جاتا ہے، خواہ اعراب بصورت حرکت ہو یا بصورت حرف ہو۔

(۶) عدل تقدیری: وہ عدل ہے، جس کا اصل (معدول عنہ) فرضی ہو اور اس پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل موجود نہ ہو۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (الف اے)

سال اوّل برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل..... منطق

سوال نمبر 1:-(الف) علم کے معانی خمسہ تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) منطق کی تعریف اور اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:-(الف) دلالت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟ ۱۰

(ب) دلالت کی کل کتنی قسمیں بنتی ہیں؟ کوئی سی دو کی وضاحت کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3:-(الف) منقول کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات و امثلہ بیان کریں؟ ۱۵

(ب) دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟ ۱۰

حصہ دوم..... عربی ادب

سوال نمبر 4:-(الف) ادب اسلامی کے چار اہم سرچشموں کے نام لکھیں؟ ۱۲

(ب) مکی سورتوں کی خصوصیات تحریر کریں، نیز سات مشہور قراءتوں کے قراء کے نام لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 5:-(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حوالے سے احتیاط بیان فرمائیں؟ ۱۲

(ب) ادب حدیث کی اہمیت کے تحت تدوین حدیث پر نوٹ لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 6:-(الف) خلفائے راشدین کے عہد میں شاعری کی کیا حیثیت تھی؟ ۱۲

(ب) مخضرمین شعراء میں سے تین کے نام اور کسی ایک پر نوٹ لکھیں؟ ۱۳

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2021ء

چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب

حصہ اوّل..... منطق

سوال نمبر 1:- (الف) علم کے معانی خمسہ تحریر کریں؟

(ب) منطق کی تعریف اور اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: (الف) علم کے معانی خمسہ:

علم کے پانچ معانی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) کسی چیز کی صورت کا عقل میں حاضر ہونا۔

(۲) کسی چیز کی وہ صورت جو شے کے پاس حاصل ہو۔

(۳) وہ چیز، جو مدرک کے پاس حاضر ہو۔

(۴) وہ نسبت جو عالم اور معلوم کے درمیان حاصل ہو۔

(۵) نفس ناطقہ کا کسی شیء کی صورت کو قبول کرنا۔

(ب) منطق کی تعریف اور اس کی وجہ تسمیہ:

منطق کی تعریف: ایسے قوانین کا جاننا، جن کا لحاظ ذہن کو غور وفکر میں غلطی سے بچاتا ہے۔

وجہ تسمیہ: لفظ "منطق" مصدر میمی ہے، جس کا معنی ہے: گفتگو کرنا، کیونکہ یہ علم ظاہری اور باطنی نطق میں نکھار پیدا کرتا ہے، اس لیے اسے منطق کہتے ہیں۔ نطق ظاہری (تکلم) میں نکھار سے مراد یہ ہے کہ اس علم کا جاننے والا دوسروں کے مقابلہ میں اچھے انداز سے گفتگو کر سکتا ہے۔ نطق باطنی (ادراک) میں نکھار سے مراد یہ ہے کہ اس علم کا جاننے والا اشیاء کے حقائق یعنی ان کی اجناس اور فصول وغیرہ سے واقف ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2:- (الف) دلالت کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں؟

(ب) دلالت کی کل کتنی قسمیں بنتی ہیں؟ کوئی سی دو کی وضاحت کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) دلالت کا لغوی و اصطلاحی معنی:

دلالت کا لغوی معنی ہے: "الارشاد" یعنی راہ دکھانا اصطلاحی معنی ہے: کسی چیز کا کسی دوسری شی، کے ساتھ اس طرح خاص ہونا کہ جب بھی پہلی چیز کا علم آئے تو اس کے ساتھ ہی دوسری چیز کا بھی علم حاصل ہو جائے۔ پہلی چیز کو دال اور دوسری چیز کو مدلول کہا جاتا ہے۔

(ب) دلالت کی اقسام:

دلالت کی کل اقسام چھ ہیں:

(۱) دلالت لفظیہ وضعیہ، (۲) دلالت لفظیہ طبعیہ، (۳) دلالت لفظیہ عقلیہ، (۴) دلالت غیر لفظیہ وضعیہ، (۵) دلالت غیر لفظیہ طبعیہ، (۶) دلالت غیر لفظیہ عقلیہ۔

دو کی وضاحت:

(۱) دلالت لفظیہ وضعیہ: وہ دلالت ہے، جس میں وضع کو دخل ہو جیسے لفظ "زید" کی دلالت ذات زید پر۔

(۲) دلالت غیر لفظیہ وضعیہ: وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں وضع کو دخل نہ ہو جیسے دوال اربعہ یعنی عقود، خطوط، نصب اور اشارات۔

سوال نمبر 3:- (الف) منقول کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات و امثلہ بیان کریں؟

(ب) دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: (الف) منقول کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات و امثلہ:

منقول کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) منقول عرفی: وہ لفظ منقول ہے، جس کے ناقل عرف عام والے ہوں جیسے لفظ "دابۃ" اس کی وضع تو ہوئی تھی کل ما یدب علی الارض کے لیے، مگر بعد میں عرف عام والوں نے اسے نقل کر دیا چار پایوں کی طرف۔

(۲) منقول شرعی: وہ لفظ منقول جس کے ناقل اہل شرع ہوں جیسے لفظ "صلوۃ" اس کی وضع تو ہوئی تھی "دعا" کے لیے، بعد میں اس کو اہل شرع نے مخصوص عبادت یعنی نماز کی طرف نقل کر دیا۔

(۳) منقول اصطلاحی: وہ لفظ منقول جس کے ناقل عرف خاص والے ہوں جیسے لفظ "اسم" اس کی وضع تو ہوئی تھی بلندی یا علامت کے معنی کے لیے، لیکن نحویوں نے اس کو نقل کر دیا ایسے کلمہ کی طرف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرتا ہو اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقترن نہ ہو۔

(ب) دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی اقسام اور مثالیں:

دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی کل چار اقسام ہیں جو مثالوں سمیت درج ذیل ہیں:

۱-تساوی: ایک کلی دوسری کے تمام افراد پر صادق آئے اور دوسری کلی پہلی کے تمام افراد پر صادق آئے، تو اس نسبت کو تساوی کی نسبت کہا جاتا ہے جیسے انسان اور ضاحک۔

۲-تبائن: ایک کلی دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق نہ آئے اور دوسری کلی پہلی کلی کے تمام افراد پر صادق نہ آئے، تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت تبائن کی ہوتی ہے جیسے حیوان اور پتھر۔

۳-عموم وخصوص مطلق: دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت یعنی ایک کلی دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آئے، جبکہ دوسری کلی پہلی کے تمام افراد پر صادق نہ آئے جیسے انسان اور حیوان، کیونکہ ہر انسان تو حیوان ہے، مگر ہر حیوان، انسان نہیں ہے۔

۴-عموم وخصوص من وجہ: ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے اور دوسری کلی پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان اور ابیض کے درمیان پائی جانے والی نسبت۔

حصہ دوم.....عربی ادب

سوال نمبر 4:-(الف) ادب اسلامی کے چار اہم سرچشموں کے نام لکھیں؟

(ب) مکی سورتوں کی خصوصیات تحریر کریں، نیز سات مشہور قراءتوں کے قراء کے نام لکھیں؟

جواب: (الف) ادب اسلامی کے چار اہم سرچشموں کے نام:

ادب اسلامی کے چار اہم سرچشموں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) قرآن کریم، (۲) احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، (۳) جاہلیت کی شاعری، (۴) غیر ملکی ادب۔

(ب) مکی سورتوں کی خصوصیات:

قرآن کریم کی کچھ سورتیں مکی ہیں اور کچھ مدنی ہیں۔ مکی سورتوں کے مضامین اور خصوصیات درج ذیل ہیں:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۱) توحید باری تعالیٰ (۲) صفات توحید (۳) آیات کی عظمت وشان (۴) دشمنوں کو چیلنج کرنا (۵) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید وتوثیق (۶) گزشتہ لوگوں کے احوال پر بحث (۷) بتوں کی تردید ومذمت (۸) عقائد وافکار کی اصلاح پر زور (۹) جنت کی بشارت (۱۰) جہنم کے عذاب سے ڈرانا (۱۱) فرضیت نماز (۱۲) جہاد بالقول کی اجازت (۱۳) مصائب پر تحمل و بردباری اختیار کرنا (۱۴) تبلیغ واصلاح کی علانیہ اجازت۔

قرآن کریم کی سات قراءتوں کے سات مشہور آئمہ وقراء کے اسماء گرامی:

سات مشہور قراءتوں کے سات قراء کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) ابوعمرو بن العلاء (متوفی ۱۵۴ھ)

(۲) عبداللہ بن کثیر (متوفی ۱۲۰ھ)

(۳) نافع بن نعیم (متوفی ۱۶۹ھ)

(۴) عبداللہ بن عامر (متوفی ۱۱۸ھ)

(۵) عاصم بن بہدلہ اسدی (متوفی ۱۲۷ھ)

(۶) حمزہ بن حبیب الزیات (متوفی ۱۵۶ھ)

(۷) علی بن حمزہ الکسائی (متوفی ۱۸۹ھ)

سوال نمبر 5:- (الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حوالے سے احتیاط بیان فرمائیں؟

(ب) ادب حدیث کی اہمیت کے تحت تدوین حدیث پر نوٹ لکھیں؟

جواب: (الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احادیث کے حوالے سے احتیاط:

امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث مبارکہ لکھنے کا قصد کیا' اس سلسلہ میں صحابہ کرام سے مشاورت کی' تو انہوں نے جمع کرنے کا مشورہ دیا' مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مہینہ تک استخارہ کرتے رہے' اس لیے انہیں اس بارے میں کچھ شک تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دن اس حقیقت سے آشنا کیا' انہوں نے لوگوں سے یوں فرمایا: آپ کو یاد ہے کہ میں نے احادیث مبارکہ لکھنے کا ارادہ کیا' مگر پھر مجھے یاد آ گیا کہ آپ سے پہلے اہل کتاب نے کتاب اللہ کے ساتھ دوسری کتابیں ملا دیں اور کتاب اللہ کو چھوڑ کر دیگر کتب میں مصروف ہو گئے' بے شک اللہ کی قسم! میں اللہ کو کسی اور شیء کے ساتھ خلط ملط نہیں کروں گا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

یہ وہ تاریخی حقائق اور احتیاطی تدابیر ہیں، جن کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قلیل احادیث مبارکہ منقول ہیں۔

(ب) تدوین احادیث:

قرآن کریم کا فیصلہ ہے: ''جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں، وہ حاصل کرلو اور جس چیز سے آپ منع کریں، اس سے تم رک جاؤ۔'' دوسرے مقام پر فرمایا گیا: جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کرتا ہے۔

یہ وہ حقائق ہیں، جن کے پیش نظر صحابہ کرام نے احادیث مبارکہ لکھنے، ان کی تدوین اور ان کی تدریس کے حلقے قائم کیے تھے۔ بعض روایات سے صراحتاً ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو حکماً احادیث مبارکہ لکھنے کی ہدایات جاری فرمائی تھیں۔

فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تاریخی خطاب فرمایا تھا، ابوشاہ نامی ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ یہ اپنا تاریخی خطاب مجھے لکھ دیں، تو آپ نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ یہ خطاب اسے لکھ دیں۔ اس طرح کثیر صحابہ کرام نے احادیث مبارکہ لکھنے اور انہیں تدوین کرنے کی خدمات انجام دیں۔ پھر تابعین نے اس تسلسل کو تصانیف و کتب کی شکل میں کمال معراج تک پہنچایا۔

سوال نمبر 6:- (الف) خلفائے راشدین کے عہد میں شاعری کی کیا حیثیت تھی؟

(ب) مخضرمین شعراء میں سے تین کے نام اور کسی ایک پر نوٹ لکھیں؟

جواب: (الف) خلفاء راشدین کے زمانہ میں شاعری کی حیثیت:

بعض آیات اور روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شاعری اور شعراء کو پسند نہیں کرتے تھے، بلکہ آپ ان کی مذمت بیان کرتے تھے۔ خلفاء راشدین کے عہد ہمایوں میں بھی اس فن اور شعراء کو اہمیت نہ دی گئی، بلکہ شعراء کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی تھی، اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، غیر مسلموں کی طرف سے مسلمانوں پر یلغار کرنا، مسلمانوں کا اپنے دفاع میں مصروف ہونا، خلفاء کا توجہ نہ فرمانا، اس فن کو مجموعی طور پر لغو و فضول سمجھا جانا وغیرہ۔ اس دور میں زیادہ تر مسلمان جہاد بالسیف، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، وعظ و نصیحت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور جنت و دوزخ کی اہمیت بیان کرنے کی طرف متوجہ رہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میں بھی پہلے جیسا جذبہ باقی نہیں رہا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تھا۔

(ب) مخضرمین شعراء میں سے تین کے نام:

مخضرمین ان شعراء کو کہا جاتا ہے، جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہوں۔

مخضرمین شعراء میں سے تین کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت کعب بن زہیر

(۲) حضرت خنساء

(۳) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ پر نوٹ:

آپ کا پورا نام ابوالولید حسان بن ثابت انصاری ہے، مخضرمین شعراء میں سے ایک ہیں، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں، ساٹھ سال زمانہ اسلام میں بسر کیے، قبول اسلام کے بعد اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں خوب اشعار کہے، آپ نے حمدیہ اور نعتیہ اشعار بھی کہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آپ کی شان میں لکھے ہوئے اشعار پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خصوصی دعاؤں سے نوازتے تھے۔ آپ کا دیوان ''دیوان حسان'' کے نام سے مشہور ہے۔ 54ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

بنو قحطان میں سے قبیلہ ازد کے دو بھائی اوس وخزرج مدینہ میں آ بسے۔ انصار ان ہی کی اولاد میں سے ہیں۔ قحطانیوں میں سے بعضے اندرون جزیرہ عرب میں چلے گئے۔ چنانچہ ملوک کندہ نے نجد میں اپنی سلطنت قائم کی۔ ان کے علاوہ عرب میں اور متفرق ملوک تھے جن کے ذکر کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔

سیل عرم کے بعد جو لوگ یمن میں رہ گئے ان پر بنو قحطان بدستور حکمرانی کرتے رہے۔ ان بادشاہوں میں سے ایک کا نام شمر بن افریقیس بن ابرہہ تھا۔ کہتے ہیں کہ شمر مذکور بڑا عالی ہمت تھا۔ اس نے عراق پر لشکر کشی کی اور اسے فتح کر کے چین کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں جب وہ صغد میں پہنچا تو اس کے نواح کے باشندے ایک مقام میں پناہ گزین ہو گئے۔ شمر نے چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ان کو قتل کیا اور اس مقام کو کھدوا کر ویران کر دیا۔ اس واسطے اس مقام کو شمر کند کہنے لگے جسے عرب معرب کر کے سمرقند بولتے تھے۔ شمر وہاں سے چین کی طرف بڑھا مگر وہ اور اس کی فوج پیاس سے ہلاک ہو گئی۔

۳۔ حلف الفضول

جب قریش حرب فجار سے فارغ ہوئے تو یہ واقعہ پیش آیا کہ شہر زبید کا ایک شخص اپنا مال تجارت مکہ میں لایا جسے عاص بن وائل سہمی نے خرید لیا اور قیمت نہ دی۔ اس پر زبیدی نے اپنے احلاف عبدالدار ومخزوم وجمح وسہم وعدی بن کعب سے مدد مانگی مگر ان سب نے مدد دینے سے انکار کیا۔ پھر اس نے جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر فریاد کی جسے قریش کعبہ میں سن رہے تھے۔ یہ سنتے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زبیر بن عبدالمطلب کی تحریک پر بنو ہاشم زہرہ اور بنو اسد بن عبدالعزیٰ اور عبداللہ بن جدعان تیم کے گھر میں جمع ہوئے اور باہم عہد کیا کہ ہم ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کیا کریں گے اور مظلوم کا مال واپس کرا دیا کریں گے۔ اس کے بعد وہ سب عاص بن وائل کے پاس گئے اور ان سے زبیدی کا مال واپس کرا دیا۔ اس معاہدہ کو حلف الفضول اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ معاہدہ اس معاہدے کے مشابہ تھا جو قبل ازیں زمانہ میں جرہم کے وقت مکہ میں بدیں مضمون ہوا تھا کہ ہم ایک دوسرے کی حق رسانی کیا کریں گے اور قوی سے ضعیف کا اور مقیم سے مسافر کا حق لے کر دیا کریں گے۔ چونکہ جرہم کے وہ لوگ جو اس معاہدہ کے محرک تھے ان سب کا نام فضل تھا۔ جن میں سے فضل بن حارث اور فضل بن وداعہ اور فضل بن فضالہ تھے۔ اس لیے اس کو "حلف الفضول" سے موسوم کیا گیا تھا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) اذان کی ابتداء:

جب مدینہ منورہ میں مسجد جامع تیار ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ مسلمانوں کو نماز کے لیے کس طرح جمع کیا جائے۔ آپ نے اپنے اصحاب کرام سے مشورہ کیا۔ ظاہر ہے کہ ایک وقت اور ایک مکان میں اجتماع بغیر اعلام و آگاہی کے نہیں ہو سکتا۔ اس لیے صحابہ کرام نے اعلام کے لیے کئی طریقے پیش کیے۔ بعض نے کہا کہ آگ روشن کر کے اونچی کر دی جائے۔ مسلمان اسے دیکھ کر جمع ہو جایا کریں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوجہ مشابہت مجوس اس طریقہ کو پسند نہ فرمایا۔ بعضوں نے ناقوس تجویز کیا' مگر بوجہ مشابہت نصاریٰ یہ تجویز رد کر دی گئی۔ اسی طرح بوق کو بوجہ مشابہت یہود پسند نہ کیا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا کہ ایک شخص کو نماز کے وقت بغرض اعلام بھیج دیا جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ اٹھ کر نماز کے لیے ندا کر دے۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یوں ندا کر دیا کرتے: الصلوٰۃ جامعۃ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ بن زید انصاری کو خواب میں ان سب سے بہتر طریق بتلا دیا گیا اور وہ مروجہ اذان شرعی ہوا۔ حضرت عبداللہ نے اپنا خواب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ حضور انور بابی وامی پر اس سے پہلے اس بارے میں وحی آ چکی تھی۔ اس لیے آپ نے سن کر فرمایا: بے شک یہ رویا حق ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور حضرت عبداللہ کو حکم دیا کہ حضرت بلال کو کلمات اذان کی تلقین کر دو۔ وہ اذان دیں گے' کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند اور نرم اور شیریں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

سوال نمبر 2..... (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین عنوانات پر جامع نوٹ لکھیں؟

فتح مکہ' صلح حدیبیہ' غزوہ بدر' غزوہ تبوک۔

(ب) غزوہ اور سریہ میں فرق لکھیں' نیز غزوات کی کل تعداد بتائیں؟

جواب: (الف) (ا) فتح مکہ:

ماہ رمضان میں غزوۂ فتح مکہ وقوع میں آیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ قریش نے معاہدۂ حدیبیہ توڑ دیا۔ بغرض توضیح ہم یہاں کسی قدر تفصیل سے کام لیتے ہیں۔ عبدالمطلب بن ہاشم کو ان کے چچا مطلب سات یا آٹھ سال کی عمر میں مدینہ سے مکہ میں لائے تھے۔ جیسا کہ اس کتاب میں پہلے مذکور ہوا اور ہاشم کے مکانات پر ان کو قابض کر دیا تھا' جب مطلب نے وفات پائی تو عبدالمطلب کے چچا نوفل نے وہ مکانات چھین لیے۔ عبدالمطلب نے قریش سے مدد مانگی۔ قریش نے کہا کہ ہم تو تم دونوں میں دخل نہیں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اصحاب میں تشریف رکھتے تھے۔ عمرو مذکور حاضر خدمت ہو کر یوں گویا ہوا:-

یا ربّ انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیه الاتلدا فانصر رسول الله نصرًا عتدا وادع عباد الله یاتوا مددا ان قریشا اخلفوك الموعدا ونقضوا میثاقك المؤكدا هم بیتونا بالوتیر هجدا وقتلونا رکعا وسجدا .

اے خدا میں محمد کو یاد دلاتا ہوں وہ پرانا معاہدہ جو ہمارے باپ اور اسکے باپ (عبدالمطلب) کے درمیان ہوا تھا۔ یارسول اللہ! ہماری پوری مدد کیجئے۔

اور خدا کے بندوں کو بلائیے جو ہماری مدد کو آئیں قریش نے آپ سے وعدہ کے خلاف کیا اور آپ کا [illegible] معاہدہ توڑ ڈالا۔

انہوں نے وتیر میں ہم پر بحالت خواب حملہ کیا۔ اور ہمیں رکوع وسجدے کی حالت میں قتل کر ڈالا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو! تجھے مدد مل جائے گی۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ میں قریش سے دریافت کرتا ہوں۔ پس آپ نے حضرت ضمرہ کو بھیجا اور یہ تین شرطیں پیش کیں کہ قریش ان میں سے ایک اختیار کر لیں:

۱- خزاعہ کے مقتولین کا خوں بہا دیں۔

۲- بنونفاثہ کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔

۳- اعلان کر دیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔

قرطہ بن عمرو نے کہا کہ ہمیں صرف تیسری شرط منظور ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر حملہ کی پوشیدہ تیاری شروع کر دی۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ لخمی نے جو بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے حلیف تھے بنو ہاشم کی کنیز سارہ کے ہاتھ قریش کو ایک خط لکھ بھیجا جس میں اس جنگی تیاری کا حال درج تھا۔ سارہ نے وہ خط اپنے سر کے بالوں میں چھپا لیا اور روانہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ کی خبر دے دی۔ آپ نے حضرات علی وزبیر و مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور ان سے فرمایا کہ روضہ خاخ میں تم کو ایک ساندنی سوار عورت ملے گی۔ اس کے پاس قریش مکہ کے نام ایک خط ہے۔ وہ لے آؤ۔ وہ سوار ہو کر چل پڑے اور سارہ سے روضہ خاخ میں جا ملے۔ اس کو نیچے اتار لیا اور کہا کہ تیرے پاس ایک خط ہے۔ اس نے انکار کیا۔ اس کے کجاوے کی تلاشی لی گئی مگر کچھ برآمد نہ ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ نے اس سے کہا: میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں فرمایا تو خط نکال۔ ورنہ ہم تیرے کپڑوں کی تلاشی لیں گے۔ یہ سن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (الف اے)

سال اوّل برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصے سے دو دو سوال حل کریں۔

پہلا حصہ: سیرت

سوال نمبر 1..... (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین عنوانات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(۱) ملک عرب کا جغرافیہ (۲) عرب کی تاریخ قدیم (۳) حلف الفضول (۴) حرب فجار۔

(۱۵=۳×۵)

(ب) اذان کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟ مفصل لکھیں۔ (۱۰)

سوال نمبر 2..... (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین عنوانات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(۱۵=۳×۵)

فتح مکہ، صلح حدیبیہ، غزوہ بدر، غزوہ تبوک۔

(ب) غزوہ اور سریہ میں فرق لکھیں، نیز غزوات کی کل تعداد بتائیں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر 3..... (الف) ایلاء کی تعریف لکھیں، آیت ایلاء لکھیں، نیز بتائیں کہ واقعہ ایلاء کب اور کیوں پیش آیا؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی دو ازواج رضی اللہ عنہا کا تعارف لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

دوسرا حصہ: تاریخ

سوال نمبر 1..... (الف) خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا نام ونسب بیان کر کے آپ کی خلافت پر ایک

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

آیت اور ایک حدیث لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) "ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل الصحابۃ" پر دو دلیلیں لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2..... (الف) امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جامع تعارف تحریر کریں؟ (۱۵)

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی پانچ اولیات تحریر کریں؟ (۲×۵=۱۰)

سوال نمبر 3..... درج ذیل کے جوابات تحریر کریں؟ (۵×۵=۲۵)

۱- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یومیہ اور سالانہ وظیفہ کتنا تھا؟

۲- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال کب ہوا؟ آپ کی عمر اس وقت کتنی تھی؟

۳- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال پر بیت المال میں کتنا سامان موجود تھا؟

۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

۵- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر خلافت پر کیا لکھا ہوا تھا؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2021ء

پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ

پہلا حصہ: سیرت

سوال نمبر 1..... (الف) درج ذیل عنوانات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(۱) ملک عرب کا جغرافیہ (۲) عرب کی تاریخ قدیم (۳) حلف الفضول (۴) حرب فجار۔

(ب) اذان کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی؟ مفصل لکھیں۔

جواب: (الف) عنوانات پر نوٹ:

(۱) ملک عرب کا جغرافیہ:

ملک عرب، براعظم ایشیاء کے جنوب میں واقع ہے، یہ ملک جزیرہ نما ہے، یعنی اس کے تین اطراف میں سمندر ہے، اور ایک طرف دریائے فرات نے جزیرے کی مثل گھیرا ہوا ہے۔ اس کے شمال کی طرف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

بلاد شام وعراق موجود ہیں' مغرب کی طرف بحیرۂ قلزم' جنوب میں بحر ہند اور مشرق کی طرف خلیج عمان اور خلیج فارس موجود ہیں۔ شمالاً جنوباً اس کا طول پندرہ سو میل کے قریب ہے' شرقاً غرباً اوسط عرض آٹھ سو میل ہے۔ اس ملک کا کل رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار مربع میل پر مشتمل ہے۔

اس ملک کو آٹھ اقالیم (صوبوں) میں تقسیم کیا گیا ہے' جو درج ذیل ہیں:

۱-اقلیم حجاز: اس کا مشہور شہر مکہ معظمہ ہے' جو جدہ سے ۳۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مکہ مکرمہ سے شمال کی طرف دو سو میل کے فاصلہ پر مدینہ طیبہ ہے۔

۲-اقلیم یمن: یہ حجاز کے جنوب میں اور بحر احمر اور بحر ہند کے ساحل سے متصل ہے۔

۳-اقلیم حضرموت: یہ یمن کے مشرق میں اور بحر ہند کے ساحل سے بالکل متصل ہے' اس کے مشہور شہر یم اور شبام ہیں۔

۴-اقلیم مہرہ: یہ حضرموت کے مشرق میں واقع ہے' یہاں کے اونٹ بہت مشہور ہیں اور یہاں کے باشندوں کی خوراک عمومی طور پر مچھلی ہے۔

۵-اقلیم عمان: یہ اقلیم مہرہ سے متصل ہے اور بحر ہند و بحر عمان کے ساحل سے ملحق ہے۔

۶-اقلیم الاحساء: اسے بحرین بھی کہا جاتا ہے' یہ بحرین اور بحر عمان کے ساحل پر واقع ہے۔

۷-اقلیم نجد: یہ حجاز سے مشرق اور صحراء شام کے جنوب میں واقع ہے۔ اس حوالے سے حدیث میں آیا ہے' کہ وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ محمد بن عبدالوہاب اور فرقہ وہابیہ وہاں سے شروع ہوا تھا۔

۸-اقلیم الاحقاف: یہ عمان' احساء' نجد اور حضرموت کے وسط میں واقع ہے۔ یہ ایک وسیع اور بے آباد صحراء ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام کا مزار حضرموت سے متصل احقاف میں واقع ہے۔

۲-عرب کی تاریخ قدیم:

زمانہ قدیم میں طوفان نوح کے بعد جزیرہ عرب میں سام بن نوح کی نسل کے لوگ آباد تھے۔ چنانچہ بنو یعرب بن قحطان بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام یمن میں بستے تھے۔ بنو جرہم بن قحطان اور بنو عملیق بن لوذ بن سام حجاز میں رہتے تھے۔ بنو طسم بن لوذ اور بنو جدیس بن عامر بن ارم بن سام یمامہ میں بحرین تک پھیلے ہوئے تھے۔ قوم عاد بن عوض بن ارم شحر و عمان و حضرموت کے مابین احقاف میں آباد تھی۔ اس قوم کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ قوم ثمود بن جاثر بن ارم

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حجاز وشام کے درمیان حجر میں آباد تھی۔ ان کی طرف حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔

ایک زمانہ گزرنے پر عاد وثمود وجدیس وطمالیق وجرہم فنا ہو گئے۔ اس واسطے ان کو عرب بائدہ بولتے ہیں۔ ان میں سے جو باقی رہے وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں مل جل گئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی قبیلہ جرہم میں ہوئی تھی۔ اس واسطے ان کی اولاد کو عرب مستعربہ کہتے ہیں اور بنو قحطان کو عرب عاربہ یعنی اصلی عرب بولتے ہیں۔ القصہ مذکورہ بالا تباہی واختلاط کے بعد عرب میں دو بڑے قبیلے رہ گئے۔ بنو قحطان اور بنو عدنان (بنو اسمٰعیل علیہ السلام) ان دونوں کی بہت سی شاخیں تھیں۔ اب عرب کا بڑا حصہ خاندان اسمٰعیل سے ہے اور خود حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی خاندان سے ہیں۔

قدیم الایام سے عربوں کی تجارت مصر وشام کے ساتھ تھی۔ چنانچہ جب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں گرادیا تو انہوں نے دیکھا کہ گلعاد سے اسماعیلیوں کا قافلہ آرہا ہے۔ جن کے اونٹوں پر ادویہ وبلسان ومرلدے ہوئے ہیں اور وہ مصر کو جارہے ہیں۔ یہ چیزیں لاشوں کے معطر بنانے میں مصریوں کے کام آیا کرتی تھیں۔ اس کے مدتوں بعد وہ اہالی صور کے ساتھ مویشیوں اور ادویہ اور بیش بہا پتھروں اور سونے کی تجارت کرتے دیکھے جاتے ہیں۔

قرون ماضیہ میں عربوں پر بہت سے بیرونی حملے ہوئے مگر وہ کسی کے ماتحت نہ رہے۔ چنانچہ مصری فاتح شیشک ان کو زیر نہ کرسکا۔ قیروش فارسی (متوفی ۵۲۹ قبل مسیح) نے عرب کے شمالی حصے کے بعض عربوں کو مغلوب کیا، مگر مؤرخ ہیرودوتس (متوفی ۴۲۴ قبل مسیح) ہمیں یقین دلاتا ہے کہ دارا ہشتاسپ (جس نے سلطنت فارس کی توسیع کی تھی) کے عہد میں عرب خراج سے بری تھے۔ بخت نصر بابلی نے ان پر حملہ کیا اور ان کے بہت سے شہر فتح کیے، مگر غنیمت لے کر اپنے وطن کو چلا آیا۔ سکندر اعظم کا جانشین انطیغونس (متوفی ۳۰۱ قبل مسیح) ان پر حملہ آور ہوا، مگر اسے ان کے ساتھ ان ہی کی شرائط پر صلح کرنی پڑی۔ رومی فاتح پومپے (مولود ۱۰۶ قبل مسیح) نے ملک عرب کے ایک حصے کو تاخت وتاراج کیا، مگر اس کی فوج پسپا ہوئی، تو عربوں نے شدت سے تعاقب کیا اور وہ کچھ عرصے تک شام میں رومیوں کو تنگ کرتے رہے۔ ولادت مسیح سے تقریباً ۲۳ سال پہلے رومی سپہ سالار ایلیوس گالس بحیرۂ قلزم تک آیا۔ اس نے چاہا کہ عرب کو فتح کرلے، مگر ناکام رہا۔ طراجان رومی نے ۱۲۰ء کے قریب ان پر حملہ کیا اور شہر حجر کا محاصرہ کرلیا مگر رعد وژالہ وگرد باد اور مکھیوں کے جھنڈے کے سبب سے اس کا لشکر کامیاب نہ ہوا،

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جب وہ حملہ کرتے تو یہی آفتیں پیش آتیں۔ ۲۰۰ء کے قریب سیواروس رومی نے لشکر کثیر اور سامان حرب کے ساتھ شہر حجر کا دوبارہ محاصرہ کیا مگر لشکر و شاہ کے درمیان ایک بے وجہ تنازع نے شاہ کو محاصرہ اٹھا لینے پر مجبور کر دیا۔

شاہ فارس شاپور ذوالاکتاف نے عرب پر حملہ کیا' تو بحرین و ہجر و یمامہ میں کشت وخون کرتا ہوا مدینہ تک پہنچ گیا۔ سرداران عرب جو گرفتار ہو کر آتے تھے۔ وہ ان کے مونڈھے نکال دیتا تھا۔ اس لیے اسے ذوالاکتاف کہتے تھے' مگر اسی بادشاہ نے ۳۶۰ء کے قریب تکریت پر جو خود مختار عربوں کا ایک مضبوط قلعہ تھا حملہ کیا' تو ناکام رہا۔

دسویں صدی قبل مسیح میں یمن میں ملوک حمیر بن سبا میں سے ایک فاسق خبیث بادشاہ مالک نام تھا' وہ باکرہ عورتوں کو بلا کر ان کی آبروریزی کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی چچازاد بہن بلقیس سے بھی یہی ارادہ ظاہر کیا۔ بلقیس نے کہا کہ میرے محل میں آجانا اور اس کے قتل کرنے کے لیے اپنے اقرباء میں سے دو آدمی مقرر کیے جب وہ محل میں داخل ہوا' تو ان آدمیوں نے اسے قتل کر ڈالا۔ اہل یمن نے اسی سبب سے بلقیس کو اپنا حکمران بنا لیا۔ ورنہ وہ عورت کی حکومت کو پسند نہ کرتے تھے۔ یہ وہی بلقیس ہے' جس کا قصہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

بلقیس کے بعد خاندان حمیر کے بہت سے بادشاہ یکے بعد دیگرے تخت یمن پر متمکن ہوئے' جب اہل یمن نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی' تو ان پر سیل عرم بھیجا گیا جس سے ان کے باغات وغیرہ برباد ہو گئے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے' وہ رزق و معاش کی تلاش میں مختلف اطراف کو ہجرت کر کے چلے گئے۔ چنانچہ بنولخم بن عدی کی ایک جماعت خراسان کی طرف نکلی۔ انہوں نے دریائے فرات کے قریب شہر حیرہ کی بنا ڈالی۔ جو بعد میں اس خاندان کا دارالسلطنت رہا۔ ملوک لخمیہ و منادرہ ۶۳۴ء تک اکاسرہ کی طرف سے عراق پر گورنر ہوتے رہے۔ اس کے بعد اسلام کا تسلط ہو گیا۔

بنولخم کی طرح بنوقحطان کی ایک جماعت ہجرت کر کے دمشق کے متصل ایک چشمہ پر جسے غسان کہتے تھے' جا اتری۔ وہ آخر کار شام کے حکمران بن گئے۔ ملوک غسان جنہیں مؤرخین عرب' عرب متنصرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ قیاصرہ روم کی طرف سے قریباً ۲۰۰ء سے ۶۳۶ء تک ملک شام میں حکمرانی کرتے رہے۔ اس خاندان کا آخری بادشاہ جبلہ بن ایہم تھا۔ جو بھاگ کر قیصر کے ہاں چلا گیا تھا۔ اس کے بعد یہ ملک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

بنو قحطان میں سے قبیلہ ازد کے دو بھائی اوس وخزرج مدینہ میں آبسے۔ انصاران ہی کی اولاد میں سے ہیں۔ قحطانیوں میں سے بعضے اندرون جزیرۂ عرب میں چلے گئے۔ چنانچہ ملوک کندہ نے نجد میں اپنی سلطنت قائم کی۔ ان کے علاوہ عرب میں اور متفرق ملوک تھے جن کے ذکر کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔

سیل عرم کے بعد جو لوگ یمن میں رہ گئے ان پر بنو قحطان بدستور حکمرانی کرتے رہے۔ ان بادشاہوں میں سے ایک کا نام شمر بن افریقیس بن ابرہہ تھا۔ کہتے ہیں کہ شمر مذکور بڑا عالی ہمت تھا۔ اس نے عراق پر لشکر کشی کی اور اسے فتح کر کے چین کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں جب وہ صغد میں پہنچا' تو اس کے نواح کے باشندے ایک مقام میں پناہ گزین ہو گئے۔ شمر نے چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ان کو قتل کیا اور اس مقام کو کھدوا کر ویران کر دیا۔ اس واسطے اس مقام کو شمر کند کہنے لگے' جسے عرب' معرب کر کے سمرقند بولتے تھے۔ شمر وہاں سے چین کی طرف بڑھا مگر وہ اور اس کی فوج پیاس سے ہلاک ہو گئی۔

۳- حلف الفضول:

جب قریش حرب فجار سے واپس آئے' تو یہ واقعہ پیش آیا کہ شہر زبید کا ایک شخص اپنا مال تجارت مکہ میں لایا جسے عاص بن وائل سہمی نے خرید لیا' مگر قیمت نہ دی۔ اس پر زبیدی نے اپنے احلاف' بدالدار ومخزوم وجمح وسہم وعدی بن کعب سے مدد مانگی' مگر ان سب نے مدد دینے سے انکار کیا۔ پھر اس نے جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر فریاد کی' جسے قریش کعبہ میں سن رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زبیر بن عبدالمطلب کی تحریر پر بنو ہاشم زہرہ اور بنو اسد بن عبدالعزیٰ سب عبداللہ بن جدعان کے گھر میں جمع ہوئے اور باہم عہد کیا کہ ہم ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کیا کریں گے' اور مظالم واپس کرا دیا کریں گے۔ اس کے بعد وہ سب عاص بن وائل کے پاس گئے اور ان سے زبیدی کا مال واپس کرایا۔ اس معاہدہ کو حلف الفضول اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ معاہدہ اس معاہدے کے مشابہ تھا جو قدیم زمانہ میں جرہم کے وقت مکہ میں بدیں مضمون ہوا تھا کہ ہم ایک دوسرے کی حق رسانی کیا کریں گے اور قوی سے ضعیف کا اور مقیم سے مسافر کا حق لے کر دیا کریں گے۔ چونکہ جرہم کے وہ لوگ جو اس معاہدہ کے محرک تھے' ان سب کا نام فضل تھا۔ جن میں سے فضل بن حارث اور فضل بن وداعہ اور فضل بن فضالہ تھے۔ اس لیے اس کو ''حلف الفضول'' سے موسوم کیا گیا تھا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اس معاہدہ قریش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک تھے اور عہد نبوت میں فرمایا کرتے تھے کہ اس معاہدے کے مقابلہ میں اگر مجھ کو سرخ رنگ کے اونٹ بھی دیے جاتے، تو میں اسے نہ توڑتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں عبداللہ بن جدعان کے گھر میں ایسے معاہدے میں حاضر ہوا کہ اگر اس سے غیر حاضری پر مجھے سرخ رنگ کے اونٹ بھی دیے جاتے، تو میں پسند نہ کرتا۔ آج اسلام میں بھی اگر کوئی مظلوم یا آل حلف الفضول کہہ کر پکارے، تو میں مدد دینے کو حاضر ہوں۔

۴-حرب فجار:

آغاز اسلام سے پہلے عرب میں جو لڑائیاں ان مہینوں میں پیش آتی تھیں جن میں لڑنا ناجائز تھا حروب فجار کہلاتی تھیں۔ چوتھی یعنی اخیر حرب فجار میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ نعمان بن منذر شاہ حیرہ ہر سال اپنا تجارتی مال بازار عکاظ میں فروخت ہونے کے لیے اشراف عرب میں سے کسی کی پناہ میں بھیجا کرتا تھا۔ اس دفعہ جو اس نے اونٹ لدوا کر تیار کیے۔ اتفاقاً عرب کی ایک جماعت اس کے پاس حاضر تھی، جن میں بنی کنانہ میں سے براض اور ہوازن میں سے عروہ رحال موجود تھا۔ نعمان نے کہا: اس قافلہ کو کون پناہ دے گا؟ براض بولا: میں بنی کنانہ سے پناہ دیتا ہوں۔ نعمان نے کہا: میں ایسا شخص چاہتا ہوں جو اہلِ نجد و تہامہ سے پناہ دے۔ یہ سن کر عروہ نے کہا: اکلب خلیع یجیر هالك میں اہلِ نجد و تہامہ سے پناہ دیتا ہوں۔ براض نے کہا: اے عروہ کیا تو بنی کنانہ سے پناہ دیتا ہے؟ عروہ نے کہا: تمام مخلوق سے۔ پس عروہ اس قافلہ کے ساتھ نکلا۔ براض بھی اس کے پیچھے روانہ ہوا اور موقع پا کر عروہ کو ماہ حرام میں قتل کر ڈالا۔ ہوازن نے قصاص میں براض کو قتل کرنے سے انکار کیا، کیونکہ عروہ ہوازن کا سردار تھا۔ وہ قریش کے بھی سرداروں کو قتل کرنا چاہتے تھے، مگر قریش نے منظور نہ کیا۔ اس لیے قریش و کنانہ اور ہوازن میں جنگ چھڑ گئی۔ کنانہ کا سپہ سالار اعظم حرب بن امیہ تھا۔ جو ابوسفیان کا باپ اور حضرت امیر معاویہ کا دادا تھا اور ہوازن کا سپہ سالار اعظم مسعود بن معتب ثقفی تھا۔ لشکر کنانہ کے ایک پہلو پر عبداللہ بن جدعان اور دوسرے پر کریز بن ربیعہ اور قلب میں حرب بن امیہ تھا۔ اس جنگ میں کئی لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں سے ایک میں حضرت کے چچا کو بھی لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک چودہ سال کی تھی، مگر آپ نے خود لڑائی نہیں کی۔ بلکہ تیر اٹھا اٹھا کر اپنے چچاؤں کو دیتے رہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: و کنت انبل علی اعمامی۔ بعضے کہتے ہیں آپ نے بھی تیر پھینکے تھے۔ بہرحال اخیر میں فریقین میں صلح ہوگئی۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) اذان کی ابتداء:

جب مدینہ منورہ میں مسجد جامع تیار ہو چکی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ مسلمانوں کو نماز کے لیے کس طرح جمع کیا جائے۔ آپ نے اپنے اصحاب کرام سے مشورہ کیا۔ ظاہر ہے کہ ایک وقت اور ایک مکان میں اجتماع بغیر اعلام و آگاہی کے نہیں ہو سکتا۔ اس لیے صحابہ کرام نے اعلام کے لیے کئی طریقے پیش کیے۔ بعض نے کہا کہ آگ روشن کر کے اونچی کر دی جائے۔ مسلمان اسے دیکھ کر جمع ہو جایا کریں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوجہ مشابہت مجوس اس طریقہ کو پسند نہ فرمایا۔ بعضوں نے ناقوس تجویز کیا، مگر بوجہ مشابہت نصاریٰ یہ تجویز رد کر دی گئی۔ اسی طرح بوق کو بوجہ مشابہت یہود پسند نہ کیا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا کہ ایک شخص کو نماز کے وقت بغرض اعلام بھیج دیا جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ اٹھ کر نماز کے لیے ندا کر دے۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یوں ندا کر دیا کرتے: الصلوٰۃ جامعۃ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ بن زید انصاری کو خواب میں ان سب سے بہتر طریق بتلا دیا گیا اور وہ مروجہ اذان شرعی ہوا۔ حضرت عبداللہ نے اپنا خواب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ حضور انور بابی وامی پر اس سے پہلے اس بارے میں وحی آ چکی تھی۔ اس لیے آپ نے سن کر فرمایا: بے شک یہ رویا حق ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور حضرت عبداللہ کو حکم دیا کہ حضرت بلال کو کلمات اذان کی تلقین کر دو۔ وہ اذان دیں گے، کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند اور نرم اور شیریں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

سوال نمبر 2..... (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین عنوانات پر جامع نوٹ لکھیں؟

فتح مکہ، صلح حدیبیہ، غزوہ بدر، غزوہ تبوک۔

(ب) غزوہ اور سریہ میں فرق لکھیں، نیز غزوات کی کل تعداد بتائیں؟

جواب: (الف) (ا) فتح مکہ:

ماہ رمضان میں غزوۂ فتح مکہ وقوع میں آیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ قریش نے معاہدۂ حدیبیہ توڑ دیا۔ بغرض توضیح ہم یہاں کسی قدر تفصیل سے کام لیتے ہیں۔ عبدالمطلب بن ہاشم کو ان کے چچا مطلب سات یا آٹھ سال کی عمر میں مدینہ سے مکہ میں لائے تھے۔ جیسا کہ اس کتاب میں پہلے مذکور ہوا اور ہاشم کے مکانات پر ان کو قابض کر دیا تھا، جب مطلب نے وفات پائی، تو عبدالمطلب کے چچا نوفل نے وہ مکانات چھین لیے۔ عبدالمطلب نے قریش سے مدد مانگی۔ قریش نے کہا کہ ہم تو تم دونوں میں دخل نہیں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

دیتے۔ عبدالمطلب نے اپنے ننہال یعنی بنونجار کو مدینہ میں لکھا۔ اس لیے ابوسعید بن عدس نجاری اسی سوار لے کر مدد کو آیا' جب وہ مکہ میں پہنچا' تو نوفل حطیم میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابو سعید نے وہاں پہنچ کر نوفل کے سر پر تلوار کھینچ لی اور کہنے لگا کہ ہمارے بھانجے کے مکانات واپس کر دو۔ ورنہ اس تلوار سے فیصلہ کر دیتا ہوں۔ یہ دیکھ کر نوفل نے قریش کے سامنے مکانات تو واپس کر دیے' مگر اپنی کمزوری کو محسوس کر کے آئندہ کے لیے عبد شمس کے بیٹوں کو بنو ہاشم کے خلاف اپنا حلیف بنالیا۔ اس پر عبدالمطلب نے خزاعہ سے کہا کہ تم بنونوفل اور بنوعبد شمس کے خلاف میرے حلیف بن جاؤ۔ عبد مناف کی ماں خزاعہ کے سردار حلیل کی بیٹی تھی۔ اس لیے وہ کہنے لگے۔ کہ تمہاری مدد کرنا ہم پر واجب ہے۔ چنانچہ دارالندوہ میں یہ معاہدہ لکھا گیا۔

حدیبیہ کے دن از روئے معاہدہ ہر ایک قبیلہ فریقین میں سے جس کا چاہا حلیف بن گیا۔ چنانچہ خزاعہ اپنا پرانا معاہدہ کیا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف بن گئے اور بنوبکر قریش کے معاہدے میں شامل ہوئے۔ یہ دونوں قبیلے (خزاعہ و بنوبکر) ایک دوسرے کے حلیف تھے اور ان میں مدت سے لڑائی چلی آتی تھی' جس کا سبب یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں بنوالحضرمی میں سے ایک شخص جو اسود بن رزن دئلی بکری کا حلیف تھا۔ بغرض تجارت گھر سے نکلا' جب وہ خزاعہ کے علاقہ میں پہنچا' تو انہوں نے اسے قتل کر ڈالا اور مال لے لیا۔ اس پر بنوبکر نے خزاعہ کا ایک آدمی قتل کر ڈالا۔ پھر خزاعہ نے بنوالاسود یعنی سلمٰی وکلثوم وذویب کو عرفات میں قتل کر ڈالا۔ اسی حالت میں اسلام کے ظہور نے عرب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور وہ لڑائیاں رک گئیں' جب صلح حدیبیہ کے سبب سے اسلام و کفر میں لڑائی کا سلسلہ بند ہو گیا' تو بنوبکر (کی ایک شاخ بنونفاثہ) سمجھے کہ اب انتقام کا وقت ہے۔ اس لیے نوفل بن معاویہ دئلی بنو نفاثہ کو ساتھ لے کر آب وتیر میں جو اسفل مکہ میں خزاعہ کے علاقہ میں ہے رات کو حملہ آور ہوا۔ قریش نے حسب معاہدہ بنوبکر کی مدد کی۔ چنانچہ صفوان بن امیہ' حویطب بن عبدالعزیٰ' عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو وغیرہ صورتیں بدل بدل کر خزاعہ سے لڑے۔ یہاں تک کہ خزاعہ نے مجبور ہو کر حرم مکہ میں پناہ لی۔ بنوبکر حرم کا احترام ملحوظ رکھ کر رک گئے' مگر نوفل نے کہا کہ یہ موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ چنانچہ حرم میں خزاعہ کا خون بہایا گیا۔

جب بنوبکر قریش نے وہ عہد توڑ دیا۔ جو ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھا' تو عمرو بن سالم خزاعی چالیس سوار لے کر مدینہ پہنچا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اپنے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اصحاب میں تشریف رکھتے تھے۔ عمرو مذکور حاضر خدمت ہو کر یوں گویا ہوا:-

یا ربّ انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیه الاتلدا فانصر رسول الله نصرًا عتدا وادع عباد الله یاتوا مددا ان قریشا اخلفوك الموعدا ونقضوا میثاقك المؤکدا هم بیتونا بالوتیر هجدا وقتلونا رکعا وسجدا ۔

اے خدا میں محمد کو یاد دلاتا ہوں وہ پرانا معاہدہ جو ہمارے باپ اور اسکے باپ (عبدالمطلب) کے درمیان ہوا تھا۔ یارسول اللہ! ہماری پوری مدد کیجئے۔

اور خدا کے بندوں کو بلائیے جو ہماری مدد کو آئیں قریش نے آپ سے وعدہ کے خلاف کیا اور آپ کا مکمل معاہدہ توڑ ڈالا۔

انہوں نے وتیر میں ہم پر بحالت خواب حملہ کیا۔ اور ہمیں رکوع وسجدے کی حالت میں قتل کر ڈالا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو! تجھے مدد مل جائے گی۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ میں قریش سے دریافت کرتا ہوں۔ پس آپ نے حضرت ضمرہ کو بھیجا اور یہ تین شرطیں پیش کیں کہ قریش ان میں سے ایک اختیار کر لیں:

۱- خزاعہ کے مقتولین کا خوں بہا دیں۔

۲- بنونفاثہ کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔

۳- اعلان کر دیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔

قرظہ بن عمرو نے کہا کہ ہمیں صرف تیسری شرط منظور ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر حملہ کی پوشیدہ تیاری شروع کر دی۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ لخمی نے جو بنواسد بن عبدالعزیٰ کے حلیف تھے بنو ہاشم کی کنیز سارہ کے ہاتھ قریش کو ایک خط لکھ بھیجا، جس میں اس جنگی تیاری کا حال درج تھا۔ سارہ نے وہ خط اپنے سر کے بالوں میں چھپا لیا اور روانہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ کی خبر دے دی۔ آپ نے حضرات علی وزبیر و مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور ان سے فرمایا کہ روضہ خاخ میں تم کو ایک سانڈنی سوار عورت ملے گی۔ اس کے پاس قریش مکہ کے نام ایک خط ہے۔ وہ لے آؤ۔ وہ سوار ہو کر چل پڑے اور سارہ سے روضہ خاخ میں جا ملے۔ اس کو نیچے اتار لیا اور کہا کہ تیرے پاس ایک خط ہے۔ اس نے انکار کیا۔ اس کے کجاوے کی تلاشی لی گئی، مگر کچھ برآمد نہ ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ نے اس سے کہا: میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں فرمایا، تو خط نکال۔ ورنہ ہم تیرے کپڑوں کی تلاشی لیں گے۔ یہ سن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کراس نے اپنے سر کے بالوں سے وہ خط نکال کر حوالہ کیا' جب یہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' تو آپ نے حضرت حاطب کو طلب فرمایا اور پوچھا: ''حاطب! تم نے یہ کیا حرکت کی؟'' حاطب نے یوں عرض کیا: ''یارسول اللہ! میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے۔ میں دین سے نہیں پھرا۔ میرے بال بچے مکہ میں قریش کے درمیان ہیں۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں قریش میں ان کے رشتے ہیں۔ جن کے سبب سے وہ ان کے بال بچوں کی حفاظت کریں گے' مگر میرا قریش میں کوئی رشتہ نہیں۔ اپنے اہل وعیال کے بچاؤ کے لیے میں نے یہ حیلہ کیا کہ قریش پر یہ احسان کروں۔ تاکہ اس کے صلہ میں وہ میرے بال بچوں کی حفاظت کریں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیتاب ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کا سر اڑادوں؟ آپ نے فرمایا: حاطب اصحاب بدر میں سے ہے۔ عمر! تجھے کیا معلوم ہے بے شک اللہ تعالیٰ اہل بدر پر مطلع ہے۔ کہ فرمایا: **اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم**۔ غرض باوجود ایسے سنگین جرم کے آپ نے حضرت حاطب کو معاف فرمادیا۔

قصہ کوتاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان ۸ھ دس ہزار آراستہ فوج لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ حضرت عباس جواب تک مکہ میں مقیم تھے اپنے اہل وعیال سمیت ہجرت کرکے مدینہ کو آرہے تھے۔ وہ مقام جحفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حسب ارشاد نبوی انہوں نے اہل وعیال کو تو مدینہ بھیج دیا اور خود لشکر اسلام میں شامل ہوگئے۔ قدید میں قبائل کو جھنڈے دیے گئے۔ اخیر پڑاؤ مرالظہران تھا۔ جہاں سے مکہ ایک منزل یا اس سے بھی کم تھا۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تمام فوج نے الگ الگ آگ روشن کی۔ قریش کو لشکر اسلام کی روانگی کی افواہ پہنچ چکی تھی۔ مزید تحقیق کے لیے انہوں نے ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء کو بھیجا۔ اس تجسس میں ان کا گزر مرالظہران پر ہوا۔ ابوسفیان بولا: یہ اس قدر جابجا آگ کیسی ہے؟ یہ تو شب عرفہ کی آگ کی مانند ہے۔ بدیل خزاعی نے کہا: یہ خزاعہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا: خزاعہ گنتی میں اتنے نہیں کہ ان کی اس قدر آگ ہو۔ خیمۂ نبوی کی حفاظت پر جو دستہ متعین تھا انہوں نے ابوسفیان وغیرہ کو دیکھ لیا اور پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ ابوسفیان ایمان لائے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے مکہ کی طرف روانہ ہونے لگے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جاکر کھڑا کردو۔ تاکہ افواجِ الٰہی کا نظارہ آنکھوں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سے دیکھ لیں۔ قبائل عرب کی فوجیں ابوسفیان کے سامنے سے گزرنے لگیں۔ پہلے غفار پھر جہینہ، سعد بن ہذیل، سلیم۔ نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے گزرے۔ ان کے بعد ایک فوج آئی جس کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی۔ ابوسفیان نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ انصار ہیں۔ سردار انصار حضرت سعد بن عبادہ علم ہاتھ میں لیے ہوئے برابر سے گزرے، تو ابو سفیان سے کہا:

الیوم یوم الملحمة الیوم تستحل الکعبة .

آج گھمسان کے معرکہ کا دن ہے۔ آج کعبہ حلال کر دیا جائے گا۔

بعد ازاں وہ مبارک دستہ آیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (مہاجرین) تھے۔ حضرت زبیر بن العوام علمبردار تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام برابر سے گزرے، تو ابوسفیان نے کہا: ''حضور نے سنا سعد بن عبادہ کیا کہتے گزرے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: سعد نے غلط کہا۔ آج کعبہ کی عزت کی جائے گی، اور غلاف چڑھایا جائے گا۔ پھر حکم دیا کہ علم سعد سے لے کر ان کے صاحبزادے قیس کو دے دیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں حصہ بالائی کی طرف سے داخل ہوئے۔ اعلان کر دیا گیا: جو شخص ہتھیار ڈال دے گا۔ ابوسفیان کے گھر پناہ لے گا۔ یا مسجد میں داخل ہوگا۔ یا دروازے بند کر لے گا۔ اس کو امن دیا جائے گا۔ حصہ بالائی میں (خیف بنی کنانہ یعنی منیٰ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ نصب کیا گیا اور حضرت زبیر نے حسب الارشاد حجون کی حد یعنی حجون کی پہاڑی پر علم کھڑا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ قبائل عرب کے ساتھ پائین شہر کی طرف سے داخل ہوں اور صفا میں ہم سے آملیں اور کسی سے جنگ نہ کریں، مگر صفوان بن امیہ، عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو قریش کی ایک جماعت ساتھ لے کر جندمہ میں سدراہ ہوئے اور حضرت خالد کی فوج پر تیر برسانے لگے۔ چنانچہ حضرت حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری نے شہادت پائی۔ حضرت خالد نے مجبور ہو کر ان پر حملہ کیا۔ وہ تیرہ یا زیادہ لاشیں چھوڑ کر گھروں کو بھاگ گئے اور بعضے پہاڑی پر چڑھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلواروں کی چمک دیکھی، تو پوچھا کہ یہ جنگ کیسی ہے؟ عرض کیا گیا کہ شاید مشرکین نے پیش دستی کی ہے، جس کی وجہ سے خالد کو لڑنا پڑا۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد سے باز پرس کی، تو انہوں نے عرض کیا کہ ابتداء مشرکین کی طرف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

واضح رہے کہ مسلمان محض قافلہ قریش سے تعرض کے لیے نکلے تھے۔ ان کو علم نہ تھا۔ کہ فوج قریش سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اس لیے فوری نا تمام تیاری کی گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس کا سواری کا اونٹ موجود ہو وہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے۔" انصار آپ سے ان اونٹوں کے لانے کے لیے جو مدینہ کے حصہ بالائی میں تھے اجازت مانگنے لگے۔ آپ نے فرمایا "نہیں صرف وہی ساتھ چلے جس کا سواری کا اونٹ حاضر ہے۔"

آپ کے ساتھ صرف ستر اونٹ دو گھوڑے اور تین سو آٹھ مجاہدین تھے جن میں سے مہاجرین کچھ ساٹھ سے اوپر تھے اور باقی سب انصار تھے۔ آٹھ صحابہ اور تھے۔ جو بوجہ عذر شامل نہ ہو سکے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی غنیمت میں سے پورا حصہ دیا۔ لہٰذا یہ بھی اصحاب بدر میں شمار ہوتے ہیں۔ الغرض آٹھ میں سے تین تو مہاجرین تھے یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو اپنی اہلیہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کے لیے حضور ہی کے ارشاد سے مدینہ منورہ میں رہ گئے تھے اور حضرت طلحہ بن عبداللہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم (ہر دو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) جن کو حضور نے روانگی سے دس روز پیشتر کاروان قریش کی خبر لانے کے لیے بھیج دیا تھا اور وہ آپ کی روانگی کے بعد مدینہ میں واپس آئے تھے اور پانچ انصار کے یعنی ابولبابہ بن عبدالمنذر جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غیبت میں مدینہ کا حاکم مقرر کیا۔ عاصم بن عدی العجلانی جو روحاء سے ضرب شدید کے سبب واپس کر دیے گئے اور مدینہ منورہ کی بالائی آبادی (عالیہ) کے حاکم بنائے گئے۔ حارث بن حاطب العمری جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روحاء سے کسی خاص کام کے لیے بنو عمرو بن عوف کے پاس بھیج دیا۔ حارث بن الصمہ جو روحاء میں ٹانگ پر ضرب شدید آنے کے سبب [illegible] گئے اور خوات بن جبیر جو اثنائے راہ میں ساق پر پتھر لگنے کے سبب مقام صفراء سے واپس کر دیے گئے۔

سواری کے لیے تین تین مجاہدین کو ایک ایک اونٹ ملا ہوا تھا۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اور حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہما ایک اونٹ پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمرو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم دوسرے پر باری باری سوار ہوتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحاء سے چل کر صفراء کے قریب پہنچے تو آپ نے حضرت بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء کو قافلہ قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجا وہ بدر میں پہنچے اور وہاں سے یہ خبر سن کر آئے کہ قافلہ کل یا پرسوں بدر میں پہنچے گا۔ ابوسفیان کو شام میں خبر لگی تھی کہ حضرت قافلہ کی واپسی کا انتظار کر

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سے تھی۔ فرمایا: ''قضائے الٰہی بہتر ہے۔''

تحویل قبلہ یہودیوں پر سخت ناگوار گزرا۔ وہ اس پر اعتراض کرنے لگے۔ ان کا اعتراض اور اس کا جواب قرآن کریم میں یوں مذکور ہے:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ (البقرہ، ع:۱۷)

اب کہیں گے لوگوں میں سے بیوقوف کس چیز نے پھیرا ان کو ان کے قبلے سے جس پر وہ تھے۔ کہہ دے اللہ کا ہے مشرق اور مغرب۔ چلاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ سیدھی راہ کی طرف۔

اور نہیں مقرر کیا ہم نے قبلہ اس کو جس پر تو پہلے تھا (یعنی کعبہ) مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں اور البتہ یہ قبلہ ہے شاق و دشوار، مگر ان لوگوں پر جن کو راہ دکھائی اللہ نے (حکمت احکام کی)

(۲) غزوہ بدر:

غزوۂ بدر سب سے بڑا غزوہ ہے۔ اس کا سبب عمرو بن حضرمی کا قتل اور قافلۂ قریش کا شام کی طرف سے آنا تھا۔ یہ وہی قافلہ تھا جس کے قصد سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ذوالعشیرہ تک تشریف لے گئے تھے۔ امیر قافلہ ابوسفیان تھا۔ اس قافلے میں قریش کا بہت سا مال تھا، جب یہ قافلہ بدر کے قریب پہنچا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی۔ آپ نے فوراً مسلمانوں کو نکلنے کی دعوت دی۔ اس لیے جلدی سے تیاری کر کے آپ بتاریخ ۱۲ ماہ رمضان (۲ ہجری) بروز ہفتہ مدینہ سے نکلے اور مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلہ پر بئر ابی عتبہ پر لشکر گاہ مقرر ہوا۔ یہاں لشکر کا جائزہ لینے کے بعد آپ نے صغیر السن صحابہ (مثلاً ابن عمر، براء بن عازب، انس بن مالک، جابر، زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم) کو واپس کر دیا اور باقی کو لے کر روانہ ہوئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی عمیر جن کی عمر سولہ سال کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکھ بچا رہے تھے، کیونکہ ان کو شہادت کا شوق تھا، مگر ڈرتے تھے کہ کہیں چھوٹی عمر کے سبب واپس نہ کر دیے جائیں۔ چنانچہ جب پیش ہوئے، تو واپسی کا حکم ملا۔ اس پر آپ رونے لگے۔ لہٰذا اس رحمۃ للعالمین نے شمولیت کی اجازت دے دی۔ بلکہ ان پر خود اپنی تلوار کا پرتلہ لگا دیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

واضح رہے کہ مسلمان محض قافلہ قریش سے تعرض کے لیے نکلے تھے۔ ان کو علم نہ تھا۔ کہ فوج قریش سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اس لیے فوری ناتمام تیاری کی گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کا سواری کا اونٹ موجود ہو وہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے۔'' انصار آپ سے ان اونٹوں کے لانے کے لیے جو مدینہ کے حصہ بالائی میں تھے اجازت مانگنے لگے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں صرف وہی ساتھ چلے جس کا سواری کا اونٹ حاضر ہے۔''

آپ کے ساتھ صرف ستر اونٹ، دو گھوڑے اور تین سو آٹھ مجاہدین تھے جن میں سے مہاجرین کچھ ساٹھ سے اوپر تھے اور باقی سب انصار تھے۔ آٹھ صحابہ اور تھے۔ جو بوجہ عذر شامل نہ ہو سکے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی غنیمت میں سے پورا حصہ دیا۔ لہٰذا یہ بھی اصحاب بدر میں شمار ہوتے ہیں۔ ان آٹھ میں سے تین تو مہاجرین تھے یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو اپنی اہلیہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کے لیے حضور ہی کے ارشاد سے مدینہ منورہ میں رہ گئے تھے اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم (ہر دو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) جن کو حضور نے روانگی سے دس روز پیشتر قافلہ قریش کی خبر لانے کے لیے بھیج دیا تھا اور وہ آپ کی روانگی کے بعد مدینہ میں واپس آئے تھے اور پانچ انصار تھے یعنی ابولبابہ بن عبدالمنذر جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غیبت میں مدینہ کا حاکم مقرر کیا۔ عاصم بن عدی العجلانی جو روحاء سے ضرب شدید کے سبب واپس کر دیے گئے اور مدینہ منورہ کی بالائی آبادی (عالیہ) کے حاکم بنائے گئے۔ حارث بن حاطب العمری جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روحاء سے کسی خاص کام کے لیے بنو عمرو بن عوف کے پاس بھیج دیا۔ حارث بن الصمہ جو روحاء میں ٹانگ پر ضرب شدید آنے کے سبب واپس کر دیے گئے اور خوات بن جبیر جو اثنائے راہ میں ساق پر پتھر لگنے کے سبب مقام صفراء سے واپس کر دیے گئے۔

سواری کے لیے تین تین مجاہدین کو ایک ایک اونٹ ملا ہوا تھا۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اور حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہما ایک اونٹ پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم دوسرے پر باری باری سوار ہوتے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحاء سے چل کر صفراء کے قریب پہنچے، تو آپ نے حضرت بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء کو قافلہ قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجا وہ بدر میں پہنچے اور وہاں سے یہ خبر سن کر آئے کہ قافلہ کل یا پرسوں بدر میں پہنچے گا۔ ابوسفیان کو شام میں خبر لگی تھی کہ حضرت قافلہ کی واپسی کا انتظار کر

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

رہے ہیں۔ اس لیے اس نے حجاز کے قریب پہنچ کر ضمضم بن عمرو کو بیس مثقال سونے کی اجرت پر مکہ میں قریش کے پاس بھیجا۔ تاکہ ان کو قافلہ کے بچانے کی ترغیب دے۔ چنانچہ ضمضم اونٹ پر سوار ہو کر فوراً روانہ ہو گیا۔

مکہ پہنچ کر ضمضم نے اپنے اونٹ کے ناک کاٹ دیے تھے۔ کجاوہ الٹ دیا تھا اور اپنی قمیص پھاڑ دی تھی۔ اس ہیئت کذائی میں وہ اپنے اونٹ پر سوار یوں پکار پکار کر کہہ رہا تھا: ''اے گروہِ قریش! قافلہ تجارت! قافلہ تجارت! تمہارا مال ابوسفیان کے ساتھ ہے۔ محمد اور اس کے اصحاب اس کے سدراہ ہو گئے ہیں۔ میں خیال نہیں کرتا کہ تم اسے بچالو گے۔ فریاد! فریاد!'' یہ سن کر قریش کہنے لگے: کیا محمد اور اس کے اصحاب گمان کرتے ہیں۔ کہ یہ قافلہ بھی عمرو بن حضرمی کی مانند ہو گا؟ ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! ابھی معلوم ہو جائے گا' کہ ایسا نہیں۔ غرض قریش جلدی نکلے اور ان کے اشراف میں سے سوائے ابولہب کے کوئی پیچھے نہ رہا اور اس نے بھی اپنے عوض ابوجہل کے بھائی عاص بن ہشام کو بھیجا اور چار ہزار درہم جو بطور خود اس سے لینے تھے۔ اس صلے میں اس کو معاف کر دیے۔ امیہ بن خلف نے بھی پیچھے رہ جانے کا ارادہ کیا تھا' کیونکہ اس نے حضرت سعد بن معاذ سے ہجرت کے بعد مکہ مشرفہ میں سنا تھا کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھ سے قتل ہو گا' مگر ابوجہل نے کہا: تو اہلِ وادیٔ مکہ کا سردار ہے۔ اگر تو پیچھے رہ گیا۔ دوسرے بھی دیکھا دیکھی تیرے ساتھ رہ جائیں گے۔ غرض پس وپیش کے بعد ابوجہل کے اصرار پر وہ بھی ساتھ ہو لیا۔

قریش جب بڑے ساز وسامان سے اس طرح چلنے کو تیار ہو گئے تو انہیں بنو کنانہ کی طرف سے اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ بدر سے پہلے قریش و کنانہ میں لڑائی جاری تھی۔ اس لیے قریش خائف تھے۔ کہ مبادا کینہ سابق کے سبب ہمارے پیچھے ہم کو کوئی ضرر پہنچائیں۔ اس وقت ابلیس بصورت سراقہ بن مالک ظاہر ہوا۔ جو کنانہ کا سردار تھا اور کہنے لگا: میں ضامن ہوں تمہارے پیچھے بنو کنانہ سے تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اس طرح ابلیس لعین بصورت سراقہ لشکر قریش کے ساتھ تھا۔ علاوہ ازیں اہلِ مکہ کے ساتھ گانے والی عورتیں اور آلات ملاہی بھی تھے۔ رسد کا انتظام یہ تھا کہ امرائے قریش عباس' عتبہ بن ربیعہ' حارث بن عامر' نضر بن حارث' ابوجہل امیہ وغیرہ باری باری ہر روز دس دس اونٹ ذبح کرتے اور لوگوں کو کھلاتے تھے۔ عتبہ بن ربیعہ جو قریش کا سب سے معزز رئیس تھا فوج کا سپہ سالار تھا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۳) غزوہ تبوک:

یہ غزوہ ماہ رجب میں پیش آیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ مدینہ میں یہ خبر پہنچی کہ رومیوں اور عیسائی عربوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے بڑی فوج تیار کر لی ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مکہ اور قبائل عرب سے جانی و مالی امداد طلب کی۔ اس وقت سخت قحط اور شدت کی گرمی تھی۔ اسی وجہ سے اس غزوہ کو غزوۃ العسرۃ بھی کہتے ہیں۔ سورۂ توبہ میں ہے: الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ ۔ جو لشکر اس غزوہ کے لیے تیار کیا گیا اسے جیش العسرۃ کہتے ہیں۔ اس جیش کی تیاری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خصوصیت سے حصہ لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی بڑے ایثار کا ثبوت دیا۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے راستہ میں جب سرزمین ثمود میں اترے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ یہاں کے کنوؤں کا پانی نہ لینا اور نہ پانی پینا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے پانی لیا ہے اور اس سے آٹا گوندھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پانی گرا دو اور آٹا اونٹوں کو کھلا دو جب آپ حجر یعنی ثمود کے مکانات میں سے گزرے جو پہاڑوں کو تراش کر بنائے ہوئے تھے تو فرمایا کہ ان معذبین کے مکانات سے روتے ہوئے گزرنا چاہیے۔ کہ مبادا ہم پر بھی وہی عذاب آئے۔ پھر آپ نے اپنی چادر سے منہ چھپا لیا اور اس وادی سے جلدی گزر گئے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک جگہ آپ کا ناقہ گم ہو گیا۔ زید بن بصیت قینقاعی منافق کہنے لگا: ''محمد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور تم کو آسمان کی خبر دیتا ہے حالانکہ وہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کا ناقہ کہاں ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باطلاع الٰہی یہ معلوم ہو گیا۔ آپ نے یہ فرمایا: ''ایک منافق ایسا ایسا کہتا ہے۔ خدا کی قسم! میں وہی جانتا ہوں جو اللہ نے مجھے بتا دیا۔ چنانچہ خدا نے مجھے ناقہ کا حال بتا دیا ہے۔ وہ فلاں درّہ میں ہے۔ اس کی نکیل ایک درخت میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس سبب سے وہ رکا ہوا ہے۔ تم جا کر لے آؤ۔'' بہ تعمیل ارشاد مبارک ناقہ اس درّہ میں سے لایا گیا۔ حضور کے ارشاد مبارک کے وقت حضرت عمارہ موجود تھے۔ منافق مذکور حضرت عمارہ ہی کے ڈیرے میں تھا۔ حضرت عمارہ اپنے ڈیرے میں واپس آ کر کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی ہم سے باطلاع الٰہی عجیب ماجرا بیان فرمایا کہ ایک شخص ایسا ایسا کہتا ہے۔ عمارہ کے بھائی عمرو بن حزم نے کہا کہ تمہارے آنے سے پہلے زید بن بصیت نے ایسا ہی کہا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمارہ نے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

زید کی گردن لکڑی سے ٹھکا دی اور کہا: ''او دشمن خدا! میرے ڈیرے سے نکل جا۔ میرے ساتھ نہ رہ۔'' کہا گیا ہے کہ زید مذکور بعد میں تائب ہو گیا تھا۔

حجر سے تبوک چار منزل ہے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ خبر غلط تھی۔ تبوک میں بیس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام رہا۔ اہلِ تبوک نے جزیہ پر آپ سے صلح کر لی۔ ایلہ کا نصرانی سردار یوحنہ بن رؤبہ حاضر خدمت اقدس ہوا۔ اس نے تین سو دینار سالانہ جزیہ پر آپ سے صلح کر لی اور ایک سفید خچر پیش کیا۔ آپ نے ایک چادر اسے عنایت فرمائی۔ جرباء اذرح کے یہودیوں نے بھی جزیہ پر صلح کر لی۔

تبوک ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو چار سو سواروں کا دستہ دے کر اکیدر بن عبدالمالک کندی نصرانی سردار دومۃ الجندل کو زیر کرنے کے لیے بھیجا اور فرمادیا کہ تم اکیدر کو نیل گائے کا شکار کرتے پاؤ گے۔ اکیدر دومۃ الجندل کے قلعہ میں رہا کرتا تھا' جب حضرت خالد قلعہ کے پاس پہنچے' تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ چاندنی رات تھی کہ ایک نیل گائے جنگل سے آکر قلعہ کے دروازے پر سینگ مارنے لگی۔ اکیدر اس کے شکار کے لیے قلعہ سے اتر آیا۔ اثنائے شکار میں حضرت خالد کے دستہ نے اس پر حملہ کیا اور گرفتار کر کے مدینہ میں لے آئے۔ اس نے بھی جزیہ پر صلح کر لی۔

(۴) صلح حدیبیہ:

ماہ جمادی الاولیٰ میں غزوۂ بنی لحیان پیش آیا' مگر مقابلہ نہ ہوا۔ ماہِ ذیقعدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار چار سو صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ منورہ سے عمرہ کے ارادہ سے نکلے۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھیں۔ جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے جو اہلِ مدینہ کا میقات ہے آپ نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانیوں کو تقلید و اشعار کیا۔ یہاں سے آپ نے حضرت بسر بن سفیان کو قریش کی طرف بطور جاسوس بھیجا۔ جب آپ عسفان کے قریب غدیر اشطاط میں پہنچے' تو آپ کا جاسوس خبر لایا کہ قریش حلفاء سمیت مکہ سے باہر مقام بلدح میں جمع ہیں۔ اور آمادہ ہیں کہ آپ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ کہ حلفاء کے اہل و عیال کو گرفتار کیا جائے تاکہ اگر وہ ان کی مدد کو آئیں' تو ہمیں تنہا قریش سے مقابلہ کرنا پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ بیت اللہ کے قصد سے نکلے ہیں۔ آپ کا ارادہ کسی سے لڑائی کا نہیں۔ آپ بیت اللہ کا رخ کریں۔ جو ہمیں اس سے روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔'' آپ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

آگے بڑھنے کا حکم دیا' جب آپ حدیبیہ کے قریب ثنیۃ المرہ میں پہنچے جہاں سے اتر کر قریش کے پاس پہنچ جاتے' تو آپ کی ناقہ قصواء بیٹھ گئی۔ ہر چند اٹھانے کی کوشش کی گئی مگر نہ اٹھی۔ آپ نے فرمایا: ''قصواء نہیں رکی اور نہ رکنا اس کی عادت ہے۔ بلکہ خدائے حابس الفیل نے اسے روک لیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قریش مجھ سے کسی ایسی حاجت کا سوال نہ کریں گے جس سے وہ حرمات اللہ کی تعظیم کریں' مگر میں وہ انہیں عطا کر دوں گا۔'' اس کے بعد آپ نے قصواء کو جھڑک دی اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور آپ مڑ کر حدیبیہ کی پرلی طرف ایک کنوئیں پر اترے جس میں پانی کم تھا۔ موسم گرما تھا۔ پانی جلد ختم ہو گیا۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں پیاس کی شکایت آئی۔ آپ نے پانی کی ایک کلی کنوئیں میں ڈال دی جس سے پانی بکثرت ہو گیا۔ اور چھاگل میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی نکلنے لگا۔ ان دونوں معجزوں کا ذکر اس کتاب میں آگے آئے گا۔

اسی اثناء میں بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم کے چند اشخاص کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا۔ کہ قبائل کعب بن لوی اور عامر بن لوی حدیبیہ کے آب کثیر پر اترے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ دودھیل اونٹنیاں اور عورتیں بچوں سمیت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کے ارادہ سے آئے ہیں۔ لڑائی نے قریش کو کمزور کر دیا ہے' اور نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ چاہیں' تو ہم ایک مدت کے لیے ان سے جنگ بالکل التواء کر دیتے ہیں۔ باقی لوگوں سے ہم خود سمجھ لیں گے۔ اگر میں غالب آجاؤں اور بصورت غلبہ وہ میری اطاعت میں آنا چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے انکار کر دیا' تو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان سے ضرور لڑتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ میں اکیلا رہ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ضرور مدد کرے گا۔'' بدیل نے عرض کیا کہ میں آپ کا یہ ارشاد ان تک پہنچا دوں گا۔ چنانچہ وہ قریش میں آکر کہنے لگا۔ کہ میں اس مرد (رسول اللہ) کا قول سن آیا ہوں۔ اگر چاہیں گزارش کر دوں۔ ان میں سے ایک نادان بولا کہ ہم اس کی کسی بات کے سننے کے لیے تیار نہیں۔ ایک صاحب الرائے نے کہا کہ بیان کیجئے۔ جو اس سے سن آئے ہو۔ اس پر بدیل نے بیان کر دیا۔ عروہ بن مسعود نے اٹھ کر کہا کہ اس نے ایک نیک امر پیش کیا ہے۔ وہ قبول کر لو اور مجھے اس کے پاس جانے دو۔ چنانچہ عروہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بدیل کی طرح کلام کیا اور وہی جواب پایا۔ عروہ نے یہ الفاظ (میں ان سے ضرور لڑتا رہوں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

گا) سن کر عرض کیا: ''اے محمد! بتائیے اگر آپ نے اپنی قوم کو بالکل ہلاک کر دیا۔ کیا آپ نے عرب میں کسی کی بابت سنا ہے کہ اس نے آپ سے پہلے اپنے اہل کو ہلاک کر دیا ہو اور اگر قریش غالب آ گئے تو آپ ان سے امن میں نہ رہیں گے کیونکہ اللہ کی قسم میں سردار (مکہ) ہوں اور اخلاط کو دیکھتا ہوں۔ جو اس لائق ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: ''امصص بظر اللات ۔ کیا ہم آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔'' اس پر عروہ بولا کہ یہ کون ہے؟ جواب ملا ابوبکر۔ پس وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یوں مخاطب ہوا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھ پر تیرا احسان نہ ہوتا جس کا بدلہ میں نے نہیں دیا تو میں تجھے جواب دیتا۔'' پھر عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا جب وہ آپ سے کلام کرتا تو (حسب عادت عرب) آپ کی ریش مبارک کو چھوتا۔ اس وقت مغیرہ بن شعبہ خود سر پر تلوار ہاتھ میں لیے آپ کے سر مبارک پر کھڑے تھے جب عروہ اپنے ہاتھ ریش مبارک کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ بغرض تعظیم نیام شمشیر اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے کہ ریش مبارک سے ہاتھ ہٹاؤ۔ عروہ نے آنکھ اٹھا کر پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب ملا کہ (تیرا بھتیجا) مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے یہ سن کر کہا: او بے وفا! کیا میں تیری دیت میں کوشش نہ کرتا تھا؟ پھر عروہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے واپس جا کر اپنی قوم سے صحابہ کرام کے اوصاف بیان کیے اور کہا کہ ایک نیک امر جو پیش کیا جا رہا ہے اسے قبول کر لو۔ پھر حلیس بن علقمہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے بھی واپس جا کر کہا کہ میری رائے ہے کہ مسلمانوں کو بیت اللہ سے نہ روکا جائے۔ حلیس کے بعد مکرز آیا۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کر ہی رہا تھا کہ خطیب قریش سہیل بن عمرو قریشی عامری حاضر ہوا۔ آپ نے بعض قریش تفاؤل فرمایا کہ اب تمہارا کام کچھ سہل ہو گیا۔ گفتگوئے صلح کے بعد قرار پایا کہ دس سال تک لڑائی بند رہے۔ سہیل نے عرض کیا کہ معاہدہ تحریر میں آ جائے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ اور انہیں لکھنے کا فرمایا۔

(ب) غزوہ اور سرایا میں فرق:

ہجرت کے دوسرے سال سے غزوات اور سرایا شروع ہوتے ہیں۔

محدثین و اہلِ سیر کی اصطلاح میں غزوہ وہ لشکر ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات اقدس شامل ہوں اور اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بذات شریف شامل نہ ہوں بلکہ اپنے صحابہ کرام میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سے کسی کو دشمن کے مقابلہ میں بھیج دیں، تو وہ لشکر سریہ کہلاتا ہے۔

غزوات کی تعداد:

غزوات تعداد میں ستائیس (27) ہیں، جن میں سے نو میں قتال وقوع میں آیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں:

بدر

احد

مریسیع

خندق

قریظہ

خیبر

[illegible]

حنین

طائف

سرایا کی کل تعداد سینتالیس ہے۔

سوال نمبر 3:..... (الف) ایلاء کی تعریف لکھیں، آیت ایلاء لکھیں، نیز بتائیں کہ واقعہ ایلاء کب اور کیوں پیش آیا؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی دو ازواج رضی اللہ عنہما کا تعارف لکھیں؟

جواب: (الف) ایلاء کی تعریف:

ایلاء کا لغوی معنیٰ ہے الگ ہونا، علیحدگی اختیار کرنا، اصطلاحی معنیٰ ہے کوئی شخص قطعی طور پر یا کسی عذر کی بنا پر اپنی بیوی سے وطی نہیں کرتا بشرطیکہ عورت بھی حقوق زوجیت ادا کرنے کا مطالبہ نہ کرے، اس پر خواہ سال بھر کا عرصہ گزر جائے، شریعت ایسا کرنے والے پر کوئی سزا نافذ نہیں کرتی اور نہ اسے قابل گرفت قرار دیتی ہے۔

ایلاء کے بارے میں آیت مبارکہ:

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ: (جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیتے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہے پھر اگر اس مدت میں واپس ہو گئے (قسم توڑ دی) تو اللہ عزوجل بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کا پکا ارادہ کر لیا (رجوع نہ کی) تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے)

واقعہ ایلاء کے پیش آنے کی وجہ:

روایت میں ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ حضرت عبداللہ نے قسم کھالی کہ اپنے بہنوئی بشیر بن نعمان رضی اللہ عنہ سے نہ بات کریں گے اور نہ بہن بہنوئی کے درمیان مصالحت کرائیں گے۔ اصل میں حضرت بشیر بن نعمان نے عبداللہ بن رواحہ کی بہن کو طلاق دیدی تھی پھر جب بشیر بن نعمان نے رجوع اور صلح کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے تو قسم کھالی ہے اور اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

دوسری روایت میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ آیت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جب آپ نے قسم کھالی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے کی وجہ سے مسطح پر خرچ نہیں کروں گا۔ حضرت مسطح حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی تھے بچپن میں یتیم ہو گئے تھے اور محتاج تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی کفالت کرتے تھے، مگر ۵ ہجری میں منافقوں نے حضرت صدیقہ پر تہمت کا جو جال بچھایا تھا اس جال میں کچھ بھولے بھالے چند پھنسنے والوں میں حضرت مسطح بھی تھے اس واقعہ سے متاثر ہو کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھالی کہ اب مسطح کی امداد نہیں کروں گا، تو آیت نازل ہوئی جس میں اس طرح کی قسم سے منع فرمایا گیا پھر آپ نے امداد شروع کر دی۔ یہ واقعہ پانچ ہجری میں پیش آیا۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو ازواج کا تعارف:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو ازواج کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مساکین کو اکثر کھانا کھلایا کرتی تھیں، اس لیے ام المساکین کی کنیت سے مشہور ہوئی تھیں۔ پہلے حضرت عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ حضرت عبداللہ نے جنگ احد (۳ھ) میں وفات پائی۔ اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور صرف دو تین مہینے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے پائی تھیں کہ تیس سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بعد یہی ایک بی بی تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شریف میں انتقال فرمایا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

ان کی بہن ام الفضل لبابہ کبریٰ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں۔ حضرت میمونہ پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ مسعود نے طلاق دے دی، تو ابورہم بن عبدالعزیٰ نے ان سے شادی کر لی۔ ابورہم کے انتقال کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح مقام سرف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ سرف ہی میں ۵۱ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور قبر میں اتارا۔ جب جنازہ اٹھانے لگے، تو حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ ان کے جنازے کو زیادہ حرکت نہ دو۔ آہستہ لے چلو۔ ان کی روایت سے ۷۶ حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے سات پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

دوسرا حصہ: تاریخ

سوال نمبر 1 ..... (الف) خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا نام ونسب بیان کر کے آپ کی خلافت پر ایک آیت اور ایک حدیث لکھیں؟

(ب) "ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل الصحابۃ" پر دو دلیلیں لکھیں؟

جواب: (الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام ونسب:

آپ کا نام عبداللہ ہے، اور ابوبکر سے جو آپ مشہور ہیں، تو یہ آپ کی کنیت ہے، اور صدیق عتیق آپ کا لقب ہے۔ آپ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ ہے، اور آپ کی والدہ محترمہ کا نام سلمیٰ ہے، جن کی کنیت ام الخیر ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں مرہ بن کعب پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب سے مل جاتا ہے۔ آپ واقعہ فیل کے تقریباً ڈھائی برس بعد مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔

خلافت پر آیت کریمہ:

آپ کی خلافت کے بارے میں ایک آیت کریمہ درج ذیل ہے:

"قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ج" ترجمہ: یعنی ان گنواروں سے فرماؤ جو کہ پیچھے رہ گئے کہ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خلافت پر حدیث مبارکہ:

آپ کی خلافت کے بارے میں حدیث مبارکہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ اور مومنین میرے بعد صدیق کے علاوہ کسی اور کو پسند نہیں کریں گے۔''

(ب) ''ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الصحابہ'' پر دو دلیلیں:

اہلسنّت کا اس بات پر اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اور اس کے بعد باقی عشرہ مبشرہ، پھر باقی اہل بدر اور پھر باقی اہل اُحد، پھر باقی اہل بیت الرضوان اور پھر باقی صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ابومنصور بغدادی نے بھی اس بات پر اجماع نقل کیا ہے۔

بخاری روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''ہم عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم'' اور طبرانی نے ''کبیر'' میں اس قدر اور زیادہ کیا ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ہوئی تھی اور آپ اسے برا نہ مناتے تھے۔''

یا خیر الناس

ابن عساکر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو فضیلت دیا کرتے تھے۔

ابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب بہت سے صحابی جمع ہو کر بیٹھتے، تو کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہما۔ اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے۔ ترمذی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا: يَا خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (یعنی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل) اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ یہ کہتے ہیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سے بہتر آدمی پر کبھی آفتاب طلوع نہیں ہوا۔

بخاری محمد بن علی بن طالب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص افضل ہے؟'' آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر میں نے اس خوف سے کہا کہ مبادا آپ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں۔ کہا کہ پھر آپ۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو مسلمانوں سے ایک معمولی شخص ہوں۔

احمد وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت سے سب سے بہتر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درجہ تواتر کو پہنچی ہے۔ خدا رافضیوں پر لعنت کرے۔ وہ کیسے جاہل ہیں۔

ترمذی اور حاکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہے: ہمارے سردار ہم سب سے بہتر اور ہم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ محبوب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا ہے۔

ابن عساکر عبدالرحمٰن بن ابویعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ جو اس کے خلاف کہے گا' وہ کذاب ہے' اور اسے کذاب کی سزا ملے گی۔

فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ:

اور یہ بھی ابن عساکر نے ابن ابویعلیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مجھے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا میں اسے کذاب کی حد لگاؤں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عبدالرحمٰن بن حمید نے اپنی مسند میں اور ابونعیم وغیرہ نے ابودرداء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء کے بعد آفتاب کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو ابوبکر صدیق رضی

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اللہ عنہ سے افضل ہو۔"

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ انبیاء اور مرسلین کے بعد کسی مسلمان پر آفتاب طلوع نہیں ہوا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہو۔

سوال نمبر 2..... (الف) امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جامع تعارف تحریر کریں؟

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی پانچ اولیات تحریر کریں؟

جواب: (الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جامع تعارف:

امیر المومنین ابو حفص قرشی عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن قرط بن رزاہ بن عدی بن کعب بن لوی بن 6 ہجری میں بعمر 27 سال مشرف باسلام ہوئے۔ ذہبی اور نووی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ اشراف قریش سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں سفارت آپ کے متعلق تھی۔ جب قریش کے اپنے درمیان یا ان کے اور دوسروں کے درمیان لڑائی ہوتی، تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا کرتے تھے اور جب کبھی تفاخر نسب کے اظہار کی بات ہوتی، تو بھی آپ ہی کو روانہ کیا جاتا۔ آپ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد مشرف باسلام ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ انتالیس مردوں اور نو عورتوں کے بعد ایمان لائے ہیں اور بعض پینتالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد بیان کرتے ہیں۔ جب آپ اسلام لائے، تو مکہ میں اسلام ظاہر ہو گیا اور مسلمان بہت خوش ہوئے۔ آپ سابقین اوّلین اور عشرہ مبشرہ میں خلفاء راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے علماء اور زہاد سے شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پانچ سو انتالیس حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ سے حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی، حضرت طلحہ، سعد، ابن عوف، ابن مسعود، ابوذر، عمرو بن عبسہ، آپ کے بیٹے عبداللہ بن عباس، ابن زبیر، انس، ابو ہریرہ، عمرو بن عاص، ابوموسیٰ اشعری، براء بن عازب اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ گندمی تھا۔ آپ کے سر کے بال خود پہننے کی وجہ سے گر گئے تھے۔ قد آپ کا لمبا تھا۔ مجمع میں آپ کا سر دوسرے لوگوں کے سروں سے اونچا معلوم ہوتا تھا۔ دیکھنے میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کسی جانور پر سوار ہیں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حلیہ اس طرح بیان کیا ہے کہ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آخری عمر میں سر کے بال جھڑ گئے تھے اور بڑھاپے کے آثار ظاہر تھے۔ ابن رجا سے ابن عساکر نے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ طویل القامت اور موٹے بدن کے آدمی تھے۔ سر کے بال بہت زیادہ جھڑے ہوئے تھے۔ رنگ بہت گورا تھا جس میں سرخی جھلکتی تھی۔ آپ کے گال اندر کو دھنسے ہوئے تھے۔ مونچھوں کے کنارے کا حصہ بہت لمبا تھا اور ان کے اطراف میں سرخی تھی۔

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پانچ اولیات:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پانچ اولیات درج ذیل ہیں:

(۱) ماہ رمضان میں باجماعت نماز تراویح ادا کرنے کا باقاعدہ اجراء کرنا۔

(۲) شراب پینے والوں کو اسی کوڑوں کی سزا دینا۔

(۳) بیت المال کا قیام عمل میں لانا۔

(۴) ہجو اور مذمت کرنے والوں کو سزائیں دلوانا۔

(۵) تاریخ و سن ہجری کا اجراء کرنا۔

سوال نمبر 3..... درج ذیل کے جوابات تحریر کریں؟

۱- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یومیہ اور سالانہ وظیفہ کتنا تھا؟

۲- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال کب ہوا؟ آپ کی عمر کتنی تھی؟

۳- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال پر بیت المال میں کتنا سامان موجود تھا؟

۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

۵- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر خلافت پر کیا لکھا ہوا تھا؟

جوابات: (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یومیہ اور سالانہ وظیفہ:

ابن سعد عطاء بن سائب سے روایت کرتے ہیں' جب حضرت ابوبکر صدیق سے بیعت کی گئی تو صبح کے وقت چادریں کندھے پر ڈال کر بازار کی طرف گئے تاکہ اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کر سکیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس لائے تاکہ آپ کے لیے روزینہ مقرر کریں' انہوں نے آپ کے لیے مہاجرین سے ایک متوسط شخص کی سی خوراک اور جاڑے اور

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

گرمی کی پوشاک مقرر کی اور جب وہ کہنہ ہو جائے تو آپ انہیں واپس کر دیا کریں اور دوسری لے لیں۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے آدھی بکری اور ایک پوشاک مقرر کی۔

ابن سعد میمون سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو دو ہزار ان کی تنخواہ مقرر ہوئی مگر آپ نے کہا: اس سے زیادہ کرو کیونکہ میں عیالدار ہوں اور اب مجھے تم نے تجارت سے بھی روک دیا ہے۔ اس پر پانچ سو اور زیادہ کیے گئے۔

(۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے 6 ماہ بعد ۳ رمضان المبارک 11 ہجری میں انتقال فرمایا۔

(۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت موجود مال:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت بیت المال میں ایک حبشی غلام آب کش اونٹ اور ایک کہنہ چادر تھی اور فرمایا میرے وصال کے بعد یہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دینا۔

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھانے والے کا نام:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر کی عبارت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا: كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا . (نصیحت کے طور پر موت ہی کافی ہے)

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:-(الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟ ۱۰

(ب) تنافر حروف مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟ ۱۵

(ج) تعقید کی تعریف لکھیں نیز تعقید لفظی اور معنوی کی تعریف مع مثال لکھیں؟ ۹

سوال نمبر 2:-فوجب على طالب البلاغة

(الف) طالب بلاغت پر کن کن چیزوں کی معرفت فرض ہے؟ ۱۳

(ب) علم معانی کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ ۱۲

(ج) علم معانی کے آٹھ ابواب کے فقط نام لکھیں؟ ۸

سوال نمبر 3:-(الف) انشاء کی تعریف و مثال نیز اس کی دونوں اقسام کے نام لکھیں؟ ۱۱

وقد تخرج صيغ الأمر عن معناها الأصلي إلى معان أخر تفهم من سياق الكلام وقرائن الأحوال .

(ب) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز امر کے کوئی سے تین معانی مع مثال لکھیں؟ ۱۹

سوال نمبر 4:-وللتمنى أربع أدوات

(الف) أربع أدوات سے مراد کیا کیا ہیں؟ مع مثالیں لکھیں؟ ۸

والأصل في الخطاب أن يكون لمشاهد معين وقد يخاطب غير المشاهد إذا كان مستحضرا في القلب .

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز عبارت کی وضاحت مثال سے کریں؟ ۱۵

والفرق بين إن وإذا

(ج) "اِنْ" اور "اِذَا" کا فرق اور استعمال مع امثلہ واضح کریں؟ ۱۰

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

(ج) تعقید کی تعریف لکھیں، نیز تعقید لفظی اور معنوی کی تعریف مع مثال لکھیں؟

جواب: (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ:

۱- لغوی معنیٰ: فصاحت لغت میں بیان اور ظہور کی خبر دینا ہے۔

۲- اصطلاحی معنیٰ: اصطلاحی طور پر فصاحت مفرد، کلام اور متکلم کی صفت بنتی ہے۔

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات مع امثلہ:

۱- تنافر حروف: کلمہ میں ایسا وصف جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل ہو جائے اور کلمہ کی ادائیگی مشکل ہو جائے جیسے هُعْخُعَ۔

۲- مخالفت قیاس: مخالفت قیاس یہ ہے کہ کوئی کلمہ صرفی قانون کے مطابق نہ ہو جیسے اَجَلَلْ۔

۳- غرابت: یہ ہے کہ کلمہ کا معنیٰ ظاہر نہ ہو اور عام استعمال بھی نہ ہو جیسے افرنقع بمعنی انصرف۔

(ج) تعقید کی تعریف:

تعقید یہ ہے کہ کوئی کلام کسی خلل کی وجہ سے اپنی مراد پر ظاہر اً دلالت نہ کرے۔

اقسام تعقید:

تعقید کی دو اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- تعقید لفظی: یہ ہے کہ کلام میں ایسے اسباب پائے جائیں، جن کی وجہ سے مراد سمجھنا مشکل ہو جائے، مثلاً تقدیم و تاخیر، مبتداء و خبر کے درمیان فصل وغیرہ، جیسے

وَمَا مثله فی الناس الاممالجا ابوامه حی ابوه یقاربه

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

یہ شعر درحقیقت اس طرح تھا:

اوما مثله فی الناس حی یقاربه الا مملك ابو امه ابوه

۲-تعقید معنوی: یہ ہے کہ کلام میں ایسے لوازم بعیدہ استعمال کرنا جو کثیر واسطوں کے محتاج ہوں اور مقصود پر دلالت کرنے والے قرائن بھی پوشیدہ ہوں مثلاً

ساطلب بُعد الدار عنکم لتقربوا وتسکب عیناى الدموع لتجمدا

(میں عنقریب تم سے گھر کی دوری طلب کروں گا' تاکہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں خون کے آنسو بہاتی ہیں تاکہ وہ جم جائیں)

سوال نمبر2:-فوجب علی طالب البلاغة

(الف) طالب بلاغت پر کن کن چیزوں کی معرفت ضروری ہے؟

(ب) علم معانی کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟

(ج) علم معانی کے آٹھ ابواب کے فقط نام لکھیں؟

جواب: (الف) وہ اشیاء جن کی معرفت طالب بلاغت پر ضروری ہے:

وہ پانچ امور ہیں' جو درج ذیل ہیں:

(۱) علم لغت' (۲) علم صرف' (۳) علونحو' (۴) علم معانی' (۵) علم بیان۔

مزید دو چیزیں یہ بھی ہیں: (۱) ذوق سلیم' (۲) کلام عرب پر کثرت واقفیت۔

(ب) علم معانی کی تعریف اور مثال:

علم معانی وہ علم ہے' جس کے ذریعے لفظ عربی کے وہ احوال پہچانے جائیں' جن کی وجہ سے لفظ مقتضی حال کے مطابق ہو جائے مثلاً ارشاد ربانی ہے:

وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ○ "اور ہم نہیں جانتے کہ ان کے ساتھ زمین میں شر کا ارادہ کیا گیا یا ان کے پروردگار نے ان کے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔" پس بیشک "اَمْ" سے ماقبل کلام کی صورت "اَمْ" کے مابعد کلام کی صورت سے مختلف ہے' کیونکہ پہلی صورت میں ارادہ کا فعل مجہول "اُرِیْدُ" استعمال ہوا ہے۔

(ج) علم معانی کے آٹھ ابواب کے نام:

علم معانی کے کل آٹھ ابواب ہیں' جن کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) احوال اسنادی' (۲) احوال مسند الیہ' (۳) احوال مسند' (۴) احوال متعلقات فعل' (۵) قصر

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۶) انشاء (۷) فصل و وصل (۸) ایجاز اطناب اور مساوات۔

سوال نمبر 3:-(الف) انشاء کی تعریف و مثال نیز اس کی دونوں اقسام کے نام لکھیں؟

وَقَدْ تُخْرَجُ صِيَغُ الْأَمْرِ عَنْ مَعْنَاهَا الْأَصْلِي إِلَى مَعَانٍ أُخَرَ تُفْهَمُ مِنْ سِيَاقِ الْكَلَامِ وَقَرَائِنِ الْأَحْوَالِ .

(ب) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز امر کے کوئی سے تین معانی مع مثال لکھیں؟

جواب: (الف) انشاء کی تعریف و مثال نیز ان کی اقسام:

انشاء کی تعریف و مثال:

انشاء وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو یہ (سچا یا جھوٹا) کہنا درست نہ ہو جیسے سَافِرْ يَا مُحَمَّدُ! اے محمد! تو سفر کر۔ اِقْمْ يَا عَلِيُّ! اے علی! تو کھڑا ہو!

انشاء کی دو اقسام کے نام:

انشاء کی دو اقسام کے نام درج ذیل ہیں:

(i) انشاء طلبی (ii) انشاء غیر طلبی۔

(ب) عبارت پر اعراب اور ترجمہ:

اور کبھی امر کے صیغے دوسرے معانی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جن کو سیاق کلام اور قرائن سے سمجھا جاتا ہے۔

امر کے تین معانی مع امثلہ:

۱- دعا کے معنیٰ میں جیسے "اے اللہ! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں۔"

۲- التماس کے معنیٰ میں جب تو اپنے برابر کے آدمی کو کہے: تو مجھے کتاب دے۔

۳- تمنا کے لیے جیسے اے (ہجر کی) لمبی رات تو صبح بن کر روشن ہو جا لیکن صبح بھی تجھ سے بہتر اور افضل نہیں ہے۔

سوال نمبر 4:-وللتمنی أربع أدوات

(الف) أربع أدوات سے مراد کیا کیا ہیں؟ مع مثالیں لکھیں؟

وَالْأَصْلُ فِي الْخِطَابِ أَنْ يَكُوْنَ لِمُشَاهِدٍ مُعَيَّنٍ وَقَدْ يُخَاطَبُ غَيْرُ الْمُشَاهِدِ إِذَا كَانَ مُسْتَحْضَرًا فِي الْقَلْبِ .

(ب) اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز عبارت کی وضاحت مثال سے کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

والفرق بين إن وإذا

(ج) "اِنْ" اور "اِذَا" کا فرق اور استعمال مع امثلہ واضح کریں؟

جواب: (الف) اربع ادوات سے مراد مع امثلہ:

تمنی کے چار ادوات ہیں، جن میں سے ایک اصلی ہے، وہ لَیْتَ ہے، مثلاً لَیْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسَيْنِ غَائِبَةٌ ۔ باقی تین غیر اصلی ہیں، وہ مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۲) هَلْ: جیسے فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا ۔ کاش! ہماری سفارش کرنے والا کوئی ہوتا، تو وہ ہماری سفارش کرتا۔

(۳) لو: جیسے فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، کاش ہمیں دنیا میں دوبارہ آنا نصیب ہوتا، تو ہم ایمان لے آتے۔

(۴) لعل: جیسے شاعر کا شعر ہے:

اَلَيْرَبَ الْقِطَاهَلْ مَنْ يُعِيْرُ جَنَاحَهٗ لَعَلِّيْ اِلٰى مَنْ قَدْ هَوِيْتُ اَطِيْرُ

اے قطا نامی پرندوں کی جماعت کیا کوئی ہے، جو اپنے پر مجھے عاریۃً دے دے کاش میں اپنے محبوب کے پاس اڑ کر جاؤں۔

(ب) عبارت پر اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور خطاب میں اصل یہ ہے کہ مشاہد معین کے لیے ہو، اور کبھی خطاب غیر مشاہد کے لیے بھی ہوتا ہے، جبکہ وہ دل میں حاضر سمجھ لیا جائے۔

مثال: ارشاد ربانی ہے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ یعنی ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔

(ج) "اِنْ" اور "اِذَا" کا فرق اور استعمال مع امثلہ:

"اِنْ" اور "اِذَا" دونوں مستقبل کی شرط کے لیے آتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "اِنْ" کے ساتھ شرط کا واقع ہونا اصلاً غیر یقینی ہے، اور "اِذَا" کے ساتھ شرط کا واقع ہونا یقینی ہے۔ اسی وجہ سے فعل ماضی کے ساتھ "اِذَا" کا استعمال بکثرت ہوتا ہے جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور کامیابی آئے گی۔ گویا شرط بالفعل واقع ہو چکی ہے برخلاف "اِنْ" کے۔ لہٰذا جب تو نے یوں کہا "اگر میں اپنی بیماری سے شفایاب ہو جاؤں، تو ایک ہزار دینار صدقہ کروں گا۔" تو گویا کہ تجھے شفایابی میں شک ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے-سال اوّل)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل.....قرآن مجید

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل آیات میں سے چار (4) کا اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰×۴=۴۰

(۱) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۭ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ

(۲) يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝

(۳) اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(۴) اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(۵) فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

(۶) وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(ب) درج ذیل میں سے دس (10) الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۰

وَجِلَتْ، فَوْقَ الْاَعْنَاقِ، لَا تَنَازَعُوْا، فَسِيْحُوْا، لَا يَرْكَبُوْا، اِلَّآ اَنَا قُلْتُمْ، شَفَا، غِنْتُمْ، اَلسَّائِحُوْنَ، لَمْ يَلْبَثُوْا، مَا يَعْزُبُ، يَسْتَغْشُوْنَ

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

دوسرا حصہ.....ریاض الصالحین

سوال نمبر 2:- درج ذیل احادیث میں سے پانچ پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۸×۵=۴۰

(۱) وعن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم أشد حیاء من العذراء فی خدرها فاذا رأی شیئا یکرهه عرفناه فی وجهه .

(۲) وعن عبدالله بن یزید الخطمی الصحابی رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا أراد أن یودع الجیش قال استودع الله دینکم وأمانتکم وخواتیم أعمالکم .

(۳) وعن کعب بن مالك رضی الله عنه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یأکل بثلاث أصابع فإذا فرغ لعقها .

(۴) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن الله یحب أن یری أثر نعمته علی عبده .

(۵) وعن أنس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم کان إذا تکلم بکلمة أعادها ثلاثا حتی تفهم عنه وإذا أتی علی قوم فسلم علیهم ثلاثا .

(۶) وعن عائشة رضی الله عنها أن النبی صلی الله علیه وسلم کان یعود بعض أهله یمسح بیده الیمنی ویقول اللّٰهم رب الناس أذهب البأس واشف أنت الشافی لاشفاء إلاشفاء ك شفاء لایغادر سقما .

(۷) وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال کان النبی صلی الله علیه وسلم وجیوشه إذا علوا الثنایا کبروا وإذا هبطوا سبحوا .

سوال نمبر 3:- درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۰

بضع، شعبة، تبکین، جائزة، عقبة، یردف، کآبة المنظر

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2022

پہلا پرچہ: قرآن وحدیث

حصہ اوّل: قرآن پاک

سوال نمبر 1:- (الف) درج ذیل آیات کا اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ

(۲) يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝

(۳) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۚ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(۴) اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۚ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(۵) فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

(۶) وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(ب) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

وَجِلَتْ، فَوْقَ الْاَعْنَاقِ، لَا تَنَازَعُوْا، فَسِيْحُوْا، لَا يَرْكَبُوْا، اِلَّا اَنْ قُلْتُمْ، شَفَا، عَنِتُّمْ، اَلسَّائِحُوْنَ، لَمْ يَلْبَثُوْا، مَا يَعْزُبُ، يَسْتَغْشُوْنَ

جواب: (الف) آیات مبارکہ کا اُردو ترجمہ:

(۱) اور تیار کر رکھو ان کے لیے جتنی قوت تم سے بن سکے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو اور ہیبت بٹھاؤ اس سے ان کے دلوں میں جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں۔ ان کے علاوہ دوسروں کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے۔

(۲) منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی ایسی سورت اترے جو ان کے دلوں کی چھپی چیز جتا دے، تم

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فرماؤ ہنستے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے۔

(۳) توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے روزے رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور خوشخبری ہے مومنین کے لیے۔

(۴) سنو! وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں تاکہ اللہ سے پردہ کریں سنو! جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے بدن ڈھانپ لیتے ہیں اللہ جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک وہ دلوں کی باتوں سے واقف ہے۔

(۵) پس وہ جو اپنے رب کی طرف لوٹے بولے! اے ہمارے باپ ہم سے غلہ روک لیا گیا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ غلہ لائیں اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے۔

(۶) اور وہ وہی ہے جس نے مسخر کیا تمہارے لیے دریا کو کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور تو اس میں کشتیاں دیکھے پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں شکر گزار ہو جاؤ۔

(ب) الفاظ کے معانی:

وَجِلَتْ (اور ڈر جائے) فَوْقَ الْاَعْنَاقِ (گردنوں کے اوپر)

لَا تَنَازَعُوْا (تم جھگڑا نہ کرو) فَسِيْحُوْا (پس سیر کرو تم)

لَا يَرْكَبُوْا (وہ سوار نہ ہوں) اِلَّا (مگر)

اثا قلتم (تم نے بوجھ اٹھایا) شفا (کنارہ)

اَلسَّائِحُوْنَ (روزہ رکھنے والے) لَمْ يَلْبَثُوْا (وہ نہ ٹھہرے)

مَا يَعْزُبُ (غائب نہیں) يَسْتَغْشُوْنَ (وہ ڈھانپ لیتے ہیں)

حصہ دوم.....حدیث

سوال نمبر 2:- درج ذیل احادیث پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهِ.

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخِطْمِي الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ.

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۳) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا .

(۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ .

(۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا .

(۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ بَعْضَ أَهْلِهٖ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اِذْهَبِ الْبَاسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا .

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوْشُهٗ إِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا وَإِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا .

جواب: ترجمۃ الاحادیث المبارکہ:

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حیاء کرنے والے کنواری لڑکی سے بھی۔ پس جب آپ کوئی مکروہ شئی دیکھتے تو ہم اس کے اثرات آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن یزید خطمی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ارادہ فرماتے کسی لشکر کو الوداع کرنے کا تو یہ فرماتے کہ "میں اللہ کے سپرد کرتا تمہارے دین کی امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمے کو"۔

(۳) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین انگلیوں سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے۔

(۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے"۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کلام فرماتے تو آپ اسے تین مرتبہ دہراتے حتیٰ کہ اسے سمجھ لیا جاتا۔ اور جب کسی قوم کے ہاں تشریف لے جاتے تو انہیں تین بار سلام فرماتے تھے۔

(۶) حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام اپنے بعض اہل

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وعیال کی عیادت فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ مبارک ان پر ملتے اور فرماتے "اے لوگوں کے رب! تو دور کر دے تکلیف کو اور شفا دے دے تیری شفاء ہی شفا ہے۔ تو ایسی شفاء عطا فرما کہ اس کے بعد کوئی بیماری نہ ہو"۔

(۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا لشکر کسی پہاڑ پر چڑھتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے (یعنی اللہ کی پاکی بیان کرتے)

سوال نمبر 3:- درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

بضع، شعبة، تبکین، جائزة، عقبة، یردف، کآبة المنظر

الفاظ کے معانی:

بضع (کچھ)، شعبة (حصے)

تبکین (رلاتی ہو)، جائزة (تین دن ورات والا مہمان)

عقبة (پیچھے)، یردف (وہ پیچھے بیٹھا)

کآبة المنظر (تکلیف دہ منظر)

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے-سال اوّل)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے صرف دو دو سوال حل کریں۔

حصہ اول.....فقہ

سوال نمبر 1:- البيع ينعقد بالإيجاب والقبول إذا كانا بلفظ الماضي وإذا أوجب أحد المتعاقدين البيع فالآخر بالخيار إن شاء قبل في المجلس وإن شاء رده فأيهما قام من المجلس قبل القبول بطل الإيجاب .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) خیار شرط، خیار رؤیت، خیار عیب میں سے دو کی تعریف، حکم اور مدت لکھیں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 2:- درج ذیل اصطلاحات میں سے صرف پانچ کی تعریفات واحکام سپردِ قلم کریں؟ (۲۵=۵×۵)

بيع مزابنه، بيع ملامسه، بيع الحصاة، بيع منابذه، سوم على سوم غيره، تلقي الجلب، بيع الحاضر للبادي

سوال نمبر 3:- والضرب الثاني شركة العقود وهي على اربعة اوجه .

(الف) شرکت عقود اور اس کی اقسام اربعہ کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۱۵=۳×۵)

(ب) مزارعت کے جواز اور عدم جواز کے متعلق ائمہ احناف کا موقف لکھیں؟ (۱۰)

حصہ دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- فالخاص لفظ وضع لمعنى معلوم أو لمسمى معلوم على الانفراد كقولنا في تخصيص الفرد زيد .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۱۰+۵=۱۵)

(ب) عام کا حکم اور اس پر کوئی ایک تفریع مع مثال بیان کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 5:- (الف) عبارۃ النص، اشارۃ النص اور اقتضاء النص میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال لکھیں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) لفظ کے حقیقی معانی چھوڑنے کے صرف دو مقام مع مثالیں تحریر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 6:- فصل فی طریق الاستعارة اعلم أن الاستعارة فی أحكام الشرع مطردة بطريقين الخ .

(الف) استعارۃ کی تعریف لکھیں نیز اس کے دونوں طریقوں کی وضاحت کریں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) حقیقت اور مجاز کی تعریف تحریر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2022

دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:- اَلْبَيْعُ يَنْعَقِدُ بِالْإِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ إِذَا كَانَا بِلَفْظِ الْمَاضِيْ وَإِذَا أَوْجَبَ أَحَدُ الْمُتَعَاقِدَيْنِ الْبَيْعَ فَالْآخَرُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَبِلَ فِي الْمَجْلِسِ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهُ فَأَيُّهُمَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ قَبْلَ الْقَبُوْلِ بَطَلَ الْإِيْجَابُ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خیار شرط، خیار رؤیت، خیار عیب میں سے دو کی تعریف، حکم اور مدت لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب وترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے ہیں ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

''منعقد ہو جاتی ہے بیع ایجاب وقبول کے ساتھ جب ہو وہ دونوں لفظِ ماضی سے۔ جب واجب کیا متعاقدین میں سے ایک نے بیع کو پس دوسرا اختیار پر ہے اگر چاہے تو قبول کر لے مجلس میں اور اگر چاہے تو اسے ردّ کر دے۔ پس ان میں سے جو بھی مجلس سے کھڑا ہو گیا قبول سے پہلے، تو ایجاب باطل ہو جائے گا''۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) اصطلاحات کی تعریفیں:

خیارِ شرط کی تعریف: ایسا خیار جس سے عقد منعقد تو ہو جاتا ہے لیکن حکمِ بیع موقوف رہتا ہے۔

حکم: خیارِ شرط جائز ہے۔ مدت: تین دن تک اس کی مدت ہے۔

خیارِ رؤیت کی تعریف: وہ خیار جس میں بیع منعقد ہو جاتی ہے اور حکم بھی ثابت ہو جاتا ہے مگر غیر تام اور نامکمل۔

حکم اور مدت: بیع جائز ہے خیارِ رؤیت کے ساتھ۔ شرعاً اس کی مدت مقرر نہیں' یہ اختیار عیب دیکھنے پر ہے۔ جب بھی مبیعہ کے عیب پر مطلع ہو تو اسے نافذ کرنے یا رد کرنے کا اختیار ہے۔

خیارِ عیب کی تعریف: مبیعہ میں موجود عیب پر مشتری واقف نہ تھا۔ اس صورت میں عقد تو ہو جائے گا لیکن عیب پر مطلع ہونے کے وقت مشتری کو اختیار ہے' چاہے تو بیع نافذ رکھے چاہے تو رد کر دے۔

حکم اور مدت: جب مشتری عیب پر واقف ہو تو اس کو بیع نافذ کرنے اور فسخ کرنے دونوں کا اختیار ہے اور اس کا بھی کوئی خاص وقت اور مدت مقرر نہیں بلکہ یہ اختیار مبیعہ میں عیب دیکھنے پر ہے۔ البتہ عیب دیکھنے کے بعد فوراً چاہے تو قبول کر لے چاہے تو فسخ کر دے۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات واحکام سپردِ قلم کریں؟

بیع مزابنہ' بیع ملامسہ' بیع الحصاۃ' بیع منابذہ' سوم علی سوم غیرہ' تلقی الحلب' بیع الحاضر للبادی

جواب: تعریفاتِ اصطلاحات:

مزابنہ کی تعریف وحکم: کھجور پر لگے پھل کی کٹے ہوئے کھجور کے پھل سے بیع کرنا۔ ایسی بیع منع ہے جائز نہیں۔

ملامسہ کی تعریف وحکم: بائع ومشتری کسی چیز پر بھاؤ اور ریٹ لگائیں۔ جب مشتری اس کو چھو لے تو بیع لازم ہو جاتی ہے۔ ایسی بیع بھی جائز نہیں ہے۔

حصاۃ کی تعریف وحکم: حصاۃ کا معنی ہے کنکری پھینکنا۔ جس کی صورت یہ ہے کہ متعاقدین کے درمیان مختلف اشیاء کا ایک ہی بھاؤ اور قیمت مقرر ہو جاتی ہے۔ اب مشتری جس پر کنکری پھینکے اس کی بیع لازم۔ یہ بیع بھی منع ہے۔ نبی علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے۔

منابذہ کی تعریف اور حکم: منابذہ یہ ہے کہ متعاقدین میں ہر ایک اپنے کپڑے کو دوسرے کی طرف پھینکے اور ان میں کوئی بھی اپنے صاحب کے کپڑے کو نہ دیکھے۔ اس طرح کرنے کو بیع منابذہ کہتے ہیں۔ ایسی بیع بھی منع ہے۔

سوم علی سوم غیرہ کی تعریف وحکم: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے کوئی چیز خریدی اور اس کا بھاؤ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اور قیمت لگائی اور دوسرا آدمی اس کے قیمت پر قیمت لگادے۔ایسا کرنا بھی جائز نہیں کہ نبی علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا۔

تلقی الجلب کی تعریف وحکم: تاجروں کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی ان سے اشیاء خرید لینا اور پھر شہر میں آکر اپنی من مانی قیمت سے اشیاء کو فروخت کرنا۔ایسی بیع کرنا بھی منع ہے کہ اس سے شہریوں کا نقصان ہوتا ہے۔اگر اہل شہر کو کوئی نقصان نہ ہوتا ہو تو جائز ہے۔

بیع الحاضر للبادی کی تعریف وحکم: غلہ ایک شخص کا ہو اور شہر والوں پر قحط ہو اور وہ اہل شہر کو سستے داموں نہیں بیچتا بلکہ اہل بادیہ کو مہنگے داموں فروخت کرتا ہے' تو اسے بیع الحاضر للبادی کہتے ہیں۔یہ بھی منع ہے' کیونکہ نبی علیہ السلام نے بیع الحاضر للبادی سے منع فرمایا۔اس سے شہر والوں کا نقصان ہے۔یہ ممانعت تب ہے جب اہل شہر قحط میں ہوں اور انہیں نقصان ہو ورنہ نہیں۔

سوال نمبر 3:-والضرب الثانی شرکة العقود وهی علی اربعة اوجه .

(الف) شرکت عقود اور اس کی اقسام اربعہ کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) مزارعت کے جواز اور عدم جواز کے متعلق ائمہ احناف کا موقف لکھیں؟

جواب: (الف) شرکت عقود کی تعریف:

شرکت عقود یہ ہے کہ دو شریکوں میں سے ایک کہے کہ "میں نے تجھ سے اس اس بات پر شراکت کی" اور دوسرا کہے مجھے قبول ہے۔تو اسے شرکت فی العقود کہتے ہیں۔

اقسام اربعہ کی تعریفات:

شرکت مفاوضۃ: یہ ہے کہ دو آدمی شراکت کریں کہ وہ مال' تصرف اور دین میں مساوی ہوں گے یعنی ان کا مال' تصرف کرنے کا اختیار اور دونوں کا دین ایک ہو۔

شرکتِ عنان کی تعریف: شرکتِ عنان یہ ہے کہ دو آدمی کسی خاص نوع کی تجارت یا ہر طرح کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن نہ ہو' صرف آپس میں دونوں شریک ایک دوسرے کے وکیل ہوں۔

شرکت صنائع کی تعریف: شرکت صنائع یہ ہے کہ دو کاریگر لوگوں سے کام لائیں اور شرکت میں کام اور مزدوری کو آپس میں تقسیم کرلیں۔

شرکت وجوہ کی تعریف: شرکت وجوہ یہ ہے کہ دو آدمی بغیر مال کے عقدِ شرکت کریں کہ کسرِ نفسی سے بچنے اور عزت بحال رہنے کی خاطر دکانداروں سے ادھار چیزیں لے کر انہیں بیچ کر دکانداروں کو ان کا قرض واپس کر کے نفع آپس میں تقسیم کرلیں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) مزارعت کے جواز اور عدم جواز پر احناف کا موقف:

مزارعت کی بابت مختلف احادیث مبارکہ وارد ہیں۔ بعض ائمہ کے نزدیک مزارعت جائز ہے اور بعض کے نزدیک جائز نہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مزارعت جائز نہیں جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ عنہما کے نزدیک جائز ہے۔ فتویٰ امام ابو یوسف اور امام محمد کے قول پر ہے کہ جائز ہے۔

حصہ دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- فَالْخَاصُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مَعْلُوْمٍ أَوْ لِمُسَمًّى مَعْلُوْمٍ عَلَى الْإِنْفِرَادِ كَقَوْلِنَا فِيْ تَخْصِيْصِ الْفَرْدِ زَيْدٌ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) عام کا حکم اور اس پر کوئی ایک تفریع مع مثال بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے ہیں ترجمہ درج ذیل ہے:

"پس خاص وہ لفظ ہے جو معنی معلوم یا مسمیٰ معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو انفرادی طور پر جیسے ہمارا قول تخصیص فرد میں "زَیْدٌ"

(ب) عام کا حکم اور تفریع:

عام کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم عام مخصوص عنہ البعض ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ تمام کے نزدیک ظنی ہے۔ دوسری قسم عام غیر مخصوص عنہ البعض ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ تمام کے نزدیک قطعی ہے۔ اس کے معنی پر اعتقاد اور عمل واجب و فرض ہے۔ ان کا منکر کافر ہے۔

تیسری قسم وہ ہے کہ جہاں اس کے عموم کی بقایا تخصیص پر کوئی دلیل و قرینہ موجود نہ ہو۔ اس کے حکم میں اختلاف ہے۔ عند الاحناف اس کا حکم قطعی ہے اور دیگر کے نزدیک اس کا حکم ظنی ہے۔

تفریع:

ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا" الآیۃ

اللہ تعالیٰ کے قول "بِمَا كَسَبَا" میں مَا عام ہے جو ہر چوری کو شامل ہے۔ اس کی سزا قطع ید ہے۔ پس اگر چوری شدہ سامان چور سے تلف ہو جائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، مال کی ضمانت نہ ہوگی کہ قطع ید ہی اس کی سزا ہے۔ ضمان کی صورت میں یہ تمام عمل کی سزا نہیں بنتی بلکہ دونوں سزاؤں کا مجموعہ سزا قرار پائے گا اور یہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

عمومِ قرآن کے خلاف ہے۔ عمومِ کلمہ مَـــا پر دلیل امام محمد کا قول ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: اگر کوئی اپنی لونڈی سے کہے کہ ''جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے اگر وہ لڑکا ہوا تو تو آزاد ہے'' اب اس نے لڑکا ولڑکی دونوں کو جنم دے دیا' تو وہ آزاد نہ ہوگی' کیونکہ لفظ مَا اس بات کا مقتضی ہے کہ تمام کا تمام حمل لڑکے پر مشتمل ہو۔ پس ثابت ہوا کہ مَا عموم کے لیے آتا ہے۔

سوال نمبر 5:- (الف) عبارۃ النص' اشارۃ النص اور اقتضاء النص میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال لکھیں؟

(ب) لفظ کے حقیقی معانی چھوڑنے کے صرف دو مقام مع مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارۃ النص کی تعریف: جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو۔

اشارۃ النص کی تعریف: وہ کہ جس سے ثابت ہونے والا حکم نظمِ نص سے ہوتا ہے اور تقدیرِ عبارت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن نظمِ نص سے ثابت ہونے والا حکم من کل الوجوہ ظاہر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے لیے عبارت کو چلایا جاتا ہے۔

دونوں کی مثال: کے لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ'' یہ آیت مالِ غنیمت کے حقداروں کے لیے چلائی گئی ہے۔ لہٰذا یہ اس بارے میں عبارۃ النص ہے لیکن چونکہ اشارۃً مہاجرین کا فقر بھی ثابت ہو رہا ہے' تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کافر مالِ مسلم پر غلبہ پالے تو وہ غلبہ کافر کے لیے ثبوتِ ملک کا سبب ہوگا' کیونکہ مال اگر ملکِ مسلم میں رہے تو ان کا فقر ثابت نہ ہوگا۔ لہٰذا ملکِ کافر کا ثبوت مذکورہ مثال میں اشارۃ النص ہے۔

اقتضاء النص کی تعریف و مثال: وہ حکم جو بہ تقاضاءِ نص ثابت ہو یعنی اقتضاء النص سے ثابت ہونے والا حکم عبارۃ النص پر اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے بغیر عبارۃ النص کا مفہوم ثابت نہ ہوگا جیسے اگر کوئی آدمی اپنی زوجہ سے کہے: ''تو طلاق والی ہے'' یعنی اَنْتِ طَالِقٌ ۔ اب لفظ طالق عورت کی صفت بنتا ہے اور صفت مصدر کا تقاضا کرتی ہے۔ لہٰذا طالق میں مصدر یعنی ''طلاق'' اقتضاء کے طور پر موجود ہے۔

(ب) معنی حقیقی چھوڑنے کے مقام:

(۱) عرف عام کی دلالت' (۲) من جانب المتکلم دلالت۔

اوّل کی مثال: اگر کسی نے سر نہ کھانے کی قسم اٹھائی' تو اطلاق اس سر پر ہوگا جو عرف عام میں مشہور ہے مثلاً بکری کا سر۔ اب اگر اس نے چڑیا یا کبوتر کا سر کھالیا تو حانث نہ ہوگا' کیونکہ باعتبارِ عرف لفظِ رأس کا حقیقی معنیٰ یہاں متروک ہے۔

دوم کی مثال: متکلم کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی کلام کا حقیقی معنی مراد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جیسے کسی مسافر نے کسی جگہ اترتے ہوئے کسی شخص کو گوشت خریدنے کے لیے کہا' مگر چونکہ وہ حالت

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سفر میں ہے پکانے کا انتظام نہیں۔ لہٰذا حالتِ مسافر کو دیکھ کر یہاں پکا ہوا گوشت ہی مراد لیا جا سکتا ہے کچا نہیں۔ لہٰذا یہاں بھی گوشت کا حقیقی معنی متروک ہے۔

سوال نمبر 6:- فصل فی طریق الاستعارة اعلم أن الاستعارة فی أحکام الشرع مطردة بطریقین الخ .

(الف) استعارۃ کی تعریف لکھیں نیز اس کے دونوں طریقوں کی وضاحت کریں؟

(ب) حقیقت اور مجاز کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: (الف) تعریفِ استعارہ: لفظ کو ماوضع لہ کے غیر میں استعمال کرنا استعارہ کہلاتا ہے۔

دونوں طریقوں کی وضاحت:

پہلا طریقہ: یہ کہ علت اور حکم کے درمیان اتصال موجود ہو جیسے اگر کوئی کہتا ہے کہ اگر میں غلام کا مالک بنوں تو وہ آزاد ہے۔ اب وہ نصف غلام کا مالک بن جاتا ہے اور اسے فروخت کر دیتا ہے۔ پھر دوسرے نصف کا مالک بن جاتا ہے تو وہ آزاد نہ ہوگا' کیونکہ غلام اس کی ملکیت میں اجتماعی طور پر نہیں آیا۔ اگر وہ کہتا ہے کہ اگر میں غلام خریدوں تو وہ آزاد ہے۔ پھر وہ نصف غلام خرید کر آزاد کر دیتا ہے پھر دوسرا نصف خریدتا ہے تو اب دوسرا نصف آزاد ہو جائے گا۔ اب یہاں اگر ملک سے خریدنا مراد لیتا ہے یا خریدنے کا لفظ بول کر ملک مراد لیتا ہے تو مجازاً اس کی نیت درست ہوگی۔ کہ خریدنا ملک کی علت ہے اور ملک اس کا حکم۔ لہٰذا دونوں طرفوں سے استعارہ درست ہوگا۔

دوسرا طریقہ: یہ کہ مخصوص سبب اور حکم درمیان اتصال موجود ہو جیسے کوئی شخص اپنی زوجہ سے کہے "اَنْتِ حُرَّةٌ" اور نیت طلاق کی کرے تو اس کا قول درست ہوگا' کیونکہ اس صورت میں آزادی ملک بضعہ کے زوال کا سبب ہوگی مگر ملک رقبہ کے زوال کے سبب سے۔ پس اس کا قول ملک بضعہ کے زوال کا سبب محض بنے گا۔ پس جائز ہے کہ لفظ تحریر بول کر اس سے طلاق مراد لے' جو زوالِ ملکِ بضعہ کا سبب بنتی ہے اور ملکیت کو زائل کرتی ہے۔

(ب) تعریفِ حقیقت: لفظ اس کے معنیٰ وضعی میں استعمال کرنا جیسے لفظ اسد کو حیوانِ مفترس کے لیے استعمال کرنا۔

تعریفِ مجاز: لفظ غیر ماوضع لہ میں استعمال کرنا جیسے لفظ اسد کو رجل شجاع کے لیے استعمال کرنا۔

☆☆☆

H_14_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے-سال اوّل)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

تیسرا پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- وأرسلها العراك ومررت به وحده ونحوه متاول .

(الف) مذکورہ بالا عبارت سوال مقدر کا جواب ہے سوال و جواب کی وضاحت کریں؟ ۱۵

(ب) اگر فواحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا کیوں ضروری ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- (الف) اسباب منع صرف کتنے اور کون سے ہیں؟ کافیہ میں موجود شعر لکھنا نہ بھولیں۔ ۱۵

(ب) عدل تحقیقی اور تقدیری کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل میں سے پانچ کی جامع مانع تعریف سپرد قلم کریں؟ ۱۵

کلمہ، حال، تمیز، مبتدا ثانی، مجرور، مضاف الیہ، وصف

(ب) حصول کلام کے عقلی احتمال کتنے ہیں مفصلاً تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 4:- التحذير وهو معمول بتقدير اتق تحذير اما بعله أو ذكر المحذر منه مكررا .

(الف) عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ و تشریح سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ب) ما أضمر عامله على شريطة التفسير سے کیا مراد ہے؟ نیز تحذیر کی صورت میں عامل کو حذف کرنا کیوں ضروری ہے؟ ۱۵

سوال نمبر 5:- (الف) عامل اور اعراب میں سے ہر ایک کی تعریف لکھیں؟ ۱۰

(ب) جمع مکسر منصرف، جمع مذکر سالم اور تثنیہ کے اعراب کو مفصلاً تحریر کریں؟ ۱۵

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2022

تیسرا پرچہ: نحو

سوال نمبر 1:- وارسلها العراك ومررت به وحده ونحوه متأول .

(الف) مذکورہ بالا عبارت سوال مقدر کا جواب ہے سوال و جواب کی وضاحت کریں؟

(ب) اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا کیوں ضروری ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) سوال و جواب کی وضاحت:

قاعدہ بیان ہوا تھا کہ حال کی شرط یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو جبکہ العراک اور وحدہ حال تو ہیں لیکن معرفہ ہیں نکرہ نہیں۔ بیان کردہ قاعدہ ان مثالوں سے ٹوٹ گیا؟

تو یہاں سے ماتن جواب دے رہے کہ مذکورہ مثالیں تاویل شدہ ہیں یعنی العراک حال نہیں بلکہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے اصل عبارت یوں ہے: تعترك العراك ۔ اسی طرح وحدہ متوحدۃً کے معنی میں ہے اور متوحدۃ نکرہ ہے معرفہ نہیں۔ بعض نے یوں کہا کہ العراک میں الف لام زائدہ ہے تعریف کا نہیں۔ لہٰذا وہ بھی نکرہ ہی ہے۔

(ب) تقدیم حال کا ضروری ہونا:

ذوالحال اگر نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا اس لیے ضروری ہے تاکہ حالت نصب میں حال کا صفت کے ساتھ التباس لازم نہ آئے جیسے رَأَيْتُ رَجُلًا رَاكِبًا میں حال کو مقدم کرنا واجب ہے۔ جن صورتوں میں التباس لازم نہیں آتا وہاں بھی مقدم کرنا واجب اطراداً للباب ۔

سوال نمبر 2:- (الف) اسباب منع صرف کتنے اور کون سے ہیں؟ کافیہ میں موجود شعر لکھنا بھولیں۔

(ب) عدل تحقیقی اور تقدیری کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) منع صرف کے اسباب:

غیر منصرف کے نو اسباب ہیں جو درج ذیل شعر میں مذکور ہیں:

عدل ووصف وتانيث ومعرفة ... وعجمه ثم جمع ثم تركيب

والنون زائدة من قبلها الف ... ووزن الفعل وهذا القول تقريب

(ب) عدل تحقیقی کی تعریف:

جب اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ کی طرف خروج کرے اور اس خروج پر غیر منصرف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کے علاوہ کوئی دلیل موجود ہو اسے عدل تحقیقی کہتے ہیں جیسے ثُلٰثٌ، مَثْلَثٌ۔

عدل تقدیری کی تعریف:

اسم اپنے اصلی صیغہ کو چھوڑ کر دوسرے صیغہ کی طرف خروج کرے۔ اس خروج پر غیر منصرف ہونا ہی دلیل ہو تو عدل تقدیری کہلاتا ہے جیسے عُمَرُ۔

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل کی جامع مانع تعریف سپرد قلم کریں؟

کلمہ، حال، تمیز، مبتدا ثانی، مجرور، مضاف الیہ، وصف

(ب) حصول کلام کے عقلی احتمال کتنے ہیں مفصلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) تعریفات اصطلاحات:

کلمہ کی تعریف: وہ لفظ جو معنیٰ مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

حال کی تعریف: وہ اسم نکرہ جو فاعل یا مفعول بہ کی حالت کو بیان کرے۔

تمیز کی تعریف: وہ اسم جو ابہام کو دور کرے۔

مبتدا ثانی کی تعریف: وہ صیغہ صفت جو حرف نفی یا الف استفہام کے بعد واقع ہو اور مابعد اسم ظاہر کو رفع دے۔

مجرور کی تعریف: وہ اسم جو مضاف کی علامت پر مشتمل ہو۔

مضاف الیہ: جس کی طرف کوئی شئی حرف جر کے واسطے سے منسوب کی جائے، مضاف الیہ کہلاتا ہے۔

وصف کی تعریف: وہ اسم جو ذاتِ مبہم پر دلالت کرے۔

(ب) کلام حاصل ہونے کے عقلی احتمال:

عقلی طور پر حصول کلام کے کل دو احتمال ہیں:

(۱) دو اسموں سے۔ (۲) اسم اور فعل سے۔

دلیل: کلام کے لیے اسناد کا ہونا ضروری ہے اور اسناد صرف انہی دو صورتوں میں پایا جاتا ہے، کسی اور میں نہیں۔

سوال نمبر 4:- اَلتَّحْذِيْرُ وَهُوَ مَعْمُوْلٌ بِتَقْدِيْرِ اِتَّقِ تَحْذِيْرًا مِمَّا بَعْدَهٗ أَوْ ذُكِرَ الْمُحَذَّرُ مِنْهُ مُكَرَّرًا .

(الف) عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ و تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) ما أضمر عامله على شريطة التفسير سے کیا مراد ہے؟ نیز تحذیر کی صورت میں عامل

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کو حذف کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں ترجمہ ملاحظہ کریں:

''تحذیر وہ اسم ہے جو اِتَّقِ مقدر کا معمول ہے اپنے مابعد سے ڈرانے کے لیے یا محذر منہ کو مکرر ذکر کیا گیا ہو''۔ اس عبارت میں ماتن تحذیر کی تعریف کر رہے ہیں۔

(ب) ما اضمر عامله على شريطة التفسير کی تعریف:

ہر وہ اسم کہ جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ اس اسم میں عمل کرنے سے اعراض کریں کیونکہ اپنی ضمیر یا متعلق میں عمل کر رہے ہیں۔ اگر انہیں اس اسم پر مسلط کریں تو اس کو نصب دیں جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُهُ۔

بصورتِ تحذیر عامل کو حذف کرنا اس لیے لازم ہے تاکہ مفسّر اور مفسّر کا اجتماع لازم نہ آئے۔

سوال نمبر 5:- (الف) عامل اور اعراب میں سے ہر ایک کی تعریف لکھیں؟

(ب) جمع مکسر منصرف، جمع مذکر سالم اور تثنیہ کے اعراب کو مفصلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) عامل کی تعریف: وہ لفظ ہے جس کے باعث اعراب کو چاہنے والا معنیٰ حاصل ہو۔

اعراب: وہ حرف یا حرکت ہے جس کے باعث معرب کا آخر تبدیل ہوتا کہ ان معانی پر دلالت کرے جو معرب پر پے در پے آتے ہیں۔

(ب) **جمع مکسر کا اعراب:** رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ جیسے جَاءَنِيْ رِجَالٌ، رَأَيْتُ رِجَالاً، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔

جمع مذکر سالم کا اعراب: رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ، نصب اور جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے جَاءَنِي الْمُسْلِمُوْنَ، رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ۔

تثنیہ کا اعراب: رفع الف کے ساتھ، نصب اور جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جَاءَنِي رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے-سال اوّل)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- قد جرت عادة الميزانيين أنهم يعبرون عن الموضوع بج وعن المحمول ب فمتى أرادوا التعبير عن الموجبة الكلية يقولون كل ج ب ومقصودهم من ذلك الايجاز ودفع توهم الانحصار .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں منطقیین موضوع اور محمول کو ج اور ب سے کیوں تعبیر کرتے ہیں؟ ۱۰

(ب) قیاس کی تعریف کرتے ہوئے قیاس استثنائی اور قیاس اقترانی کی وضاحت کریں اور مثال پیش کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:- (الف) قضیہ کی تعریف کرتے ہوئے قضیہ کی اقسام مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی اقسام مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) ترتیب کے اعتبار سے جنس کی اقسام اربعہ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) شرطیہ منفصلہ کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم.....عربی ادب

سوال نمبر 4:- (الف) اصول دین اور اصول احکام کو بیان کرنے میں قرآن کریم کا اسلوب تحریر کریں؟ ۱۲

(ب) قرآن کی وجہ اعجاز کو بیان کرتے ہوئے قرآن کی زبان کی خصوصیات تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 5:- (الف) ہجویہ شاعری کے اسباب بیان کرتے ہوئے ہجویہ شاعری میں انطل اور فرزدق کا مسلک لکھیں؟ ۱۵

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) شاعری پر ایک عمومی جائزہ پیش کریں جس میں عراقی، حجازی اور شامی شاعری کا احاطہ کیا گیا ہو۔ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) مسلمان خلفاء کی طرز انشاء پردازی کو بیان کریں؟ ۱۲

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور فطری و ادبی صلاحیت پر جامع مضمون تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2022

چوتھا پرچہ: منطق و عربی ادب

حصہ اوّل: منطق

سوال نمبر 1: قد جرت عادة الميزانيين أنهم يعبرون عن الموضوع بج وعن المحمول بب فمتى ارادوا التعبير عن الموجبة الكلية يقولون كل ج ب ومقصودهم من ذلك الإيجاز ودفع توهم الانحصار.

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں منطقیین موضوع اور محمول کو ج اور ب سے کیوں تعبیر کرتے ہیں؟

(ب) قیاس کی تعریف کرتے ہوئے قیاس استثنائی اور قیاس اقترانی کی وضاحت کریں اور مثال پیش کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارۃ:

تحقیق منطقیوں کی عادت جاری ہے کہ وہ موضوع کو "ج" کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور محمول کو "ب" کے ساتھ۔ پس جب وہ قضیہ موجبہ کلیہ کو تعبیر کرنے کا ارادہ کریں تو یوں کہتے ہیں: کل ج ب۔ اور مقصود اس سے اختصار حاصل کرنا ہے۔ اور انحصار کے وہم کو دور کرنا ہے۔

موضوع کو ج اور محمول کو ب سے تعبیر کرنے کی کلی غرض:

موضوع کو ب اور محمول کو ج سے اس لیے تعبیر کرتے ہیں تاکہ اختصار حاصل ہو جائے اور دوسرا اس لیے کہ اگر الف کا انتخاب کرتے تو پھر ساکن سے ابتداء لازم آتی ہے، کیونکہ الف ساکن ہوتا ہے۔ لہٰذا ب کا انتخاب کر لیا۔ محمول کو ج سے اس لیے تعبیر کیا کہ اگر ت یا ث کو لیتے تو موضوع سے التباس لازم آتا، کیونکہ ت اور ث کو ب سے مشابہت ہے۔ صرف نقطوں کا فرق ہے۔ اس لیے ج کا انتخاب کیا۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) قیاس کی تعریف:

قیاس وہ دلیل ہے جس میں کلی سے جزئی پر استدلال ہو جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیْوَانٌ و کُلُّ حَیْوَانٍ حَسَّاسٌ ۔ پس نتیجہ آیا کُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ ۔

قیاس استثنائی کی تعریف:

وہ قیاس جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض بالفعل موجود ہو جیسے کُلَّمَا کَانَ ھٰذَا الشَّیْءُ اِنْسَانًا کَانَ حَیْوَانًا لٰکِنَّهٗ اِنْسَانٌ فَھُوَ حَیْوَانٌ یَا لٰکِنَّهٗ لَیْسَ بِحَیْوَانٍ فَھُوَ لَیْسَ بِاِنْسَانٍ ۔

قیاس اقترانی کی تعریف:

قیاس استثنائی کا عکس یعنی جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیْوَانٌ و کُلُّ حَیْوَانٍ حَسَّاسٌ نتیجہ آیا کُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ ۔

سوال نمبر 2:-(الف) قضیہ کی تعریف کرتے ہوئے قضیہ کی اقسام مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ب) موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی اقسام مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) قضیہ کی تعریف: وہ قول جو صدق و کذب کا احتمال رکھے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ۔

قضیہ کی اقسام: قضیہ کی دو اقسام ہیں: ۱-حملیہ، ۲-شرطیہ۔

قضیہ حملیہ کی تعریف: وہ قضیہ جو دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف کھلتا ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اوّل کی مثال اور زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ ثانی کی مثال

قضیہ شرطیہ کی تعریف: وہ قضیہ حملیہ جو دو قضیوں کی طرف کھلتا ہو جیسے اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَلْعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ ۔

(ب) موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی اقسام:

باعتبار موضوع قضیہ حملیہ کی چار اقسام ہیں:

۱-قضیہ شخصیہ: وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع معین مشخص ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ۔

۲-قضیہ طبعیہ: وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کی نفسِ طبیعت پر لگے جیسے اَلْاِنْسَانُ نَوْعٌ ۔

۳-قضیہ محصورۃ: وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگے اور افراد کی مقدار کو بیان کیا جائے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیْوَانٌ ۔

۴-قضیہ مہملہ: وہ قضیہ جس کا حکم موضوع کے افراد پر لگے لیکن افراد کی مقدار بیان نہ کی جائے جیسے اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ ۔

سوال نمبر 3:-(الف) ترتیب کے اعتبار سے جنس کی اقسام اربعہ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) شاعری پر ایک عمومی جائزہ پیش کریں جس میں عراقی، حجازی اور شامی شاعری کا احاطہ کیا گیا ہو۔ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) مسلمان خلفاء کی طرز انشاء پردازی کو بیان کریں؟ ۱۲

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور فطری و ادبی صلاحیت پر جامع مضمون تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2022

چوتھا پرچہ: منطق و عربی ادب

حصہ اوّل: منطق

سوال نمبر ۱: قد جرت عادة المیزانیین أنهم یعبرون عن الموضوع بج وعن المحمول بب فمتی أرادوا التعبیر عن الموجبة الکلیة یقولون کل ج ب ومقصودهم من ذلك الإیجاز ودفع توهم الانحصار.

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں محققین موضوع اور محمول کو ج اور ب سے کیوں تعبیر کرتے ہیں؟

(ب) قیاس کی تعریف کرتے ہوئے قیاس استثنائی اور قیاس اقترانی کی وضاحت کریں اور مثال پیش کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارۃ:

تحقیق منطقیوں کی عادت جاری ہے کہ وہ موضوع کو "ج" کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور محمول کو "ب" کے ساتھ۔ پس جب وہ قضیہ موجبہ کلیہ کو تعبیر کرنے کا ارادہ کریں تو یوں کہتے ہیں: کل ج ب۔ اور مقصود اس سے اختصار حاصل کرنا ہے۔ اور انحصار کے وہم کو دور کرنا ہے۔

موضوع کو ج اور محمول کو ب سے تعبیر کرنے کی کلی غرض:

موضوع کو ب اور محمول کو ج سے اس لیے تعبیر کرتے ہیں تا کہ اختصار حاصل ہو جائے اور دوسرا اس لیے کہ اگر الف کا انتخاب کرتے تو پھر ساکن سے ابتداء لازم آتی ہے، کیونکہ الف ساکن ہوتا ہے۔ لہٰذا ب کا انتخاب کر لیا۔ محمول کو ج سے اس لیے تعبیر کیا کہ اگر ت یا ث کو لیتے تو موضوع سے التباس لازم آتا، کیونکہ ت اور ث کو ب سے مشابہت ہے۔ صرف نقطوں کا فرق ہے۔ اس لیے ج کا انتخاب کیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) قیاس کی تعریف:

قیاس وہ دلیل ہے جس میں کلی سے جزئی پر استدلال ہو جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیْوَانٌ و کُلُّ حَیْوَانٍ حَسَّاسٌ ۔ پس نتیجہ آیا کُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ ۔

قیاس استثنائی کی تعریف:

وہ قیاس جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض بالفعل موجود ہو جیسے کُلَّمَا کَانَ ھٰذَا الشَّیْءُ اِنْسَانًا کَانَ حَیْوَانًا لٰکِنَّهٗ اِنْسَانٌ فَهُوَ حَیْوَانٌ یَا لٰکِنَّهٗ لَیْسَ بِحَیْوَانٍ فَهُوَ لَیْسَ بِاِنْسَانٍ ۔

قیاس اقترانی کی تعریف:

قیاس استثنائی کا عکس یعنی جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیْوَانٌ و کُلُّ حَیْوَانٍ حَسَّاسٌ نتیجہ آیا کُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ ۔

سوال نمبر 2:- (الف) قضیہ کی تعریف کرتے ہوئے قضیہ کی اقسام مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟
(ب) موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی اقسام مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) قضیہ کی تعریف: وہ قول جو صدق و کذب کا احتمال رکھے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ۔

قضیہ کی اقسام: قضیہ کی دو اقسام ہیں: ۱- حملیہ، ۲- شرطیہ۔

قضیہ حملیہ کی تعریف: وہ قضیہ جو دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف کھلتا ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اوّل کی مثال اور زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ ثانی کی مثال۔

قضیہ شرطیہ کی تعریف: وہ قضیہ حملیہ جو دو قضیوں کی طرف کھلتا ہو جیسے اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَلْعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ ۔

(ب) موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی اقسام:

باعتبار موضوع قضیہ حملیہ کی چار اقسام ہیں:

۱- قضیہ شخصیہ: وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع معین مشخص ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ۔

۲- قضیہ طبعیہ: وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کی نفس طبیعت پر لگے جیسے اَلْاِنْسَانُ نَوْعٌ ۔

۳- قضیہ محصورۃ: وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگے اور افراد کی مقدار کو بیان کیا جائے جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ حَیْوَانٌ ۔

۴- قضیہ مہملہ: وہ قضیہ جس کا حکم موضوع کے افراد پر لگے لیکن افراد کی مقدار بیان نہ کی جائے جیسے اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ ۔

سوال نمبر 3:- (الف) ترتیب کے اعتبار سے جنس کی اقسام اربعہ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) شرطیہ منفصلہ کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترتیب کے اعتبار سے جنس کی اقسام اربعہ:

(۱) جنس عالی: وہ جنس جس کے اوپر کوئی جنس نہ ہو لیکن نیچے ہو جیسے جوہر۔

(۲) جنس سافل: وہ جنس جس کے اوپر تو کوئی جنس ہو لیکن نیچے نہ ہو جیسے حیوان۔

(۳) جنس متوسط: وہ جنس کہ جس کے اوپر بھی اور نیچے بھی جنس ہو جیسے جسم نامی۔

(۴) جنس مفرد: وہ جنس کہ جس کے اوپر بھی جنس موجود نہ ہو اور نیچے بھی نہ ہو جیسے عقل۔

(ب) شرطیہ منفصلہ کی اقسام ثلاثہ:

(۱) شرطیہ منفصلہ حقیقیہ: وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہو جیسے هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ۔

(۲) شرطیہ منفصلہ مانعۃ الجمع: وہ قضیہ جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم فقط صدق میں ہو جیسے هٰذَا الشَّیْءُ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ۔

(۳) شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو: وہ قضیہ جس میں تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم فقط کذب میں ہو جیسے هٰذَا الشَّیْءُ اِمَّا لَا شَجَرٌ اَوْ لَا حَجَرٌ۔

حصہ دوم عربی ادب

سوال نمبر 4:- (الف) اصول دین اور اصول احکام کو بیان کرنے میں قرآن کریم کا اسلوب تحریر کریں؟

(ب) قرآن کی وجہ اعجاز کو بیان کرتے ہوئے قرآن کی زبان کی خصوصیات تحریر کریں؟

جواب: (الف) قرآن کا اصول دین میں اسلوب:

قرآن کریم میں اصول دین پر مشتمل دو تہائی مکی سورتیں موجود ہیں۔ اصول دین سے مراد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا، یوم آخرت پر ایمان لانا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر ان تمام کا تعلق وجدان اور جذبات سے ہے۔ لہٰذا ان کی طرف بلانے اور ان پر ابھارنے کے لیے پختہ شاعرانہ اسلوب مطلوب ہے، جو سبق آموز قصوں، اعلیٰ حکمتوں اور عمدہ مثالوں پر یقین دعوؤں اور ڈرانے والی وعید کے ذریعے دل پر اثر انداز ہو۔ پس اسلوب قرآن چھوٹی چھوٹی آیتوں، کثرت سجع بندی، تشبیہ بلیغ اور قوی الاثر استعارات پر مشتمل ہے۔

قرآن کا اصول احکام میں اسلوب:

قرآن کریم میں ایک تہائی مدنی سورتیں ہیں جو اصول احکام پر مشتمل ہیں۔ ان میں عبادات کے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ساتھ معاملات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ پس ان کو بیان کرنے کے لیے طویل جملے تفصیلی آیتیں اور واضح مقاصد کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

بعض احکام کو دعوت اور ہدایت کے زمرے میں بیان کیا گیا ہے کیونکہ ان سب کا بنیادی مقصد ہے توحید کا اعلان کرنا، دین کا اظہار کرنا، دلوں کو گمراہی، جہالت اور ناپاکیوں سے پاک کرنا اس لیے زمانہ وحی میں نئی حکومت میں اتنی وسعت اور اجتماعیت نہ تھی کہ اس کے لیے مفصل قانون سازی کی جاتی۔

(ب) قرآن کی وجہ اعجاز.

قرآن ایک معجزہ ہے اس پر بے شمار دلائل موجود ہیں اور ان پر اجماع بھی موجود ہے البتہ اس کے وجہ اعجاز میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

☆ کسی کے نزدیک بلند مقصد، مختلف مزین سے آراستہ ہونے اور غیب کی خبریں بتلانا اس کی وجہ اعجاز ہے۔

☆ کسی کے نزدیک بہترین وضاعت، واضح مقاصد اور پختہ اسلوب وجہ اعجاز ہے۔ ہم بھی اسی رائے کے قائل ہیں۔

☆ اور سب سے بڑھ کر جس قدم کی اس کی مثل لانے کا چیلنج کیا گیا وہ کوئی فلاسفہ یا فقہاء نہ تھی کہ اس کی مثل لانے سے عاجز آنا معجزہ ہو بلکہ وہ قوم میدان بلاغت کی شہسوار، مقرر ذیشان اور باکمال شعراء پر مشتمل تھی۔ تشبیہ و تمثیل کی باریکی، اجمال، تفصیل کی بلاغت، عمدہ اسلوب اور استدلال کی قوت ہی ایسی چیز ہے جس سے انسان کی طاقت عاجز ہے اور یہی وجہ معاندین کے منہ بند کرنے کا سبب ہے۔

قرآنی زبان کی خصوصیات:

قرآن کی زبان اصل میں قبیلہ قریش کی زبان ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور انہی میں مبعوث ہوئے۔ لہٰذا قرآن کی زبان میں وہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں جو قریش کی زبان میں موجود تھیں یعنی الفاظ میں مٹھاس، ترکیب میں بہتری، انداز میں تہذیب، استدلال میں طاقت اور مطالب میں ثروت وغیرہ۔

سوال نمبر 5:- (الف) ہجویہ شاعری کے اسباب بیان کرتے ہوئے ہجویہ شاعری میں اخطل اور فرزدق کا مسلک لکھیں؟

(ب) شاعری پر ایک عمومی جائزہ پیش کریں جس میں عراقی، حجازی اور شامی شاعری کا احاطہ کیا گیا ہو۔

جواب: (الف) ہجویہ شاعری کے اسباب:

ہجویہ شاعری کا انحصار آباؤ اجداد کے عیوب و نقائص اور فخر و تعریف پر تھا۔ اور اس کا مظہر عراق تھا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کیونکہ تمام قبائل جو آپس میں لڑنے جھگڑنے والے تھے وہاں رہتے تھے جس کی بناء پر مختلف مذاہب سامنے آرہے تھے۔ اور لوگوں پر بدویت، غرور و گھمنڈ کا غلبہ تھا۔ چنانچہ شعراء اپنی شاعری کی ابتداء ہجو گوئی سے کرتے۔ اس میں نئے طریقے نکالتے اور اسی پر زندگی بسر کرتے۔ اس طرح ہجو یہ شاعری مختلف اسباب اختیار کرتی اور مختلف رنگوں میں ڈھلتی رہی۔ جبکہ ہجو یہ شاعری کا اصل سبب وراثتی تعصب اور پرانی دشمنی تھا۔

اخطل کا مسلک:

اخطل کی ہجو گوئی میں ایک خاص لغت ہوتی تھی۔ جو کہ قبیح الفاظ اور قابل شرم مضمون پر مشتمل نہ ہوتی تھی بلکہ وہ اپنے مخالف کی مردانہ صفات کو نشانہ بنا کر اسے کرم، بہادری، بزرگی اور صداقت سے عاری بتاتا۔

فرزدق کا مسلک:

فرزدق اپنی ہجو گوئی میں فحش اور بے حیائی کی باتیں کرنے میں عار نہ سمجھتا تھا۔ نہایت اجڈ پن مزاج رکھتا تھا۔ چنانچہ اس کی شاعری میں فحش گوئی، کھلم کھلا ذلت و رسوائی کے موضوعات، بے شرمی کے الفاظ اور واضح نام بیان ہوتے تھے۔

(ب) شاعری پر عمومی جائزہ:

(1) عراقی شاعری تدوین علوم کے قریب تھی، سیاسی اور تاریخی واقعات کے ساتھ اس کا اتصال تھا۔ ان کی شاعری میں بظاہر یگانگت، جمعیت اور صحبت نظر آتی ہے، اگرچہ باطن میں دشمنی اور تفرقہ بازی تھی۔ یہ شاعری ایک دوسرے کی ہجو، مقابلہ و مباحثہ اور قبائل کے باہمی فخر اور خلفاء کی مدح پر مشتمل ہے۔ اس کے لیے عمدہ الفاظ اور پختہ اسلوب کی ضرورت ہے اور ہجو گوئی میں زیادہ تر آباؤ اجداد کے عیوب کو بیان کر دیا جاتا ہے یعنی کمزوری بخل وغیرہ۔ مدح میں اپنی جوانی کے خونی واقعات بیان کرتے ہیں۔

(2) اور شامی شاعری خمیدہ ہی رہی نہ کسی محرک نے اسے اُبھارا اور نہ ہی اس کے مطالعہ اور اشاعت کی طرف کسی نے توجہ کی یہاں شاعری کا اکثر حصہ ان شعراء کا تھا جن کو عراق و حجاز سے قصر شاہی کی سخاوت یا حکمت عملی کھینچ لائی تھی یا پھر وہ ادباء جنہیں خلفاء کسی مشکل لغوی یا ادبی مسئلہ کے حل کے لیے بلاتے تھے۔

(3) حجاز میں عاشقی و معشوقی عام بات تھی۔ اس بناء پر ان کے جذبے نرم ہو گئے تھے۔ لہٰذا ان کی شاعری مہذب، نرم اور سچی غزلوں پر مشتمل تھی۔ اور ان کی شاعری کا یہ جادوئی فن ان سے شروع ہو کر انہی پر ختم ہو گیا۔

سوال نمبر 6:- (الف) مسلمان خلفاء کی طرز انشاء پردازی کو بیان کریں؟

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور فطری و ادبی صلاحیت پر جامع مضمون تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) خلفاء کی طرز انشاء پردازی:

مسلمان خلفاء کی انشاء پردازی کا اسلوب کچھ یوں تھا کہ باوقار الفاظ کا استعمال، عظیم ترکیب، موضوع سے نہ ہٹنا، لمبی چوڑی تحریر، تصنع و مبالغہ آرائی سے پرہیز کرنا، ضمائر کا استعمال وضع شدہ قوانین کے مطابق کرنا، واحد متکلم و مخاطب کے لیے ضمیر جمع کا استعمال نہ کرنا، آغاز تسمیہ سے کرنا "من فلان الی فلان" لکھنا، یا "ابنی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو" سے آغاز کرنا، اور "سلام یا والسلام علی من اتبع الهدی" کے جملوں سے خاتمہ کرنا۔

لیکن جب ولید بن عبدالملک بطور خلیفہ مقرر ہوا تو اس نے ان کاغذات کو نئے طریقوں سے آراستہ کیا اور بڑے القابات دینے اور عمومی طرز تحریر اپنانے سے روک دیا۔ اس کے بعد بھی یہی طریقہ رائج رہا۔ حتیٰ کہ عمر بن عبدالعزیز اور پھر یزید بن عبدالملک کو جب بطور خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہیں تقویٰ اور بدعت کے خاتمے نے کتابت کے پرانے طرز تحریر کی طرف لوٹنے پر آمادہ کیا۔

پھر معروف ادیب عبدالحمید نے خط و کتابت، اس کی خوبصورتی اور صفائی سے متعلق کافی کام کیا۔ رسائل کے آغاز میں لمبی لمبی تمہیدات لکھیں اور تمام کاتبوں نے اس کی پیروی کرنا شروع کر دی۔ خلاصہ کلام یہ کہ چالیس سالوں میں سترویں کی برکت اور فتوحات کا دائرہ کار وسیع ہونے کے سبب کمال کی شاہراہ پر گامزن ہو گئی۔ اور چھوٹے اور بے موقع و محل، مسجع اور عام مجمل معنی سے مختصر جملوں، رواں عبارت، مختلف موضوعات اور انتہائی مؤثر انداز والے جدید اسلوب میں تبدیل ہو گئی جیسے حضرت علی کے رسائل و خطبات۔

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور فطری و ادبی صلاحیتوں پر جامع مضمون:

حضرت علی مضبوط بدن والے، جنگجو اور شیر دل انسان تھے، آپ کو اس بات کی ہرگز پرواہ نہ ہوتی تھی کہ آپ کو موت آئے یا آپ لقمہ اجل بن جائیں۔ فقہ میں حجت، امام التقویٰ، حق بات میں سخت اور خوددار تھے۔ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ سے بڑھ کر کوئی فصیح اللسان نہ تھا۔ نہ ہی خطابت کے میدان میں آپ سے بڑھ کر کوئی رواں بیان تھا۔

آپ حکیم تھے کہ آپ کے بیان سے حکمت و دانائی پھوٹتی تھی اور کاتب ایسے تھے کہ جن کی زبان کے سامنے بلاغت بھی بے بس نظر آتی۔ ہمارے نزدیک آپ میں یہ کمال صحبت رسول اللہ کے سبب اور آپ کے لیے کتابت و خطابت کرنے سے حاصل ہوا۔

آپ کے جہاد کی ترغیب کے لیے خطبات امیر معاویہ کو لکھے گئے خطوط، مورچہ گاہ اور دنیا سے متعلق آپ کی تقریرات اور اشتر نخعی سے عہد نامہ (بشرطیکہ درست ہو) وغیرہ کا شمار عربی زبان کے معجزات اور بشر عقلی کے عظیم کارناموں میں ہوتا ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے-سال اوّل)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصے سے دو دو سوال حل کریں۔

پہلا حصہ.....سیرت

سوال نمبر 1:-(الف) رضاعت وشقِ صدر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مختصر مضمون تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہونے والے فیوض و برکات کے بارے میں کوئی سے دو واقعے قلم بند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:-(الف) اصحابِ صفہ کے بارے میں مختصر مگر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

(ب) مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ مع دلائل سپردِ قلم کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3:-(الف) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کس طرح مواخات کو قائم فرمایا؟ سیرت رسول عربی کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) غزوہ تبوک کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں؟ ۱۰

دوسرا حصہ.....تاریخ

سوال نمبر 4:-(الف) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک تاریخ الخلفاء کی روشنی میں بیان کریں؟ ۱۰

(ب) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت آیات واحادیث سے ثابت کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 5:-(الف) لقب امیر المؤمنین کا پس منظر سپردِ قلم کریں؟ ۱۰

(ب) شہادت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 6:-(الف) اولیات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں سے پانچ تحریر کریں؟ ۵×۲=۱۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) اقوال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں سے پانچ سپرد قلم کریں؟ ۵×۳=۱۵

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء سال 2022

پانچواں پرچہ: سیرت و تاریخ

پہلا حصہ.....سیرت

سوال نمبر 1:- (الف) رضاعت و شقِ صدر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مختصر مضمون تحریر کریں؟

(ب) بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہونے والے فیوض و برکات کے بارے میں کوئی دو واقعے قلم بند کریں؟

جواب: (الف) رضاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دودھ پلایا۔ پھر ابولہب کی لونڈی ''حضرت ثویبہ'' کا دودھ پیا اور اس کے بعد عرب رواج کے مطابق آپ کو حضرت حلیمہ سعدیہ کے حوالے کر دیا گیا وہ آپ کو اپنے ساتھ اپنے قبیلہ لے گئیں اور انہیں کے پاس آپ کے دودھ پینے کا زمانہ گزرا۔

عرب شرفاء میں یہ رواج تھا کہ وہ بچوں کو دودھ پلانے کی خاطر دور دراز دیہاتوں میں بھیج دیتے تھے تاکہ بچے وہاں کی خالص آب و ہوا میں تندرست رہیں اور ان کی پرورش اچھی طرح ہو سکے اور ساتھ ہی ساتھ وہ خالص اور فصیح عربی زبان سیکھ جائیں۔

حضرت حلیمہ ''بنی سعد'' کی دس عورتوں کے ہمراہ مکہ آئیں اور عالم یہ تھا کہ بھوک کی وجہ سے نہ میری چھاتیوں میں دودھ تھا اور نہ ہی اونٹنی کے تھنوں میں۔ پس میری غریبی کے سبب کوئی بھی مجھے بچہ دینے کو تیار نہ تھا۔ ایک گھر میں ایک یتیم بچہ تھا جس کو اس کی یتیمی کے سبب کوئی بھی عورت اس لیے لینے کو تیار نہیں تھی کیونکہ یتیم ہونے کے سبب سے زیادہ انعام و اکرام ملنے کی امید نہ تھی۔

ادھر حضرت حلیمہ سعدیہ کا مقدر چمکا اور ان کے دودھ کی کمی ان کے لیے باعث رحمت بن گئی۔ انہوں نے اپنے شوہر حارث سے مشورہ کیا اور کہا کہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ میں خالی ہاتھ واپس جاؤں اس سے تو بہتر یہی ہے کہ میں اس یتیم کو ہی لے چلوں۔ شوہر نے اس کو منظور کر لیا اور حضرت حلیمہ اس در یتیم کو لے کر آئیں۔

جب آپ کی گود میں سرور کائنات آئے تو باران رحمت کی طرح برکات نبوت کا ظہور شروع ہو گیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خدا کی شان دیکھیے حضرت حلیمہ کے پستان میں اس قدر دودھ اُترا کہ آپ اور آپ کے رضاعی بھائی دونوں نے شکم سیر ہو کر پیا اور سو گئے۔ پھر اونٹنی کو دیکھا تو اس کے تھن بھی دودھ سے بھر گئے تھے۔ آپ کے شوہر نے اس کا دودھ دوہا۔ دونوں میاں بیوی نے خوب سیر ہو کر پیا۔

حضرت حلیمہ کا شوہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ حلیمہ! تم بڑا ہی مبارک بچہ لائی ہو اور مجھے توقع ہے کہ اب ہمارا گھر خیر و برکت سے بھر جائے گا۔ جب دو سال پورے ہو گئے تو حضرت حلیمہ آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لائے اور انہوں نے حسب توفیق انعام و اکرام سے انہیں نوازا۔

گو کہ قاعدہ کے مطابق وہ آپ کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں رکھتی تھیں، مگر عجیب اتفاق تھا کہ ان سال مکہ میں وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ نے اس بیماری کا بہانہ بنا کر آپ کی والدہ کو آپ کو مزید اپنے پاس رکھنے کے لیے منالیا۔ پس آپ مزید دو سال حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے۔

شق صدر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر چار مرتبہ ہوا۔ اس میں نور و حکمت کا خزانہ بھرا گیا۔ پہلی مرتبہ جب آپ حضرت حلیمہ کے پاس مدت رضاعت گزار رہے تھے اس کی حکمت یہ تھی کہ آپ ان وسوسوں اور خیالات سے محفوظ رہیں جن میں بچے مبتلا ہو کر کھیل کود اور شرارتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں دوسری مرتبہ دس سال کی عمر میں ہوا تا کہ جوانی کی پُر آشوب شہوتوں کے خطرات سے آپ بے خوف ہو جائیں۔ تیسری بار غار حرا میں ہوا۔ آپ کے قلب میں نور سکینہ بھر دیا گیا تا کہ آپ وحی الٰہی کے عظیم اور گراں بار بوجھ کو برداشت کر سکیں۔ چوتھی مرتبہ شب معراج میں آپ کا مبارک سینہ چاک کر کے نور و حکمت کے خزانوں سے معمور کیا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں اتنی وسعت اور صلاحیت پیدا ہو جائے کہ آپ دیدار الٰہی کی تجلیوں اور کلام ربانی کی ہیبتوں اور عظمتوں کے متحمل ہو سکیں۔

(ب) بچپن میں ظاہر ہونے والے فیوض و برکات:

۱- قبیلہ "بنو سعد" میں سخت قحط کے دوران جب تمام جانوروں کے تھنوں میں دودھ خشک ہو چکے تھے۔ لیکن حضرت حلیمہ کے گھر میں آپ کے قدم پڑتے ہی ان کی بکریوں کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ اور ان کی بکریاں جب چراگاہ سے گھر واپس آتیں تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوتے حالانکہ پوری بستی میں اور کسی کو اپنے جانوروں کا ایک قطرہ دودھ نہیں ملتا تھا۔

۲- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ کی گود میں آئے تو ان کے پستان دودھ سے بھر گئے۔ آپ نے اور آپ کے رضاعی بھائی نے شکم سیر ہو کر پیا۔

سوال نمبر 2:- (الف) اصحابِ صفہ کے بارے میں مختصر مگر جامع نوٹ لکھیں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ مع دلائل سپردِ قلم کریں؟

جواب: (الف) اصحابِ صفہ:

مسجد نبوی میں ایک چبوترہ تھا جو صفہ کہلاتا تھا' یہ ان فقراء و مساکین کے لیے تھا جو مال و منال اور اہل وعیال نہ رکھتے تھے۔ ان ہی کی شان میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

اہل صفہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی نظر عنایت تھی۔ ایک دفعہ غنیمت میں کثیر تعداد کنیزیں آئی تھیں۔ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر آپ کی پیاری صاحبزادی بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دونوں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ایک خادمہ کے لیے درخواست کی۔ جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا کہ تم کو خادمہ دوں اور اہل صفہ بھوکے رہیں۔ ان کے خرچ کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔ میں ان اسیران جنگ کو بیچ کر ان کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا۔

ان کی تعداد عموماً ستر کے قریب ہوتی تھی۔ باہر سے آنے والے لوگ جو مدینہ میں اترتے جن کا شہر میں کوئی رشتہ دار نہ ہوتا تو وہ بھی صفہ میں ٹھہرتے تھے۔

(ب) مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اہل سنت کا مؤقف:

اہل سنت و جماعت کا مؤقف ہے کہ تمام انبیاء کرام اور بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ قرآن پاک میں آپ کی وفات کا ذکر کیا گیا ہے مگر یہ دنیاوی و عادی موت ہے۔ جس سے کوئی مخلوق بچ نہیں سکتی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو برزخی حیات عطا فرمادی ہے۔ احادیث صحیحہ میں انبیاء اور شہداء کے لیے اس دائمی حیات کے ملنے کا ثبوت موجود ہے۔

شہداء کی حیات نص قرآن سے ثابت ہے اور انبیاء تو بلاشبہ شہداء سے افضل و اعلیٰ اور برتر ہیں۔ ان کی حیات سے متعلق دلائل یہ ہیں:

۱۔ حضرت ابودرداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن زیادہ درود بھیجا کرو' کیونکہ یہ دن میرے لیے حاضر کیا گیا ہے کہ اس دن فرشتے مجھ پر درود لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ درود بھیجنے والے فارغ ہو جائیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا موت کے بعد بھی؟ فرمایا: ہاں! اللہ نے زمین پر پیغمبروں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں۔ اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

سوال نمبر 3:- (الف) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کس طرح مواخات کو قائم

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فرمایا؟ سیرت رسول عربی کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) غزوہ تبوک کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں؟

جواب: (الف) انصار و مہاجرین کے درمیان مواخات:

حضرات مہاجرین چونکہ انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں بالکل خالی ہاتھ اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر مدینہ آئے تھے۔ اس لیے پردیس میں مفلسی کی وحشت و بیگانگی اور اپنے اہل وعیال کی جدائی کا صدمہ محسوس کرتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ انصار نے ان کی مہمان نوازی اور دل جوئی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ لیکن مہاجرین دیر تک دوسروں کے سہارے زندگی گزارنا ناپسند نہیں کرتے تھے' کیونکہ انہوں نے ہمیشہ سے اپنے دست بازو کی کمائی کھائی تھی۔ اس لیے ضرورت تھی کہ مہاجرین کی پریشانی کو دور کرنے اور ان کے لیے مستقل ذریعہ معاش مہیا کرنے کے لیے کوئی انتظام کیا جائے۔

اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ انصار و مہاجرین میں رشتہ اخوت قائم کر کے ان کو بھائی بھائی بنا دیا جائے تاکہ مہاجرین کے دلوں سے اپنی تنہائی و بے کسی کا احساس ختم ہو جائے۔ نیز ان کے ذریعہ معاش کا مسئلہ بھی حل ہو جائے چنانچہ آپ نے ایک دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر تمام انصار و مہاجرین کو جمع فرمایا۔ مہاجرین کی تعداد پینتالیس یا پچاس تھی۔ آپ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا: مہاجرین تمہارے بھائی ہیں پھر انصار و مہاجرین میں سے دو' دو شخص بلا کر فرماتے کہ تم ''بھائی بھائی ہو''۔ آپ کے ارشاد فرماتے ہی یہ رشتہ اخوت بالکل حقیقی بھائی جیسا رشتہ بن جاتا۔ انصار مہاجرین کو اپنے گھر لے جاتے اور ایک ایک چیز ان کے سامنے لا کر رکھ دیتے اور کہتے کہ آپ ہمارے بھائی ہیں اس لیے ان سب سامانوں میں آدھا آپ کا اور آدھا ہمارا ہے۔ حد ہو گئی کہ حضرت سعد بن ربیع انصاری کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا گیا ان کی دو بیویاں تھیں۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ آپ جسے پسند کریں میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں اور آپ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ نے یہ مخلصانہ پیشکش سن کر فرمایا: آپ کا سب مال ومتاع اور اہل وعیال آپ کو مبارک ہو۔ آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیں۔ انہوں نے تجارت شروع کی اور جلد ہی مالدار ہو کر اپنا گھر بسا لیا۔

(ب) غزوۂ تبوک کا واقعہ:

یہ غزوۂ سخت قحط کے دنوں میں ہوا۔ طویل سفر' ہوا گرم' سواری کم' کھانے پینے کی تکلیف' لشکر کی زیادہ تعداد۔ اس وجہ سے اس غزوہ میں مسلمانوں کو تنگی اور تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کا سبب عرب کا غسانی خاندان بنا جو قیصر روم کے زیر اثر ملک شام پر حکمران تھا۔ اور عیسائی ہونے کی وجہ سے قیصر روم نے ان کو اپنا آلہ کار بنا کر مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ واقعہ ہجرت کے نویں سال وقوع پذیر ہوا۔

جب یہ خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اعلانیہ طور پر جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا' تاکہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لوگ زیادہ سے زیادہ تیاری کرلیں۔ بہرحال آپ تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ مدینہ کا نظم ونسق چلانے کے لیے حضرت علی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔

آپ نے تبوک میں پہنچ کر لشکر کو پڑاؤ کا حکم دیا مگر دور دور تک رومی لشکر کا کوئی نام ونشان نہ تھا۔ واقعہ یوں ہوا کہ جب رومی جاسوسوں نے قیصر کو خبر دی کہ آپ تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک آرہے ہیں تو ان کے دلوں پر اس قدر ہیبت طاری ہوگئی کہ وہ جنگ سے ہمت ہار گئے اور گھروں میں دبکے بیٹھے رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن وہاں قیام فرمایا اور اطراف وجوانب میں فوج الٰہی کی دھاک بٹھا کر اور کفار کے دلوں پر اسلام کا رعب بٹھا کر مدینہ واپس تشریف لائے اور تبوک میں کوئی جنگ نہ ہوئی۔

حصہ دوم.....تاریخ

سوال نمبر 4:- (الف) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک تاریخ الخلفاء کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت آیات واحادیث سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک:

رخسار مبارک ذرا اندر کو دبے ہوئے اور قد جھکا ہوا تھا۔ آپ کا پائجامہ نیچے کو کھسک جاتا تھا۔ چہرے کی رگیں نمایاں تھیں، نگاہیں جھکائی رکھتے تھے۔ بلند پیشانی اور ہاتھ کی انگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں۔ آپ مہندی اور کسم کا خضاب لگاتے تھے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کی داڑھی مبارک سیاہ وسفید نہ تھی۔ اسی وجہ سے آپ مہندی اور کسم کا خضاب کیا کرتے تھے۔

(ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر آیات، احادیث اور آثار:

ترمذی، حاکم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا (اس کو طبرانی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

ابوالقاسم بغوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے بعد بہت کم دنیا میں رہیں گے۔ (اس حدیث کے پہلے جملہ پر تمام محدثین کا اتفاق ہے اور یہ حدیث چند طریق پر وارد ہوئی ہے اور اس کے متعلق شروع کتاب میں بحث کر چکا ہوں)

بخاری ومسلم کی وہ حدیث جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

قرب وصال میں فرمایا تھا اور کہا تھا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے (آخر تک) اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کوئی دروازہ بند ہونے سے باقی نہ رہے گا مگر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا دروازہ کھلا رہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مسجد کی تمام کھڑکیاں سوائے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کے بند رہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ اشارہ آپ کی خلافت کی طرف ہے' کیونکہ آپ مسجد میں کھڑکی ہی سے نماز پڑھانے کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں' جو دروازے مسجد میں جاری ہیں وہ سب بند کر دو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا (اس کو ابن عدی نے بیان کیا ہے اور ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور زوائد المسند میں حضرت ابن عباس سے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے طبرانی نے اور حضرت انس سے بزار نے روایت کیا ہے) بخاری اور مسلم نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی' آپ نے اسے حکم دیا کہ تو پھر آنا' اس نے عرض کیا: اگر میں پھر حاضر ہوں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ کی وفات ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: پھر ابوبکر صدیق کے پاس آنا۔

سوال نمبر 5:- (الف) لقب امیر المؤمنین کا پس منظر سپرد قلم کریں؟

(ب) شہادت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) لقب امیر المومنین کا پس منظر

روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں "از طرف خلیفہ رسول اللہ" لکھا جاتا تھا۔ پھر ابتدائے خلافت عمر میں "از طرف خلیفہ ابوبکر" لکھا جانے لگا۔ پھر کیا سبب ہے اور کون ہے وہ شخص جس نے سب سے پہلے "از امیر المومنین" لکھنا شروع کر دیا' انہوں نے جواب دیا: مجھ سے شفا نامی ایک خاتون جن کا تعلق مہاجرات سے ہے' اس طرح بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق "از طرف خلیفہ رسول اللہ" لکھا کرتے تھے کہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عراق کے حاکم کو لکھا کہ تم ہمارے پاس دو لائق و ہوشیار آدمی بھیجو تا کہ وہ ہمیں عراق اور اہل عراق سے متعلق خبر دیں۔ چنانچہ اس نے لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو بھیجا۔ جب یہ دونوں مدینہ پہنچے تو سب سے پہلے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملے' اور کہا: ہمیں امیر المومنین کی خدمت میں باریاب کرا دیجئے؟ یہ سن کر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ! تم نے انہیں بہت اچھا لقب دیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المومنین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ تو انہوں نے پورا واقعہ آپ کو سنایا۔ اور کہا کہ آپ واقعی امیر ہیں اور ہم مومنین۔ پس اسی روز سے یہ سرکاری کاغذات

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

میں بھی لکھا جائے گا۔

(ب) شہادت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

ابولؤلؤہ فیروزہ مغیرہ کا غلام تھا اور چکیاں بنانے کے علاوہ اور بہت سے ہنر جانتا تھا۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس پر ماہوار ٹیکس قائم کر رکھا تھا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا: یہ ٹیکس زیادہ نہیں ہے۔ اس جواب سے اس کو بہت غصہ آیا اور وہ دانت پیستا ہوا چلا گیا' اور آپ کے قتل کا ارادہ کر لیا۔ اور ایک خنجر پر آب رکھی اور زہر میں بجھا کر اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ اپنے روزمرہ معمول کے مطابق لوگوں کی صفیں سیدھی کروا رہے تھے کہ وہ آپ کے عین مقابل آ کھڑا ہوا اور آپ کے مونڈھے اور کوکھ پر دو زخم لگائے' جس سے آپ گر گئے۔ اس کے بعد اس نے اوروں پر بھی حملہ کیا اور تیرہ لوگوں کو زخمی کر دیا۔ جن میں سے چھ کا انتقال ہو گیا۔ آفتاب چونکہ طلوع کے قریب تھا۔ لہٰذا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز ختم کی اور حضرت عمر کو آپ کے گھر لائے اور نبیذ پلائی جو زخموں کے راستے باہر نکل گئی۔ پھر دودھ پلایا گیا مگر وہ بھی زخموں کے راستے باہر نکل گیا۔ انہی زخموں کی وجہ سے آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

ایک اور روایت ہے کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ تم مومنین ہو اور میں تمہارا امیر۔ اسی روز سے آپ امیر المومنین مشہور ہو گئے اور بوجہ طوالت ''خلیفہ رسول اللہ'' لکھنا چھوڑ دیا۔

سوال نمبر 6:- (الف) اولیات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں سے پانچ تحریر کریں؟

(ب) اقوال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں سے پانچ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولیات:

۱- مردوں میں سب سے پہلے آپ اسلام لائے۔

۲- آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید کو اکٹھا کیا۔

۳- آپ پہلے خلیفہ ہیں جن کی رعایا نے ان کے لیے وظیفہ مقرر کیا۔

۴- آپ نے قرآن کا نام مصحف رکھا۔

۵- آپ کی چار پشتیں صحابی رسول ہیں۔

(ب) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اقوال:

۱- آپ نے فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ سے شرم کیا کرو۔ خدا کی قسم! جب کبھی میں قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں' تو اللہ سے شرما کر اپنا سر ڈھک لیتا ہوں۔

۲- آپ کسی کی تعزیت کرتے تو فرماتے کہ تسکین میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے سے نہ کچھ فائدہ ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

موت اپنے مابعد سے سخت اور ماقبل سے زیادہ آسان ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُٹھ جانے کو یاد کرو۔ تمہیں تمہاری مصیبت کم معلوم ہوگی اور اللہ تمہیں زیادہ اجر دے گا۔

۳- آپ فرماتے تھے کہ گوشت کی بیع زندہ جانور کے بدلے مکروہ ہے۔

۴- جب آپ کسی کی نماز جنازہ پڑھتے تو فرماتے: اے اللہ! تیرے اس بندے کو اس کے اہل اور مال اور کنبہ والوں نے چھوڑ دیا ہے یہ گنہگار ہے، تو ہی بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۵- آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا دروازہ بند کردو حتیٰ کہ میں سحری کرلوں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے-سال اوّل)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- والاصل فی الخبر ان یلقی لافادة المخاطب الحکم الذی تضمنته الجملة کمافی قولنا "حضر الامیر" او لافادة ان المتکلم عالم به نحو "انت حضرت امس" ویسمی الحکم فائدة الخبر و کون المتکلم عالمابه لازم فائدة الخبر .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) خبر کے مجازی استعمال کے کوئی سے دو مقام ایک ایک مثال کے ساتھ لکھیں؟ (۷+۷=۱۴)

سوال نمبر 2:- (الف) اما الامر فهو طلب الفعل علی وجه الاستعلاء وله اربع صیغ .

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور چاروں صیغے لکھیں؟ (۴+۴+۴=۱۲+۲۰)

(ب) امر کا صیغہ مجازی طور پر کن معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ کوئی سے تین معانی امثلہ کے ساتھ لکھیں؟ (۱۳)

سوال نمبر 3:- (الف) مسند الیہ کو معرفہ بعلم لانے کی تین وجوہ بلاغت امثلہ کے ساتھ تحریر کریں؟ (۱۵=۵×۳)

(ب) مسند کو مقدم کرنے کی کوئی سی تین وجوہ بلاغت سپرد قلم کریں؟ (۶×۳=۱۸)

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے تین اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ لکھیں، نیز مصنفین دروس البلاغہ میں سے کم از کم تین کے نام تحریر کریں؟ (۱۰×۳+۳=۳۳)

(۱) فصاحت فی المتکلم، (۲) بلاغت متکلم، (۳) ضعف تالیف، (۴) حال، (۵) إنشاء غیر طلبی

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء سال 2022

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- وَالْاَصْلُ فِی الْخَبَرِ اَنْ یُلْقٰی لِاِفَادَةِ الْمُخَاطَبِ الْحُکْمَ الَّذِیْ تَضَمَّنَتْهُ الْجُمْلَةُ کَمَا فِیْ قَوْلِنَا "حَضَرَ الْاَمِیْرُ" اَوْ لِاِفَادَةِ اَنَّ الْمُتَکَلِّمَ عَالِمٌ بِهٖ نَحْوُ "اَنْتَ حَضَرْتَ اَمْسِ" وَیُسَمَّی الْحُکْمُ فَائِدَةَ الْخَبَرِ وَکَوْنُ الْمُتَکَلِّمِ عَالِمًا بِهٖ لَازِمَ فَائِدَةِ الْخَبَرِ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خبر کے مجازی استعمال کے کوئی سے دو مقام ایک ایک مثال کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں، ترجمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

"اصل خبر میں ہے کہ وہ مخاطب کو اس حکم کا فائدہ دینے کے لیے ڈالی جاتی ہے جو حکم جملہ میں ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے قول میں "امیر حاضر ہوا" یا یہ فائدہ دینے کے لیے کہ متکلم اس حکم کا جاننے والا ہے جیسے "تو گزشتہ کل حاضر ہوا" اس کا نام رکھا جاتا ہے حکم کا فائدہ خبر اور متکلم کے عالم بالحکم کا لازم فائدہ خبر"۔

(ب) خبر کا مجازی استعمال:

خبر کے مجازی استعمال کے دو مقام درج ذیل ہیں:

۱- اظہارِ حسرت جیسے اللہ تعالیٰ عمران کی بیوی سے حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے: "رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی"

۲- اظہار ضعف کے لیے جیسے "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ"

سوال نمبر 2:- (الف) اَمَّا الْاَمْرُ فَهُوَ طَلَبُ الْفِعْلِ عَلٰی وَجْهِ الْاِسْتِعْلَاءِ وَلَهٗ اَرْبَعُ صِیَغٍ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور چاروں صیغے لکھیں؟

(ب) امر کا صیغہ مجازی طور پر کن معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ کوئی سے تین معانی امثلہ کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں ترجمہ درج ذیل ہے:

"بہر حال امر تو بلند سمجھتے ہوئے فعل کا مطالبہ کرنا ہے، اور اس کے لیے چار صیغے ہیں"۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

چار صیغے:

(۱) امر حاضر معروف' (۲) فعل مضارع بلام امر جیسے لِیَضْرِبْ

(۳) اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف' (۴) مصدر قائم مقام امر حاضر معروف

(ب) امر کا مجازی معنی:

کبھی کبھی صیغہ اپنی اصلی معنیٰ کو چھوڑ کر مجازی معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے' جن میں سے تین درج ذیل ہیں:

(i) تہدید کے لیے جیسے "اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ" میں امر تہدید (جھڑکنے) کے لیے ہے۔

(ii) دعا کے لیے جیسے رَبِّ اغْفِرْلِیْ میں امر دعا کے لیے ہے۔

(iii) تخییر کے لیے جیسے لِیَاْکُلْ زَیْدًا اَوْ عَمْرًا میں امر اختیار کے لیے ہے۔

سوال نمبر 3:- (الف) مسند الیہ کو معرفہ بعلم لانے کی تین وجوہ بلاغت امثلہ کے ساتھ تحریر کریں؟

(ب) مسند کو مقدم کرنے کی کوئی سی تین وجوہ بلاغت سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) مسند الیہ کو علم کر کے وارد کرنا:

مسند الیہ کو بطور علم معرفہ لانے کی تین اغراض درج ذیل ہیں:

(۱) اظہار تعظیم کے لیے جیسے حَضَرَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اس کے جواب میں جس نے کہا "فعل حَضَرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ؟"

(۲) اس کے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے جیسے مُحَمَّدٌ شَفِیْعٌ

(۳) مسند الیہ کو خاص نام کے ساتھ سامع کے ذہن میں حاضر کرنے کے لیے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○

(ب) تقدیم مسند کی تین وجوہ:

(۱) ترتیب وجودی کی رعایت کرنے کے لیے جیسے لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

(۲) ابہام پیدا کرنے کے لیے پہلے عام کو ذکر کرنا بعد میں خاص کو' کیونکہ ایسا طریقہ اوقع فی النفس ہوتا ہے جیسے هٰذَا الْکَلَامُ صَحِیْحٌ فَصِیْحٌ بَلِیْغٌ۔

(۳) مقدم کے محلِ انکار یا محلِ تعجب ہونے کی وجہ سے جیسے اَبَعْدَ طُوْلِ التَّجْرِبَةِ تَنْخَدِعُ بِهٰذِهِ الزَّخَارِفِ۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ لکھیں' نیز مصنفین دروس البلاغہ میں سے کم از کم تین کے نام تحریر کریں؟

(۱) فصاحت فی المتکلم' (۲) بلاغت متکلم' (۳) ضعف تالیف'

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث

وقت: تین گھنٹے　　کل نمبر: ۱۰۰

حصہ اوّل..... ترجمہ قرآن

سوال نمبر 1:- درج ذیل آیات میں سے چار کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰×۴=۸۰

(۱) اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(۳) سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۪ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

(۴) وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(۵) قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(۶) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝

سوال نمبر 2:- مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے دس الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۰×۲

فتنة، الخائنين، وليجة، دائرة، اوصافا، اسس، مكر، طوعا، كل موصد، زحرفها، ملقون، عوجا

حصہ دوم..... حدیث

سوال نمبر 3:- درج ذیل احادیث میں سے تین کا اردو میں ترجمہ کریں اور کسی ایک پر اعراب بھی

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۴) حال' (۵) إنشاء غیر طلبی

جواب: تعریفاتِ اصطلاحات:

فصاحت فی المتکلم کی تعریف: ایسا ملکہ کہ جس کے باعث متکلم اپنے مقصود کو لفظ فصیح سے ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔

بلاغت فی المتکلم کی تعریف: ایسا ملکہ کہ جن کے باعث متکلم اپنے مقصود کو کلامِ بلیغ کے ساتھ تعبیر کرنے پر قادر ہو جیسے مُتَکَلِّمٌ بَلِیْغٌ۔

ضعف تالیف کی تعریف: کلام کا مشہور قانونِ نحوی کے خلاف ہونا جیسے ضَرَبَ غُلَامُهُ زَیْدًا۔

حال کی تعریف: وہ امر داعی جو متکلم کو اس بات پر ابھارے کہ وہ اپنی کلام کے ساتھ خاص خصوصیت کا لحاظ کرے جیسے مخاطب کا منکر ہونا ایک حال ہے جو تاکید کا تقاضا کرتا ہے۔

انشاء غیر طلبی کی تعریف: وہ انشاء جو معنیٰ طلب پر مشتمل نہ ہو جیسے افعال مدح وذم وغیرہ۔

مصنفین کے اسماء گرامی:

(i) حفنی ناصف' (ii) محمد دیاب (iii) سلطان محمد صالح' (iv) مصطفیٰ طموم

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

حصہ اوّل.....ترجمہ قرآن

سوال نمبر 1:- درج ذیل آیات میں سے چار کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۴۰=۱۰×۴

(۱) اِذْ یُرِیْکَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(۳) سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۪ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝

(۴) وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(۵) قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(۶) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ۝

سوال نمبر 2:- مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے دس الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۰

فئة، الخائنين، وليجة، دائرة، ارصادًا، اسس، مكر، طوعًا، كل مرصد، زخرفها، ملقون، عوجًا

حصہ دوم.....حدیث

سوال نمبر 3:- درج ذیل احادیث میں سے تین کا اُردو میں ترجمہ کریں اور کسی ایک پر اعراب بھی

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لگائیں؟ ۳×۱۰=۳۰+۱۰=۴۰

(۱) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اربع من کن فیه کان منافقا خالصا ومن کانت فیه خصلة منهن کانت فیه خصلة من النفاق حتی یدعها اذا اؤتمن خان، واذا حدث کذب واذاعاهد غدر واذا خاصم فجر .

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنهما أنه دفع مع النبی صلی الله علیه وسلم یوم عرفة فسمع النبی صلی الله علیه وسلم ورائه زجرا شدیدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطه الیهم وقال یاایها الناس علیکم بالسکینة فان البر لیس بالایضاع .

(۳) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیصل رحمه ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت .

(۴) عن سالم بن عبدالله بن عمر ان عبدالله بن عمر رضی الله عنهما کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی حتی اودعك کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یودعنا فیقول استودع الله دینك وامانتك وخواتیم عملك .

(۵) عن انس رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی منی فاتی الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذ وا شار الی جانبه الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیه الناس .

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے دس الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ ۱۰

اَلشَّمَالُ، اَلْاِکْتِحَالُ، شَبَبَةٌ، اَلْجُدَوْلُ، صَخَبٌ، ضَیْفٌ، اَلْاِنْکَاثُ، اَلْقَصَبُ، خَطِیْشٌ، آنِیَةُ الذَّهَب، یُجَرْجِرُ، غَلَیْظُ الْقَلْبِ

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2023ء

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث

حصہ اوّل: ترجمہ قرآن

سوال نمبر 1:- درج ذیل آیات کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

جواب: ترجمہ: (اور یاد کیجئے) جب اللہ ان کو خواب میں کافروں کو کم تعداد میں دکھا رہا تھا، اور اگر زیادہ تعداد میں دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ضرور ہمت ہار جاتے اور آپس میں اختلاف کرتے، لیکن اللہ نے تم کو (اس سے) بچالیا۔ بیشک وہ دلوں کے بھید امور کو باخوبی جاننے والا ہے۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ دادا اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ۔ اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیتے ہوں۔ تم میں سے جو لوگ ان کو دوست بنائیں گے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(۳) سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۙ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

ترجمہ: جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو تمہارے سامنے عنقریب اللہ کی قسمیں کھائیں گے، تاکہ تم ان سے صرف نظر کرو۔ پس تم ان کی طرف توجہ نہ کرو۔ بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے یہ ان کے ان کاموں کی سزا ہے جو وہ کرتے تھے۔

(۴) وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: اور قرآن ایسی چیز نہیں کہ اللہ کی وحی کے بغیر اس کو گھڑ لیا جائے لیکن یہ موجودہ (آسمانی) کتابوں کی تصدیق ہے اور الکتاب کی تفصیل ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العلمین کی جانب سے ہے۔

(۵) قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خاصم فجر .

جواب: ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ چار چیزیں پائی جائیں وہ خالصتاً منافق ہے، ان میں کوئی بھی خصلت جس میں پائی گئی اس میں نفاق کی خصلت بھی ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے (وہ چیزیں) جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بولے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ کرے۔

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنهما انه دفع مع النبی صلی الله علیه وسلم یوم عرفة فسمع النبی صلی الله علیه وسلم وراله زجرا شدیدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطه الیهم وقال یاایها الناس علیکم بالسکینة فان البر لیس بالایضاع .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: وہ یوم عرفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹ کو سخت زدوکوب کرنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے عصا مبارک سے اس طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر سکون لازم ہے کیونکہ نیکی جلدی کرنے میں نہیں ہے۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو پس وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(۴) عن سالم بن عبدالله بن عمر ان عبدالله بن عمر رضی الله عنهما کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی حتی اودعك کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یودعنا فیقول استودع الله دینك وامانتك وخواتیم عملك .

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تو اسے فرماتے: "میرے قریب آؤ، حتیٰ کہ وہ قریب آجاتا۔" وہ اس طرح وداع کرتے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع کیا کرتے تھے۔ پس فرماتے: میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارا خاتمہ اعمال اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خاصم فجر .

جواب: ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ چار چیزیں پائی جائیں وہ خالصتاً منافق ہے، ان میں کوئی بھی خصلت جس میں پائی گئی اس میں نفاق کی خصلت بھی ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے (وہ چیزیں) جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بولے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ کرے۔

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنهما انه دفع مع النبی صلی الله علیه وسلم یوم عرفة فسمع النبی صلی الله علیه وسلم ورائه زجرا شدیدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطه الیهم وقال یاایها الناس علیکم بالسکینة فان البر لیس بالایضاع .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: وہ یوم عرفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹ کو سخت زدوکوب کرنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے عصاء مبارک سے اس طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر سکون لازم ہے، کیونکہ نیکی جلدی کرنے میں نہیں۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: بیشک نبی الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ صلۂ رحمی کرے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو پس وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(۴) عن سالم بن عبدالله بن عمر ان عبدالله بن عمر رضی الله عنهما کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی حتی اودعك کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یودعنا فیقول استودع الله دینك وامانتك وخواتیم عملك .

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تو اسے فرماتے: "میرے قریب آؤ، حتیٰ کہ وہ قریب آجاتا" وہ اس طرح الوداع کرتے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع کیا کرتے تھے۔ پس فرماتے: میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارا خاتمہ اعمال اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ○

ترجمہ: حکم دیا گیا کہ اے نوح! کشتی سے اتر جاؤ۔ ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر ہیں۔ اور ان جماعتوں پر ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں جنہیں ہم عارضی فائدہ پہنچائیں گے اور پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

(۶) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ○

ترجمہ: اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات طے نہ ہوگئی ہوتی، تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور یہ (لوگ) بیشک اس (قرآن) کی طرف سے زبردست دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

سوال نمبر 2:- مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

فِتْنَة، وَلِيْجَة، دَائِرَة، اِرْصَادًا، اَسَّسَ، مَكْر، طَوْعًا، كُلَّ مَرْصَد، زُخْرُفَهَا، مُلْقُوْنَ، عِوَجًا

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فِتْنَة	کوئی گروہ	الْخَائِنِيْنَ	دغاباز/خیانت کرنے والے
وَلِيْجَة	رازدار	دَائِرَة	گول چکر
اِرْصَادًا	گھات کی جگہ بنانے کے لیے	أَسَّسَ	بنیاد رکھی اس نے
مَكْر	سازش/فریب	طَوْعًا	خوشی سے
كُلَّ مَرْصَد	ہر گھات	زُخْرُفَهَا	اپنی رونق
مُلْقُوْنَ	ڈالنے والے ہو	عِوَجًا	کینہ/کجی

حصہ دوم.....حدیث

سوال نمبر 3:- درج ذیل احادیث کا اردو میں ترجمہ کریں اور کسی ایک پر اعراب بھی لگائیں۔

(۱) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اربع من کن فیه کان منافقا خالصا ومن کانت فیه خصلة منهن کانت فیه خصلة من النفاق حتی یدعها اذا اؤتمن خانّ، واذا حدث کذب واذاعاهد غدر واذا

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

خاصم فجر ۔

جواب: ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ چار چیزیں پائی جائیں وہ خالصتاً منافق ہے، ان میں کوئی بھی خصلت جس میں پائی گئی اس میں نفاق کی خصلت بھی ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے (وہ چیزیں) جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بولے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ کرے۔

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنهما أنه دفع مع النبی صلی الله علیه وسلم یوم عرفة فسمع النبی صلی الله علیه وسلم ورائه زجرا شدیدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطه الیهم وقال یاایها الناس علیکم بالسکینة فان البر لیس بالایضاع ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: وہ یوم عرفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹ کو سخت زدوکوب کرنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے عصا مبارک سے اس طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر سکون لازم ہے، کیونکہ نیکی جلدی کرنے میں نہیں۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ صلۂ رحمی کرے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو پس وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(۴) عن سالم بن عبدالله بن عمر ان عبدالله بن عمر رضی الله عنهما کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی حتی اودعك کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یودعنا فیقول استودع الله دینك وامانتك وخواتیم عملك ۔

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تو اسے فرماتے: "میرے قریب آؤ، حتیٰ کہ وہ قریب آ جاتا۔" وہ اس طرح وداع کرتے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع کیا کرتے تھے۔ پس فرماتے: میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارا خاتمہ اعمال اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۵) عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھاثم اتی منزلہ بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذوا شار الی جانبہ الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیہ الناس .

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے پھر جمرہ کے پاس تشریف لے گئے اور رمی کیا' پھر اپنی جگہ منیٰ میں واپس آ گئے۔ قربانی کی پھر حجام سے کہا: پکڑ۔ اپنی بائیں طرف اشارہ کیا، پھر دائیں طرف اشارہ کیا پھر اسے لوگوں کو عطاء کرنا شروع کر دیا۔

اعراب: حدیث نمبر (3) پر لگا دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

اَلشَّمَالُ، اَلْاِکْتِحَالُ، شَبَبَۃٌ، اَلْجُدَوْلُ، صَخَبٌ، ضَیْفٌ، اَلْاِنْکَاثُ، اَلْقَصَبُ، تَطِیْشُ، اٰنِیَۃُ الذَّھَبِ، یُجَرْجِرُ، غَلِیْظُ الْقَلْبِ

جواب: الفاظ کے معنیٰ:

۱- بائیں جانب، ۲- سرمہ لگانا، ۳- شباب/ جوانی ۴- چھوٹی نہر، ۵- شوروغل، ۶- مہمان
۷- دوبارہ کاتنے کے لیے ادھیڑا ہوا کمبل، ۸- بانس، ۹- پیالے کے اندر ہاتھ گھمانا
۱۰- سونے کا برتن ۱۱- وہ کھینچتا ہے، ۱۲- سخت دل

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں؟

حصہ اوّل.....فقہ

سوال نمبر 1:- فَاِذَا حَصَلَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ لَزِمَ الْبَیْعُ وَلَا خِیَارَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلَّا مِنْ عَیْبٍ اَوْ عَدَمِ رُؤْیَةٍ .

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) خیار شرط کی مدت مع اختلاف ائمہ تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ج) مختصر القدوری کی روشنی میں تحریر کریں کہ کس سے کا خیار کس طرح ساقط ہوتا ہے؟ ۵

سوال نمبر 2:- ولا تصح المرابحة والتولیة حتی یکون العوض مماله مثل .

(الف) بیع مرابحہ اور بیع تولیہ کی تعریفات تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) ربا کی اقسام مع تعریفات تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ج) کسی چیز کے مکیلی یا موزونی ہونے کا معیار کیا ہے؟ ۵

سوال نمبر 3:- ولا یجوز الاستیجار علی الأذان والاقامة وتعلیم القرآن والحج .

(الف) اجارہ کی اقسام مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) مختصر القدوری کی روشنی میں اجارہ کے فسخ ہونے کی پانچ صورتیں تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

حصہ دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- اِذَا اُطْلِقَ الثَّمَنُ فِی الْبَیْعِ کَانَ عَلٰی غَالِبِ نَقْدِ الْبَلَدِ بِطَرِیْقِ التَّاوِیْلِ .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) مشترک و مؤول کی تعریفات مع احکام تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

سوال نمبر 5:- یجوز التوضی بماء الزعفران وبکل ماء خالطه شیء طاهر فغیرا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حداً وصافه .

(الف) مطلق کی تعریف نیز اصول الشاشی کی روشنی میں مطلق کا حکم تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) عبارت میں مذکورہ مسئلہ میں امام اعظم اور امام شافعی رحمہما اللہ کا اختلاف سپردِ قلم کریں؟ ۱۰

(ج) "اذا جامع امرأته فی خلال الاطعام" اس مسئلہ کا حکم احناف کے نزدیک کیا ہے؟ ۵

سوال نمبر 6:- ولا یلزم علی هذا اذا قال لامرأته: "هذه ابنتی" ولها نسب معروف من غیره حیث لا تحرم علیه .

(الف) عبارت میں مذکور اعتراض کی وضاحت کریں اور جواب بھی تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) حقیقت و مجاز کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) حقیقت متعذرہ کی تعریف مع حکم تحریر کریں؟ ۵

☆☆☆☆

وجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء سال 2023ء

دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:- فَاِذَا حَصَلَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ لَزِمَ الْبَیْعُ وَلَا خِیَارَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلَّا مِنْ عَیْبٍ اَوْ عَدَمِ رُؤْیَةٍ . .

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

جواب: (الف) اعراب سوالیہ حصہ میں ملاحظہ کریں؟

ترجمہ: اور جب ایجاب وقبول ہوگیا تو بیع لازم ہوگئی مگر عیب یا عدم رؤیت کے علاوہ۔

(ب) خیار شرط کی مدت مع اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

خیار شرط کی مدت مع اختلاف:

امام صاحب، امام شافعی اور امام زفر کے نزدیک خیار شرط کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہے۔ صاحبین کے نزدیک خیار شرط کی کوئی مدت نہیں ہے بلکہ عاقدین جس مدت کو بیان کردیں وہی مدت خیار ہو گی خواہ وہ تین دن ہو یا تین مہینے۔ امام مالک کے نزدیک حسب ضرورت خیار شرط کا ثبوت ہوتا ہے اور اموال کی حالتوں کے پیش نظر مدت میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ج) مختصر القدوری کی روشنی میں تحریر کریں کہ اندھے کا خیار کس طرح ساقط ہوتا ہے؟

اندھے کے خیار کا ساقط ہونا:

اندھے کے لیے خیار رؤیت ثابت ہے، تو اب یہ ساقط کیسے ہوگا؟ فرماتے ہیں: جس طرح آنکھوں اور رؤیت پر قادر انسان کے حق میں پوری مبیع کو دیکھنا دشوار اور متعذر ہوتا ہے اور علم بالمقصود کو اس کے حق میں رؤیت مان لیا جاتا ہے جس سے خیار رؤیت ساقط ہو جاتا ہے، اسی طرح اندھے کے حق میں بھی علم بالمقصود کو رؤیت مان کر اسی کے ذریعے رؤیت کا سقوط مان لیا جائے گا۔ جن چیزوں کا تعلق چھونے اور مس کرنے سے ہو، اگر اندھے نے ان کو ٹٹول کر اندازہ کر لیا تو اس کا خیار ساقط ہو گیا۔ اسی طرح اگر کسی چیز کا تعلق سونگھنے یا چکھنے سے ہو، تو اگر اندھے نے اسے سونگھ یا چکھ لیا تو اس کا خیار ساقط ہو گیا۔

سوال نمبر 2:- ولا تصح المرابحة والتولية حتى يكون العوض مماله مثل .

(الف) بیع مرابحہ اور بیع تولیہ کی تعریفات تحریر کریں؟

جواب: (الف) بیع مرابحہ: بیع مرابحہ کی اصطلاحی تعریف یوں ہوگی کہ اپنی خریدی ہوئی چیز کو ثمن اوّل کے عوض کچھ نفع لے کر فروخت کر دینا۔

بیع تولیہ: بیع تولیہ کی اصطلاحی تعریف یوں ہوگی کہ اپنی خریدی ہوئی چیز کو ثمن اوّل کے عوض بغیر نفع کے فروخت کر دینا۔

(ب) ربا کی اقسام مع تعریفات تحریر کریں؟

(ب) اقسام ربا مع تعریفات:

ربا کی دو قسمیں ہیں:

نمبر 1- ربا الفضل، نمبر 2- ربا النسيئة

1- ربا الفضل: اگر کوئی چیز ایک جانب سے زیادہ اور دوسری جانب سے کم ہو تو اسے ربا الفضل کہتے ہیں۔

2- ربا النسيئة: کسی چیز کی جنس و قدر ایک ہونے کی صورت میں اگر ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار ہو، تو اسے ربا النسيئة کہتے ہیں۔

(ج) کسی چیز کے مکیلی یا موزونی ہونے کا معیار کیا ہے؟

(ج) چیز کے مکیلی یا موزونی ہونے کا معیار:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو چیزیں کیلی تھیں، وہ ہمیشہ کیلی رہیں گی اور ان میں کمی و بیشی کا اعتبار کیلی کے اعتبار سے ہوگا، اگرچہ لوگوں نے ان چیزوں کو کیل کرنا چھوڑ دیا ہو جیسے گندم، جو وغیرہ، جن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

چیزوں کے بارے نبی علیہ السلام نے تصریح فرمائی ہے کہ وہ وزنی ہیں اور ان میں کمی زیادتی وزن کے اعتبار سے ہوگی، تو وہ موزونی کہلائیں گی اگرچہ لوگ انہیں وزن کرنا چھوڑ دیں جیسے سونا اور چاندی۔

سوال نمبر3:-ولا یجوز الاستیجار علی الأذان والاقامة وتعلیم القرآن والحج .

(الف) اجارہ کی اقسام مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب: اجارہ کی اقسام کی تعریفیں:

اجارہ کی دو قسمیں ہیں:

۱-اجارہ صحیحہ: اجارہ صحیحہ یہ ہے کہ اجرت اور منافع دونوں معلوم ہوں جبکہ مدت معلوم ہو، تو گھر اور زمین وغیرہ کو اجارہ پر دینا ہے۔

۲-اجارہ فاسدہ کی تعریف: اجارہ فاسدہ یہ ہے کہ اپنے اصل کے اعتبار سے موافق شرع ہے مگر اس میں کوئی وصف ایسا ہے جس کی وجہ سے نامشروع ہے مثلاً جانور کرایہ پر لیا اور یہ شرط ہے کہ اس کو دانہ گھاس مستاجر دے گا تو یہ اجارہ فاسد ہے، کیونکہ جانور کا چارہ مالک کے ذمہ ہے۔

(ب) مختصر القدوری کی روشنی میں اجارہ کے فسخ ہونے کی پانچ صورتیں تحریر کریں؟

فسخ اجارۃ کی صورخمسہ:

☆ جب متعاقدین میں سے ایک مرجائے حالانکہ یہ ہے کہ اس نے اجارہ اپنے لیے کیا تھا تو اجارہ فاسخ ہوجائے گا۔

☆ کوئی ایسا عیب پایا جائے کہ جس سے منفعت بالکلیہ فوت ہوجائے، تو اجارہ فاسخ ہوجائے گا مثلاً کرایہ پر لیا مکان ویران اور کھنڈرات میں تبدیل ہوجائے، تو اجارہ فاسخ ہوجائے گا۔

☆ کسی بازار میں دکان کرایہ پر لی تاکہ اس میں تجارت کرے، پھر اس کا مال تجارت ہلاک ہوگیا تو اجارہ فاسخ ہوجائے گا، کیونکہ بلا فائدہ کرایہ لازم آرہا ہے جو کہ مستاجر پر مصیبت ہے۔

☆ کسی نے مکان یا دکان کرایہ پر دی پھر وہ مفلس ہوگیا اور اس کے ذمہ اتنا قرض ہوگیا کہ ادا کرنے پر قادر نہیں۔ اب دکان یا مکان فروخت کیے بغیر قرض ادا نہیں ہوتا، تو اجارہ فاسخ کردے۔

☆ کسی نے کرایہ پر چوپایہ لیا تاکہ اس پر سفر کرے۔ اب اس کا ارادہ سفر کا ملتوی ہوگیا، تو یہ بھی عذر ہے جس وجہ سے اجارہ فسخ ہوجائے گا۔

حصہ دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر4:-اِذَا اُطْلِقَ الثَّمَنُ فِی الْبَیْعِ کَانَ عَلٰی غَالِبِ نَقْدِ الْبَلَدِ بِطَرِیْقِ التَّاوِیْلِ . .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: تشکیل عبارت: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: جب ذکر کیا جائے بیع میں مطلق ثمن کا تو پھر اسے شہر کے غالب ورائج سکے پر محمول کیا جائے گا تاویل کے طریقے پر۔ 15

(ب) مشترک ومؤول کی تعریفات مع احکام تحریر کریں؟

تعریف مشترک: وہ لفظ اسے دو یا دو سے زائد معانی کے لیے موضوع ہے جس کی حقیقتیں مختلف ہوں جیسے لفظ عین کہ یہ سورج، آنکھ، وغیرہ سب کو شامل ہے۔

تعریف مؤول: مشترک لفظ کے کسی معنی کو جب غالب رائے سے ترجیح حاصل ہو جائے، تو اسے مؤول کہتے ہیں۔

حکم مشترک: جب ایک معنی مراد لیا جائے تو دوسرے معانی مراد لینا درست نہیں۔

حکم مؤول: اس پر عمل واجب ہے خطاء کے احتمال کے ساتھ۔

سوال نمبر 5:- یجوز التوضی بماء الزعفران وبکل ماء خالطه شیء طاهر فغیرا حدا وصافه.

(الف) مطلق کی تعریف نیز اصول الشاشی کی روشنی میں مطلق کا حکم تحریر کریں؟

جواب: تعریف مطلق اور اس کا حکم:

وہ لفظ جس میں کسی وصف کا لحاظ نہ کیا جائے بلکہ محض ذات کا اعتبار ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ کتاب اللہ کے مطلق پر عمل کرنا واجب ہے۔ جب تک عمل ممکن ہے خبر واحد اور قیاس کے ساتھ اس پر زیادتی جائز نہیں ہے۔

(ب) عبارت میں مذکورہ مسئلہ میں امام اعظم اور امام شافعی رحمہما اللہ کا اختلاف سپرد قلم کریں؟

امام اعظم اور امام شافعی کا اختلاف:

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زعفران کے پانی اور جس میں کوئی پاک چیز مل جائے کے ساتھ وضو جائز ہے اگرچہ اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی ایک بدل جائے جبکہ امام شافعی کے نزدیک اپنے پانی کے ساتھ وضو جائز نہیں بلکہ ایسے پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا ضروری ہے۔

(ج) "اذا جامع امرأته فی خلال الاطعام" اس مسئلہ کا حکم احناف کے نزدیک کیا ہے؟

مذکورہ مسئلہ میں احناف کا مؤقف:

عندالاحناف جب مظاہر کفارے کا کھانا کھلانے کے دوران ہی اپنی بیوی سے جماع کرے تو اسے نئے سرے سے کھانا کھلانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ حکم قرآن مطلق ہے اسے روزے پر قیاس کرتے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہوئے جماع نہ کرنے کی شرط کا اضافہ نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ حکم اپنے اطلاق پر جاری و باقی رہے گا۔

سوال نمبر6:-ولا یلزم علی هذا اذا قال لامرأته: "هذه ابنتی" ولها نسب معروف من غیره حیث لاتحرم علیه.

(الف) عبارت میں مذکور اعتراض کی وضاحت کریں اور جواب بھی تحریر کریں؟

جواب: مذکورہ اعتراض کی توضیح:

پہلے قاعدہ بیان ہوا کہ اگر حقیقت پر عمل کرنا کسی وجہ سے متعذر ہو جائے تو پھر وہاں مجاز کی طرف رجوع کیا جائے گا متکلم کی کلام کو لغو قرار نہیں دیا جائے گا۔ اس قاعدے کے مطابق سوال ہوا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو کہا: "وہ میری بیٹی ہے" حالانکہ اس عورت کا نسب غیر شوہر کے ساتھ معروف ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ وہ فلاں شخص کی بیٹی ہے۔ قاعدہ کے مطابق اس صورت میں امام صاحب کے نزدیک اس عورت کو طلاق ہو جانی چاہیے مجاز پر عمل کرتے ہوئے حالانکہ اسے طلاق نہیں ہوتی۔

جواب کی تقریر:

جواب یہ ہے کہ اگر یہاں حقیقت موجود ہوتی یعنی وہ عورت اس کی بیٹی ثابت ہوتی تو ان کا نکاح ہی صحیح نہ ہوتا۔ جب نکاح صحیح نہیں ہوگا، تو اس کا حکم طلاق کیسے ثابت ہوگا، کیونکہ بیٹی ہونے اور نکاح میں منافات ہے اور طلاق نکاح پر مرتب ہوتی ہے۔ منافات کے پائے جانے سے مجاز مراد لینا درست نہیں۔ لہٰذا اس عورت کو طلاق نہیں ہوگی اور اس کا کلام لغو ہو جائے گا۔

(ب) حقیقت و مجاز کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

تعریف حقیقت: لفظ کا اپنے معنی موضوع لہ میں استعمال ہونا حقیقت ہے جیسے لفظ اسد کو حیوان مفترس کے لیے استعمال کرنا۔

تعریف مجاز: لفظ کو اس کے معنی موضوع لہ کے غیر میں استعمال کرنا مجاز ہے جیسے لفظ اسد کو رجل شجاع کے معنی میں استعمال کرنا۔

(ج) حقیقت متعذرہ کی تعریف مع حکم تحریر کریں؟

حقیقت متعذرہ کی تعریف: وہ حقیقت کہ جس کے معنی حقیقی کو استعمال کرنا متعذر و محال ہو۔

حقیقت متعذرہ کا حکم: جب معنی حقیقی پر عمل کرنا متعذر ہو جائے تو پھر مجاز کی طرف رجوع کیا جائے تاکہ اس کا کلام لغو نہ جائے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

تیسرا پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- (الف) جمع مکسر منصرف، اسم مقصور، اسماء ستہ مکبرہ اور اسم مقصور کا اعراب مع امثلہ تحریر کریں؟ ۴×۴=۱۶

(ب) وزن فعل، جمع اور وصف میں سے ہر ایک کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط لکھیں؟ ۳×۶=۱۸

سوال نمبر 2:- اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ اِسْمٌ مَا فَعَلَهُ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ بِمَعْنَاهُ وَقَدْ يَكُوْنُ لِلتَّاكِيْدِ وَالنَّوْعِ وَلِلْعَدَدِ فَالْاَوَّلُ لَا يُثَنّٰى وَلَا يُجْمَعُ بِخِلَافِ اَخَوَيْهِ وَقَدْ يَكُوْنُ بِغَيْرِ لَفْظِهٖ نَحْوُ قَعَدْتُ جُلُوْسًا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مفعول مطلق کے فعل ناصب کو قیاسی طور پر حذف کرنے کے مقامات میں سے کوئی دو مقام مفصل لکھیں؟ ۷+۷=۱۴

سوال نمبر 3:- (الف) کلمہ کی تعریف کریں نیز اس کی تینوں اقسام مع تعریفات و امثلہ اور وجہ حصر لکھیں؟ ۴×۵=۲۰

(ب) کافیہ کی روشنی میں فعل کے خواص تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 4:- هو ما اشتمل على علم المضاف اليه الخ .

(الف) اضافت لفظیہ و معنویہ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) اضافت معنویہ کی تینوں اقسام مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۴×۴=۱۶

(ج) اضافت کے فوائد کافیہ کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۷

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2023ء

تیسرا پرچہ: نحو

سوال نمبر 1:- (الف) جمع مکسر منصرف، اسم منقوص، اسماء ستہ مکبرہ اور اسم مقصور کا اعراب مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: اعراب جمع مکسر منصرف: سہ اعراب لفظی رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتح لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ جیسے جَاءَ رِجَالٌ، رَأَيْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔

اعراب اسم منقوص: رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر تقدیر کسرہ کے ساتھ جیسے جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ۔

اعراب اسماء ستہ مکبرہ: ان کا اعراب بالحرف ہے یعنی رفع واؤ کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ جیسے جَاءَنِيْ اَخُوْكَ، رَأَيْتُ اَخَاكَ، مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ۔

اعراب اسم مقصورہ: اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہے یعنی رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ، نصب فتح تقدیری اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے جَاءَنِيْ مُوْسٰى، رَأَيْتُ مُوْسٰى، مَرَرْتُ بِمُوْسٰى۔

(ب) وزن فعل، جمع اور وصف میں سے ہر ایک کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط لکھیں؟

وزن فعل کے سبب بننے کی شرط: اس کی شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو جیسے شَمَّرَ ضُرِبَ۔ اگر وہ وزن فعل کے ساتھ مختص نہ ہو تو پھر اس کی دو شرطیں ہیں:

(i) شروع میں حروف مضارعۃ میں سے کوئی ہو۔

(ii) ھا کا قابل نہ ہو جیسے تَغْلِبُ۔

جمع کے سبب بننے کی شرط: اس کی دو شرطیں ہیں:

(i) وہ صیغہ جمع انتہی کا ہو۔

(ii) ھا کو قبول نہ کرے جیسے مَصَابِيْحُ۔

وصف کے سبب بننے کی شرط: یہ ہے کہ وہ وصف اصلی ہو عارضی نہ ہو جیسے اَرْقَمُ۔

سوال نمبر 2:- اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ اِسْمُ مَا فَعَلَهُ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ بِمَعْنَاهُ وَقَدْ يَكُوْنُ لِلتَّاْكِيْدِ وَالنَّوْعِ وَالْعَدَدِ فَالْاَوَّلُ لَا يُثَنّٰى وَلَا يُجْمَعُ بِخِلَافِ اَخَوَيْهِ وَقَدْ يَكُوْنُ بِغَيْرِ لَفْظِهٖ نَحْوُ قَعَدْتُ جُلُوْسًا .

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: مفعول مطلق اور وہ اسم ہے جسے فعل مذکور کے فاعل نے کیا ہو اور اسی کے معنی میں ہو۔ وہ کبھی ہوتا ہے تاکید کے لیے اور نوع کے لیے اور عدد کے لیے۔ اوّل قسم نہ تثنیہ ہوتی ہے اور نہ ہی جمع ہوتی بخلاف دوسری دونوں قسموں کے۔ مفعول مطلق کبھی اس فعل کے لفظ کے غیر کے ساتھ بھی ہوتا ہے جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا۔

(ب) مفعول مطلق کے فعل ناصب کو قیاسی طور پر حذف کرنے کے مقامات میں سے کوئی دو مقام مفصل لکھیں؟

قیاساً حذف کرنے کے مطلوبہ مقام:

مقام اوّل: جب مفعول مطلق سابقہ جملے کے مضمون کے اثر کی تفصیل واقع ہو تو اس کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے، کیونکہ سابقہ جملہ ہی عامل کے قائم مقام ہو جاتا ہے جیسے فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً۔ اس مثال میں مَنًّا اور فِدَاءً مفعول مطلق ہیں جن کے فعل محذوف ہیں۔ اصل عبارت یوں ہے: إِمَّا تَمُنُّوْنَ مَنًّا وَإِمَّا تَفْدُوْنَ فِدَاءً۔

مقام ثانی: جب مفعول مطلق جملہ کا خلاصہ واقع ہو اور وہ جملہ مفعول مطلق کے علاوہ غیر کا احتمال نہ رکھتا ہو جیسے لَهُ عَلَيَّ أَلْفُ دِرْهَمٍ اِعْتِرَافًا۔ اس میں اعترافاً مفعول مطلق ہے جس کا عامل محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں تھی: اِعْتَرَفْتُ اِعْتِرَافًا۔

سوال نمبر 3:- (الف) کلمہ کی تعریف کریں نیز اس کی تینوں اقسام مع تعریفات و امثلہ اور وجہ حصر لکھیں؟

جواب: تعریف کلمہ: کلمہ وہ لفظ ہے جو معنی مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے خَالِدٌ۔

اقسام کلمہ کی تعریفات: کلمہ تین قسم پر ہے: اسم، فعل اور حرف۔

اسم کی تعریف: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور کسی زمانہ سے مقترن نہ ہو جیسے زَيْدٌ۔

فعل کی تعریف: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور کسی زمانہ کے ساتھ مقترن بھی ہو جیسے يَضْرِبُ۔

حرف کی تعریف: وہ کلمہ کسی دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر معنی پر دلالت نہ کرے جیسے مِنْ۔

اقسام ثلاثہ میں وجہ حصر:

دیکھیں گے کہ کلمہ بذات خود اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو حرف۔ اگر کرتا ہے تو

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات) ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

چوتھا پرچہ: منطق و عربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے صرف دو دو سوال حل کریں؟

پہلا حصہ..... منطق

سوال نمبر 1:- ایاك وان تظن ان كل ترتيب يكون صوابا موصلا الى علم صحيح كيف ولو كان الامر كذلك ماوقع الاختلاف والتناقض بين ارباب النظر مع انه قد وقع فمن قائل يقول العالم حادث .

(الف) مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو ترجمہ تحریر کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) علم منطق کی تعریف اور موضوع کسے کہتے ہیں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 2:- (الف) کلی کی مشہور پانچ اقسام میں سے تین کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) تساوی اور عموم و خصوص من وجہ میں سے ہر ایک کی تعریف اور ایک ایک مثال تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 3:- المركب قسمان أحدهما المركب التام وثانيهما المركب الناقص .

(الف) مرکب کی دونوں اقسام مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) مرکب تام کی اقسام مع امثلہ لکھیں نیز کلمہ کی اقسام تحریر کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

دوسرا حصہ..... عربی ادب

سوال نمبر 4:- (الف) اسلامی ادبیات پر اثر انداز ہونے والے کوئی سے تین اسباب بیان کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) حدیث کے طرز اسلوب پر مثالوں کے ساتھ جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر 5:-

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کیونکہ ان کے مطالب مستقل ہیں۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جس نے تمام عرب کو چیلنج کیا کہ اس جیسی کوئی ایک سورت بھی بنالاؤ اور وہ ایسا کرنے سے عاجز آ گئے، کیونکہ انہوں نے اسے کسی شاعر کی شاعری، جادوگر کا کام یا کسی کاہن کی نظر کا کمال کہا تھا۔ پس قرآن کی تاثیر اتنی مضبوط ہے کہ اس کی نثر ان چھوٹے چھوٹے سجع جملوں سے منقول ہو کر احادیث رسول اور آپ کے خطبات و مکتوبات اور صحابہ و تابعین کے خطبات و رسائل میں دکھائی دیتی ہے۔

۲- حدیث: حدیث سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یا آپ کے فعل کی حکایت یا صحابہ کرام کی بات ہے۔ دینی اور ثقافتی اعتبار سے اس کا قرآن مجید کے بعد دوسرا درجہ ہے لیکن یہ عبادات و حقوق کی قوانین سازی کا ماخذ ہے۔ یہ قرآن کو سمجھنے کا راستہ ہے۔ نئے نئے بلند اسالیب پر فطری طور پر قدرت رکھتے تھے۔ دینی و فقہی معانی کے لیے الفاظ جدیدہ تراش لیتے تھے لیکن اس کے باوجود حدیث کی لسانی اہمیت اور طریقی راہنمائی قرآن کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتی، کیونکہ کاتبین وحی نزول قرآن کے ساتھ ساتھ ہی لکھ لیتے تھے۔ پس حفاظت قرآن مسلمانوں پر نص سے لازم ٹھہرا۔

ترجمہ: جس نے بھی اس کو سننے کے بعد اسے بدلا تو اس کا گناہ اس کے بدلنے والوں پر ہوگا۔ (البقرۃ ۱۸۱:۲)

کچھ سیاسی جھگڑوں کی بناء پر نئی دینی جماعتیں بن گئیں تو خواہش پرست لوگوں نے جھوٹی احادیث کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا جائز سمجھا۔ اس عمل کے ذریعے انہوں نے عربی کہاوتوں، دانشمندانہ منقولوں اور عجمی آراء کا ایک معقول حصہ حدیث میں داخل کر دیا۔ جس نے تقریر، مناظرہ اور شاعری میں غیر معمولی اثر کیا۔

۳- غیر ملکی ادب: جزیرۂ عرب دنیا کے دو عظیم ملکوں کے درمیان واقع ہے یعنی اس کے مشرق میں ایران اور مغرب میں روم ہے۔ پس ان ممالک کا آپس میں اختلاط قدیمی ہے۔ اسی وجہ سے لغت و ادب میں اس کے اثرات مادی و معنوی تبادلے کے ذریعہ سے باقی ہیں۔ جو لغات، افکار اور عقائد میں اس حد تک اثر انداز ہوئے کہ عرب کے سرچشموں میں سے ایک قوی گھاٹ بن گئے۔ چنانچہ جب لوگ اسلام قبول کرنے لگے تو کثیر تعداد غلام و لونڈی کی شکل میں عربوں کے گھروں میں آ گئے۔ جو عربی زبان سے ناواقف تھے لیکن اس طرح کے کئی افراد نے صرف زبان ہی بدلی تھی جبکہ ان کے خیالات، تصورات اور بیانات سابقہ فطرت پر ہی رہے۔ وہ بظاہر عربی زبان بولتے اور لکھتے تھے لیکن

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وقد ينبت المرعى دمن الثرى وتبقى حزازات النفوس كماهيا

الا ابا اسلمى ياهند هند بنى بكر وان كان حيانا عدى آخر الدهر

وكنت اذا لقيت عبد بنى بكر وبعد قلت ابعدها العبد

(الف) اعراب لگائیں اور سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) قراءسبعہ میں سے کسی پانچ کے نام تحریر کریں؟ ۵×۲=۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) حجازی شاعری کی کوئی تین خصوصیات لکھیں؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) حضرت خنساء اور حضرت حسان کی شاعری پر جامع نوٹ سپردِ قلم کریں؟ ۵+۵=۱۰

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء سال 2023ء

چوتھا پرچہ: منطق وادب عربی

پہلا حصہ..... منطق

سوال نمبر 1:- إِيَّاكَ وَأَنْ تَظُنَّ أَنَّ كُلَّ تَرْتِيبٍ يَكُوْنُ صَوَابًا مُوْصِلًا إِلَى عِلْمٍ صَحِيْحٍ كَيْفَ وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ مَا وَقَعَ الْاِخْتِلَافُ وَالتَّنَاقُضُ بَيْنَ أَرْبَابِ النَّظَرِ مَعَ أَنَّهُ قَدْ وَقَعَ فَمِنْ قَائِلٍ يَقُوْلُ الْعَالَمُ حَادِثٌ .

(الف) مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: اعراب: سوالیہ عبارت میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارت: انسان کرنے سے تم بچو کہ ہر ترتیب درست اور صحیح علم تک پہنچانے والی ہوتی ہے، کیونکہ اگر بات ایسی ہی ہوتی تو پھر اربابِ نظر کے درمیان اختلاف اور تناقض واقع نہ ہوتا حالانکہ واقع ہوا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں: عالم حادث ہے۔

(ب) علم منطق کی تعریف اور وجہ تسمیہ لکھیں؟

تعریف علم منطق: منطق ایسا علم ہے کہ جس کی رعایت کرنے سے ذہن کو فکری غلطی سے محفوظ کیا جائے۔

منطق کی وجہ تسمیہ: اس علم کا نام منطق اس لیے رکھا گیا، کیونکہ جس طرح یہ منطق ظاہری تکلم میں اثر کرتا ہے اسی طرح نطق باطنی میں بھی اثر کرتا ہے۔

سوال نمبر 2:- (الف) کلی کی مشہور پانچ اقسام میں سے تین کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

جواب: کلی کی اقسام ثلاثہ کی تعریفیں: کلی کی مشہور پانچ قسمیں ہیں ان میں سے تین کی تعریفیں یہ ہیں:

نوع: وہ کلی ہے جو حقیقۃ الحقائق کثیرین پر مَا هُوَ کے جواب میں بولی جائے جیسے اِنْسَان۔

جنس: وہ کلی ہے جو مختلفۃ الحقائق کثیرین پر مَا هُوَ کے جواب میں بولی جائے جیسے حَیَوَان۔

فصل: وہ کلی ہے جو اَیُّ شَیْءٍ هُوَ فِیْ ذَاتِهٖ کے جواب میں بولی جائے جیسے ناطق انسان کے لیے۔

(ب) تساوی اور عموم وخصوص من وجہ میں سے ہر ایک کی تعریف اور ایک ایک مثال تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تعریف تساوی: یہ ہے کہ دوکلیوں میں سے ہر ایک دوسرے کے تمام افراد پر صادق آئے جیسے انسان اور ناطق کے درمیان تساوی کی نسبت ہے۔

تعریف عموم وخصوص وجہ: یہ ہے کہ دوکلیوں میں سے ہر ایک دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان اور اسود کے درمیان عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

سوال نمبر3:-المركب قسمان أحدهما المركب التام وثانيهما المركب الناقص .

(الف) مرکب کی دونوں اقسام مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

جواب: مرکب تام: وہ مرکب ہے، جس پر سکوت صحیح ہو یعنی سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو جائے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔

مرکب ناقص: وہ مرکب ہے، جس پر سکوت صحیح نہ ہو جیسے غُلَامُ زَيْدٍ۔

(ب) مرکب تام کی اقسام مع امثلہ لکھیں نیز کلمہ کی اقسام تحریر کریں؟

مرکب تام کی قسمیں: مرکب تام دو قسموں پر ہے:

(۱) خبر، (۲) انشاء

مرکب تام خبر کی تعریف: وہ مرکب جو صدق وکذب کا احتمال رکھے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔

مرکب تام انشاء کی تعریف: وہ مرکب جس پر سکوت صحیح نہ ہو۔

دوسرا حصہ: عربی ادب

سوال نمبر4:-(الف) اسلامی ادبیات پر اثر انداز ہونے والے کوئی سے تین اسباب بیان کریں؟

جواب: اسلامی ادب پر اثر انداز ہونے والے اسباب یہ ہیں:

۱-قرآن: قرآن مجید وہ پہلی عربی کتاب ہے جس کا مطالعہ تاریخ ادب کے لیے ضروری ہے، کیونکہ چھٹی صدی کے آخر اور ساتویں صدی عیسوی کے آغاز میں عرب کی عقلی وادبی زندگی کا مظہر یہی قرآن تھا۔ یہی فن نثر اور ان مضامین، اسالیب اور معارف کا مرکز تھا جو اس واضع زمانہ ادب میں معروف تھے۔ یہ ایسے بدیع اسلوب میں نازل ہوا کہ لوگوں کے قلوب واذہان اس جیسے کلام سے واقف نہ تھے، سو نہ تو وہ موزون اور مقفیٰ کلام ہے اور نہ ایسی سجع بندی والا کلام ہے کہ جس کا ایک ہی معنی کئی جملوں میں الگ الگ ذکر کیا گیا ہو اور نہ ہی ایسا آزاد کلام ہے کہ جس کا اسلوب بغیر سجع بندی اور تقطیع کے چلایا گیا ہو۔ اصل میں یہ ایسی متفرق آیات ہیں جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ ان پر آواز رک جاتی ہے اور ذہن کو سکون ملتا ہے،

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کیونکہ ان کے مطالب مستقل ہیں۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جس نے تمام عرب کو چیلنج کیا کہ اس جیسی کوئی ایک سورت بھی بنالاؤ اور وہ ایسا کرنے سے عاجز آ گئے، کیونکہ انہوں نے اسے کسی شاعر کی شاعری، جادوگر کا کام یا کسی کاہن کی نظر کا کمال کہا تھا۔ پس قرآن کی تاثیر اتنی مضبوط ہے کہ اس کی نثر ان چھوٹے چھوٹے سجع جملوں سے منقول ہو کر احادیث رسول اور آپ کے خطبات و مکتوبات اور صحابہ و تابعین کے خطبات و رسائل میں دکھائی دیتی ہے۔

۲- حدیث: حدیث سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یا آپ کے فعل کی حکایت یا صحابہ کرام کی بات ہے۔ دینی اور ثقافتی اعتبار سے اس کا قرآن مجید کے بعد دوسرا درجہ ہے لیکن یہ عبادات و حقوق کی قوانین سازی کا مآخذ ہے۔ یہ قرآن کو سمجھنے کا راستہ ہے۔ نئے نئے بلند اسالیب پر فطری طور پر قدرت رکھتے تھے۔ دینی و فقہی معانی کے لیے الفاظ جدیدہ تراش لیتے تھے لیکن اس کے باوجود حدیث کی لسانی اہمیت اور تاریخی رہنمائی قرآن کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتی، کیونکہ کاتبین وحی نزول قرآن کے ساتھ ساتھ ہی لکھ لیتے تھے۔ پس حفاظت قرآن مسلمانوں پر نص سے لازم ٹھہرا۔

ترجمہ: جس نے بھی اس کو سننے کے بعد اسے بدلا تو اس کا گناہ اس کے بدلنے والوں پر ہوگا۔ (البقرۃ ۱۸۱:۲)

کچھ سیاسی جھگڑوں کی بناء پر نئی دینی جماعتیں بن گئیں تو خواہش پرست لوگوں نے جھوٹی احادیث کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا جائز سمجھا۔ اس عمل کے لیے انہوں نے عربی کہاوتوں، دانشمندانہ منقولوں اور عجمی آراء کا ایک معقول حصہ حدیث میں داخل کر دیا۔ جس نے تقریر، مناظرہ اور شاعری میں غیر معمولی اثر کیا۔

۳- غیر ملکی ادب: جزیرۂ عرب دنیا کے دو عظیم ملکوں کے درمیان واقع ہے یعنی اس کے مشرق میں ایران اور مغرب میں روم ہے۔ پس ان ممالک کا آپس میں اختلاط قدیمی ہے۔ اسی وجہ سے لغت و ادب میں اس کے اثرات مادی و معنوی تبادلے کے ذریعہ سے باقی ہیں۔ جو لغات، افکار اور عقائد میں اس حد تک اثر انداز ہوئے کہ عرب کے سرچشموں میں سے ایک قوی گھاٹ بن گئے۔ چنانچہ جب لوگ اسلام قبول کرنے لگے تو کثیر تعداد غلام و لونڈی کی شکل میں عربوں کے گھروں میں آ گئے۔ جو عربی زبان سے ناواقف تھے لیکن اس طرح کے کئی افراد نے صرف زبان ہی بدلی تھی جبکہ ان کے خیالات، تصورات اور بیانات سابقہ فطرت پر ہی رہے۔ وہ بظاہر عربی زبان بولتے اور لکھتے تھے لیکن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وہ فارسی اور رومی فکر رکھتے تھے۔ان کی زبانوں کے قواعد مقرر شدہ، آداب کے پہلو سے روشناس اور تہذیب کے تمام پہلو روشن تھے۔ چنانچہ لازمی طور پر عربی ادب چوتھے نمبر پر عجمی، ذہنی اور آراء و آداب سے متاثر ہوا۔اس تاثیر کا سب سے زیادہ اظہار لغت، قانون، اخلاق، شاعری، رسالوں اور قصوں میں ہوا۔

(ب) حدیث کے طرز اسلوب پر مثالوں کے ساتھ جامع نوٹ لکھیں؟

حدیث کا اسلوب:

حدیث کا اسلوب، اسلوب قرآن کی نسبت زمانہ نبوت کے اسلوب کے زیادہ قریب ہے لیکن حدیث پاک کو چند امور کی بنا پر امتیازی حیثیت حاصل ہے جن میں اس کی اپنی ظاہری روشنی، ترتیب عبارت، واضح و معین معانی کی ادائیگی کے لیے الفاظ و فقرات لانا، مدلول کا مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا اور مخاطبین کی زبان کے مطابق ہونا ہے۔اس بات کا اظہار اس وقت ہوتا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وفد سے گفتگو کرتے تو آپ غریب الفاظ استعمال کرتے، سجع کا التزام فرماتے اور ایسے الفاظ استعمال فرماتے جو آنے والے وفد کی زبان پر مستعمل ہوتے۔

اکثر احادیث پر عظمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور فصاحت کا واضح اثر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تشبیہ، تمثیل، حکیمانہ کلام اور عمدہ گفتگو پر مکمل عبور حاصل تھا۔اس کی وضاحت کے لیے درج ذیل چند فرمودات ہیں:

1-مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے جو پاکیزہ چیز ہی کھاتی ہے اور پاکیزہ ہی کھلاتی ہے۔

2-اگر تم اللہ پر بھروسہ رکھو تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح اس حال میں کرتے ہیں کہ وہ بھوکے ہوتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں۔

3-میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے۔

سوال نمبر5:-

وَقَدْ يَنْبُتُ الْمَرْعٰى دَمِنَ الثَّرٰى ۔۔۔ وَتَبْقٰى حَزَازَاتُ النُّفُوْسِ كَمَا هِيَا

اَلَا يَا اسْلَمِيْ يَا هِنْدُ هِنْدَ بَنِيْ بَكْرٍ ۔۔۔ وَاِنْ كَانَ هَيَّانًا عِدٰى آخِرَ الدَّهْرِ

وَكُنْتُ اِذَا لَقِيْتُ عَبِيْدَ تَيْمٍ ۔۔۔ وَتَيْمًا قُلْتُ اَيُّهُمَا الْعَبِيْدُ

(الف) اعراب لگائیں اور سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

جواب: اعراب: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اُردو ترجمہ: ☆ گیلی زمین پر بھی گھاس کبھی اُگ آتی ہے اور دلوں کی نفرتیں اور دشمنیاں باقی رہتی ہیں۔

☆ اے ہند قبیلہ بنو بکر کی ہند! تو سلامت رہ، اگرچہ ہمارے قبائل آخری زمانہ تک دشمن رہیں۔

☆ میں جب قبیلہ تیم کے غلاموں اور سرداروں سے ملتا تو کہتا کہ ان میں غلام کون ہے؟

(ب) قراء سبعہ میں سے کسی پانچ کے نام تحریر کریں؟

قراء سبعہ میں سے پانچ کے نام:

1-ابوعمر بن العلاء، 2-عبداللہ بن کثیر 3-عبداللہ بن عامر،

4-حمزہ بن حبیب الزیات 5-علی بن حمزہ الکسائی

سوال نمبر 6:-(الف) حجازی شاعری کی کوئی تین خصوصیات لکھیں؟

جواب (الف): حجازی شاعری کی تین خصوصیات:

1-ان کی شاعری مہذب تھی۔

2-ان کی شاعری میں لطائف و جذبات پائے جاتے تھے۔

3-ان کی شاعری سچی غزلوں پر مشتمل ہوتی تھی۔

(ب) حضرت خنساء اور حضرت حسان کی شاعری پر جامع نوٹ سپردِ قلم کریں؟

حضرت خنساء کی شاعری:

عربوں کی شاعری میں اسلام سے پہلے اور بعد میں کوئی ایسی خاتون نہیں تھی جو کہ آپ کی پختگی اشعار، لفظی نزاکت اور آواز کی مٹھاس سے بڑھ کر ہو۔ نابغہ، جریر اور بشار یہ سمجھتے تھے کہ وہ شاعری میں مردوں سے بھی افضل ہیں، کیونکہ ان کی شاعری میں مردانگی قوت بھی تھی اور زنانہ نزاکت بھی۔ آپ کی شاعری فخریہ اشعار اور مرثیہ خوانی کی اکثریت پر مشتمل ہوتی تھی لیکن آپ شاعری میں جاہلیت کے طریقہ پر تھی رہیں، تھوڑا بہت بھی اسلام سے متاثر نہ ہوئیں۔

شاعری کا نمونہ:

اعینی جودا ولا تجمدا الا تبکیان لصخر الندی؟

الا تبکیان الجری الجمیل لاتبکیان الفتی السیدا؟

حضرت حسان بن ثابت کی شاعری:

آپ دور جاہلیت میں اہل مدن کے شاعر تھے اور بعثت نبوی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اور دور اسلام میں اہل یمن کے شاعر تھے۔ آپ کی شاعری فخر وحماسہ اور مدح وہجو گوئی پر مشتمل تھی۔ یہ موضوعات اعلیٰ کوالٹی اور قوی اسلوب کے متقاضی ہیں۔ چنانچہ آپ کی شاعری پر غریب اور غیر معروف الفاظ کا اثر بھی ظاہر تھا جو اسلام کے سبب زائل ہو گیا۔ آپ کی شاعری کے عوامل دین کی حمایت، حاسدو دشمنوں کا خاتمہ جو عمر کے گزرنے کے سبب کمزور پڑ گئے۔ جن میں کبھی تحریک نہیں آتی تھی مگر کبھی کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت اور انصار کے دفاع میں متحرک ہوتے تھے۔

شاعری کا نمونہ:

هجوت محمدًا فاجبت عنه وعند الله فی ذاك الجزاء

فان ابی ووالدی وعرضی لعرض محمد منكم وقاء

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ

وقت: تین گھنٹے　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں؟

حصہ اوّل.....سیرت

سوال نمبر 1:-(الف) حرب فجار اور حلف الفضول پر مختصر مضمون تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) ولادت شریف کے وقت کے خوارق میں سے دو ضبطِ تحریر میں لائیں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:-(الف) تعمیر کعبہ کے بارے میں مختصر مگر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

(ب) ابتداء وحی پر مختصر مضمون سپردِ قلم کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3:-(الف) برکات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

(ب) بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ کے بارے میں اپنی معلومات رقم کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

حصہ دوم.....تاریخ

سوال نمبر 4:-(الف) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ جاہلیت کے احوال سپردِ قلم کریں؟ ۱۰

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت آیات واحادیث کی روشنی میں لکھیں؟ ۱۵

سوال نمبر 5:-(الف) اولیات سے کیا مراد ہے؟ اولیات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں پانچ ضبطِ تحریر میں لائیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کوئی ایک خطبہ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:-درج ذیل کوئی سے دو عنوانات پر مفصل نوٹ لکھیں؟ ۲۵

(۱) سنۃ الرعاف (۲) فیصلہ قاضی شریح (۳) جمع قرآن

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء سال 2023ء

پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ

حصہ اوّل: سیرت

سوال نمبر 1:-(الف) حرب فجار اور حلف الفضول پر مختصر مضمون تحریر کریں؟

جواب: حرب فجار کا مختصراً حال:

ظہور اسلام سے قبل کئی لڑائیاں پیش آئیں، بعض لڑائیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حصہ لیا تھا، ان لڑائیوں میں سے ایک حرب فجار ہے۔ اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ نعمان بن منذر شاہ حیرہ ہر سال اپنا تجارتی مال بازار عکاظ میں فروخت کرنے کے لیے اشراف عرب میں سے کسی کی پناہ میں روانہ کرتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک دفعہ جب اس نے اونٹوں پر سامان لدوایا تھا اس وقت بنی کنانہ میں سے براض اور ہوازن میں سے عروہ رحال موجود تھا۔ نعمان نے کہا: اس قافلہ کو کون پناہ دے گا؟ براض بولا: میں بنی کنانہ سے پناہ دیتا ہوں، نعمان نے کہا: میں ایسا شخص چاہتا ہوں جو اہل نجد و تہامہ سے پناہ دے؟ یہ سن کر عروہ نے کہا: میں اہل نجد اور تہامہ سے پناہ دیتا ہوں۔ براض نے کہا: اے عروہ کیا' تو بنی کنانہ سے پناہ دیتا ہے؟ عروہ نے کہا: تمام مخلوق سے۔ پس عروہ اس قافلہ کے ساتھ نکلا، براض بھی اس کے پیچھے روانہ ہوا اور موقع پا کر عروہ کو ماہ حرام میں قتل کر دیا۔

ہوازن نے قصاص میں براض کو قتل کرنے سے انکار کر دیا، کیونکہ عروہ ہوازن کا سردار تھا۔ وہ قریش کے کسی سردار کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر قریش نے یہ منظور نہ کیا۔ اس لیے قریش، کنانہ اور ہوازن میں جنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کنانہ کا سپہ سالار اعظم حرب بن امیہ تھا، جو ابوسفیان کا باپ اور حضرت امیر معاویہ کا دادا تھا اور ہوازن کا سپہ سالار اعظم مسعود بن معتب ثقفی تھا مگر کنانہ کے ایک پہلو عبداللہ بن جدعان اور دوسرے پر کریز بن ربیعہ اور قلب میں حرب بن امیہ تھا۔ اس جنگ میں کئی لڑائیاں ہوئیں، ان میں سے ایک میں آپ کے چچا آپ کو بھی ساتھ لے گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چودہ (۱۴) سال تھی لیکن آپ نے خود لڑائی نہیں کی۔ تاہم تیر اٹھا اٹھا کر اپنے چچاؤں کو دیتے رہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

وکنت انبل علی اعمامی۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے: آپ نے بھی تیر پھینکے تھے۔ بہرحال آخر میں فریقین میں صلح ہو گئی تھی۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حلف الفضول کا مختصر احال:

جب قریش حرب فجار سے واپس آئے تو یہ واقعہ رونما ہوا۔ شہر زبید کا ایک تاجر اپنا تجارتی مال مکہ لایا جسے عاص بن وائل نے خرید کر قیمت ادا نہ کی، اس پر اس تاجر نے حلف عبدالدار وغیرہ سے مدد طلب کی مگر سب نے مدد دینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر فریاد کی جسے قریش کعبہ سن رہے تھے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی تحریک پر بنو ہاشم زہرہ اور بنو اسد بن عبدالعزی سب عبداللہ بن جدعان کی قیام گاہ میں جمع ہوئے۔ عہد کیا کہ ہم مظلوموں کی مدد کریں گے اور مظالم واپس کرا دیا کریں گے۔ اس کے بعد وہ سب عاص بن وائل کے ہاں گئے اور اس سے اس تاجر کا مال واپس کروایا۔ یہ معاہدہ اس معاہدے کے مشابہ تھا جو جرہم کے وقت مکہ میں بدیں مضمون ہوا تھا کہ ہم ایک دوسرے کی حق رسانی کریں گے۔ قوی سے ضعیف کا، مسافر کا حق مقیم سے لے کر دیا کریں گے۔ اس کو حلف الفضول اس لیے کہتے ہیں: کیونکہ معاہدہ جرہم کے محرک لوگوں کے نام فضل تھے۔ جن میں فضل بن حارث، فضل بن وداعہ، فضل بن فضالہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں شریک تھے اور آپ کو یہ معاہدہ اس قدر عزیز تھا کہ عہد نبوت میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی اس معاہدے کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تب بھی میں اسے نہ توڑتا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آج اسلام میں بھی کوئی مظلوم آل حلف الفضول کہہ کر پکارے تو میں مدد دینے کو تیار ہوں۔

(ب) تولد شریف کے وقت کے خوارق میں سے دو نقاط تحریر میں لائیں؟

تولد شریف کے وقت وقوع پذیر خوارق:

1- شہر مدائن میں محل کسریٰ پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے جو اس بات کا اشارہ تھا کہ چودہ حکمرانوں کے بعد ملک فارس اسلامی سلطنت میں شامل ہو جائے گا۔

2- فارس کے آتش کدے جو کبھی نہ بجھے تھے، ایسے سرد پڑ گئے کہ ہر چند ان میں آگ جلانے کی کوشش کی جاتی مگر نہ جلی تھی۔

سوال نمبر 2:- (الف) تعمیر کعبہ کے بارے میں مختصر مگر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: تعمیر کعبہ پر نوٹ:

جب حضرت کی عمر مبارک پینتیس سال کی ہوئی تو قریش نے کعبہ کو از سر نو بنایا۔ علامہ ازرقی (متوفی ۲۲۳ھ) نے تاریخ مکہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پتھروں سے جو تعمیر کی تھی اس کا طول و عرض حسب ذیل تھا:-

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

	۹ گز
ارتفاع	
طول (سامنے کی طرف) حجر اسود سے رکن شامی تک	۳۲ گز (۴۸ ہاتھ)
عرض (میزاب شریف کی طرف) رکن شامی سے رکن غربی تک	۲۲ گز (۳۳ ہاتھ)
طول (پچھواڑے کی طرف) رکن غربی سے رکن یمانی تک	۳۱ گز (۴۶ ہاتھ)
عرض رکن یمانی سے حجر اسود تک	۲۰ گز (۳۰ ہاتھ)

اس عمارت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کر رہے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کندھے پر اٹھا کر لا رہے تھے۔ جب دیواریں اونچی ہو گئیں، تو مقام پر کھڑے ہو کر کام کرتے رہے۔ جب حجر اسود کی جگہ تک پہنچ گئے، تو آپ نے حضرت اسماعیل سے فرمایا: ایک پتھر لاؤ، میں اسے یہاں نصب کر دوں تا کہ لوگ طواف یہاں سے شروع کیا کریں؟ حضرت اسماعیل پتھر کی تلاش میں گئے، تو حضرت جبرئیل حجر اسود لے کر حاضر ہوئے۔ اس بناء پر دروازہ سطح زمین کے برابر تھا مگر چوکھٹ بازو نہ تھے، نہ کواڑ تھے نہ چھت۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد عمالقہ و جرہم و قصی نے اپنے وقت میں اس عمارت کی تجدید کی چونکہ عمارت نشیب میں واقع تھی، وادی مکہ کی روؤں کا پانی حرم میں آجاتا تھا اس پانی کی روک کے لیے بالائی حصہ پر بند بھی بنوا دیا گیا تھا مگر وہ ٹوٹ جاتا تھا۔ اس دفعہ ایسے زور کی رو آئی کہ کعبہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ اس لیے قریش نے پرانی عمارت کو ڈھا کر نئے سرے سے مضبوط و مسقف بنانے کا ارادہ کیا۔ حسن اتفاق یہ کہ ایک رومی تاجر باقوم کا جہاز ساحل جدہ پر کنارے سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ باقوم مذکور معمار نجار بھی تھا، قریش کو جو خبر لگی، تو ولید بن مغیرہ چند اور قریشیوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور چھت کے لیے جہاز کے تختے مول لے لیے اور باقوم کو بھی ساتھ لے آیا۔ دیواروں کے لیے قریش کے ہر ایک قبیلہ نے الگ الگ پتھر ڈھونے شروع کیے۔ مرد دو دو مل کر دور سے پتھروں کو کندھوں پر اٹھا کر لاتے تھے۔ چنانچہ اس کام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے اور کوہ صفا کے متصل [illegible] سے پتھر لا رہے تھے۔ جب سامان عمارت جمع ہو گیا، تو ابو وہب بن عمرو بن عائذ مخزومی کے مشورے سے قبائل قریش نے تعمیر کے لیے بیت اللہ کی چاروں طرفیں آپس میں تقسیم کر لیں۔

(ب) ابتداء وحی پر مختصر مضمون سپرد قلم کریں؟

ابتدائے وحی پر نوٹ:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس (۴۰) سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا۔ وحی کی ابتداء رویائے صادقہ سے ہوئی۔ جو کچھ آپ رات کو خواب میں دیکھتے، بعینہٖ وہی دن کے وقت ظہور میں آتا۔ چھ ماہ اسی حالت میں گزر گئے کہ ایک روز آپ حسب معمول غار حراء میں مراقب تھے کہ فرشتہ (جبرائیل) آپ کے پاس آیا، اس نے آپ سے کہا: اِقْرَأْ (پڑھو) آپ نے

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فرمایا: مَا اَنَا بِقَارِئٍ (میں پڑھنے والا نہیں) آپ کا بیان ہے کہ اس پر فرشتہ نے مجھے پکڑ کر بھینچا۔ یہاں تک کہ وہ مجھ سے غایت وسعت وطاقت کو پہنچا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: اِقْرَأْ میں نے کہا: ما انا بقاری پس اس نے مجھے پکڑ کر دوسری بار بھینچا یہاں تک کہ وہ مجھ سے غایت وسعت وطاقت کو پہنچا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ کر تیسری بار بھینچا یہاں تک کہ وہ مجھ سے غایت وسعت اور طاقت کو پہنچا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: ''پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، پیدا کیا آدمی کو لہو کی پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے۔ سکھایا آدمی کو جو کچھ نہ جانتا تھا''۔

یہ سن کر آپ گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سارا قصہ بیان کیا وہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو عیسائی اور تورات وانجیل کا ماہر تھا۔ اس نے یہ ماجرا سن کر کہا: یہ وہی ناموس وفرشتہ ہے، جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو شہر مکہ سے نکال دے گی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد کچھ مدت تک وحی بند رہی تا کہ آپ کا شوق وانتظار زیادہ ہو جائے پھر یہ آیات نازل ہوئیں: ''اے لحاف میں لپٹے! اٹھ کھڑا ہو، پس ڈر سنا، اپنے رب کی بڑائی بیان کر، اپنے کپڑے پاک رکھ اور بتوں سے دور رہو''۔

سوال نمبر 3:- (الف) برکاتِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: برکات نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا، پھر اسی نور کے واسطے/صدقے تمام عالم کو خلق کیا۔ عالم ارواح میں اس نور کو وصفِ نبوت عطا فرمایا۔ چنانچہ ایک روز جب صحابہ نے آپ سے پوچھا: آپ کو نبوت کب ملی، تو فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم کے پتلا میں روح نہ ڈالی گئی تھی، بعد ازاں اسی عالم میں اللہ نے دیگر انبیاء کی روحوں سے وہ عہد لیا جو ''اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ'' میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس وقت ان پیغمبروں کی روحوں نے آپ کی نبوت وامداد کا اقرار عہد مذکورہ میں کر لیا، تو نورِ محمدی کی برکت سے ان میں وہ قابلیتیں پیدا ہو گئیں کہ دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ان کو نبوت عطاء ہوئی اور ان سے معجزات ظہور میں آئے۔ امام ابوصیری نے کیا خوب فرمایا ہے:

وَكُلُّ اَيٍّ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا ۔۔۔ فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمْ

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ۔۔۔ يَظْهَرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

اسی عہدے کے سبب سے حضرات انبیائے سابقین علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے حضور نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد وبشارت اور ان کے اتباع وامداد کی تاکید فرماتے رہے ہیں۔ اگر حضور نبی اُمی بابی ھو وامی کی نبوت دنیا میں ظاہر نہ ہوتی، تو تمام انبیاء سابقین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوتیں

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

باطل ہو جاتیں اور وہ تمام بشارتیں نا تمام رہ جاتیں۔ پس دنیا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری نے تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کی نبوتوں کی تصدیق فرمادی۔

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور از ہر منبع انوار الانبیاء تھا' اسی طرح آپ کے جسم اطہر کا مادہ بھی لطیف ترین اشیاء سے تھا۔ چنانچہ حضرت کعب احبار سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا چاہا' تو جبرئیل کو حکم دیا کہ سفید مٹی لاؤ۔ پس جبرئیل بہشت کے فرشتوں کے ساتھ اترے اور حضرت کی قبر شریف کی جگہ سے مٹھی بھر خاک سفید چمکتی دمکتی اٹھالائے۔ پھر وہ مشت خاک سفید بہشت کے چشمہ تسنیم کے پانی سے گوندھی گئی' یہاں تک کہ سفید موتی کی مانند ہو گئی۔ جس کی بڑی شعاع تھی۔ بعد ازاں فرشتے اسے لے کر عرش و کرسی کے گرد اور آسمانوں اور زمین میں پھرے' یہاں تک کہ تمام فرشتوں نے آپ (روح انور و مادہ اطہر) کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے پہچان لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا' تو اپنے حبیب پاک کے نور کو ان کی پشت مبارک میں بطور ودیعت رکھا' اس نور کے انوار ان کی پیشانی میں یوں نمایاں تھے جیسے آفتاب آسمان اور چاند اندھیری رات میں۔ انہیں سے عہد لیا گیا کہ یہ نور انوار پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے۔ اسی واسطے جب وہ حضرت حواء رضی اللہ عنہا سے مقاربت کا ارادہ کرتے تو انہیں پاک و پاکیزہ ہونے کی تاکید فرماتے یہاں تک کہ وہ نور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے رحم پاک میں منتقل ہو گیا' اس وقت وہ انوار جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھے حضرت حواء کی پیشانی میں نمودار ہوئے۔ ایام حمل میں حضرت آدم علیہ السلام نے بپاس ادب تعظیم حضرت حواء سے مقاربت ترک کر دی یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے' تو وہ نور ان کی پشت میں منتقل ہو گیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا کہ حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے۔ آپ کے بعد ایک بطن میں جوڑا (لڑکا اور لڑکی) پیدا ہوتا رہا اس طرح یہ نور پاک پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ تک پہنچا۔ ان سے بناء بر قول اصح ایام تشریق میں جمعہ کی رات کو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔

اسی نور کے پاک و صاف رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے تمام آباؤ امہات کو شرک و کفر کی نجاست اور زنا کی آلودگی سے پاک رکھا۔ اسی نور کے ذریعہ سے حضرت کے تمام آباؤ اجداد نہایت حسین و مرجع خلائق تھے۔ اسی نور کی برکت سے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ملائک کے مسجود بنے اور اسی نور کے وسیلہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کشتی طوفان میں غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر آتش نمرود گلزار ہوگئی۔ اسی نور کے طفیل سے حضرت انبیائے سابقین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بے غایت ہوئیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے آپ کی مدح میں چند اشعار عرض کیے۔ جن میں مذکور ہے کہ کشتی کا طوفان سے بچنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کا گلزار ہو جانا حضور کے نور ہی کی برکت سے تھا۔

(ب) بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ کے بارے میں اپنی معلومات رقم کریں؟

بیعت رضوان:

حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان کا واقعہ پیش آیا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی کو اپنا ایلچی بنا کر مکہ کی طرف بھیجا۔ جب عثمان غنی واپس نہ آئے اور ان کے بارے میں یہ خبر پھیل گئی کہ کفار مکہ نے ان کو شہید کر دیا ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں لوگوں سے حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لیے بیعت لی۔ فرمایا: عثمان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کرتا ہوں۔ اس بیعت سے کفار مکہ کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ صلح حدیبیہ کے لیے آمادہ ہو گئے۔

صلح حدیبیہ:

ماہ جمادی الاولیٰ میں غزوۂ بنی لحیان پیش آیا۔ مگر مقابلہ نہ ہوا۔ ماہ ذیقعدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار چار سو صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ منورہ سے عمرہ کے ارادہ سے نکلے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھیں۔ جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے جو اہلِ مدینہ کا میقات ہے۔ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانیوں کو تقلید و اشعار کیا۔ یہاں سے آپ نے حضرت بسر بن سفیان کو قریش کی طرف بطور جاسوس بھیجا۔ جب آپ عسفان کے قریب غدیر اشطاط میں پہنچے تو آپ کا جاسوس خبر لایا کہ قریش حلفاء سمیت مکہ سے باہر مقام بلدح میں جمع ہیں۔ اور آمادہ ہیں کہ آپ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ کہ حلفاء کے اہل و عیال کو گرفتار کیا جائے تا کہ اگر وہ ان کی مدد کو آئیں تو ہمیں تنہا قریش سے مقابلہ کرنا پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ بیت اللہ کے قصد سے نکلے ہیں۔ آپ کا ارادہ کسی سے لڑائی کا نہیں۔ آپ بیت اللہ کا رخ کریں؟ جو ہمیں اس سے روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔'' آپ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور آگے بڑھنے کا حکم دیا، جب آپ حدیبیہ کے قریب ثنیۃ المرہ میں پہنچے جہاں سے اتر کر قریش کے پاس

Hm_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

پہنچ جاتے۔ تو آپ کی ناقہ قصواء بیٹھ گئی۔ ہر چند اٹھانے کی کوشش کی گئی مگر نہ اٹھی۔ آپ نے فرمایا: ''قصواء نہیں رکی اور نہ رکنا اس کی عادت ہے۔ بلکہ خدائے حابس الفیل نے اسے روک لیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قریش مجھ سے کسی ایسی حاجت کا سوال نہ کریں گے جس سے وہ حرمات اللہ کی تعظیم کریں؟ مگر میں وہ انہیں عطا کردوں گا۔'' اس کے بعد آپ نے قصواء کو جھڑک دی اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور آپ مڑ کر حدیبیہ کی پرلی طرف ایک کنوئیں پر اترے جس میں پانی کم تھا۔ موسم گرما تھا۔ پانی جلد ختم ہوگیا۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں پیاس کی شکایت آئی۔ آپ نے پانی کی ایک کلی کنوئیں میں ڈال دی جس سے پانی بکثرت ہوگیا۔ اور چھاگل میں اپنا دست مبارک رکھ دیا۔ تو آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی نکلنے لگا۔ ان دونوں معجزوں کا ذکر اس کتاب میں آگے آئے گا۔

اسی اثناء میں بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم کے چند اشخاص کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا۔ کہ قبائل کعب بن لوی اور عامر بن لوی حدیبیہ کے آب کثیر پر اترے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ دودھ والی اونٹنیاں اور عورتیں بچوں سمیت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کے ارادہ سے آئے ہیں۔ لڑائی نے قریش کو کمزور کردیا ہے اور نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ چاہیں۔ تو ہم ایک مدت کے لیے ان سے جنگ کا التواء کردیتے ہیں۔ باقی لوگوں سے ہم خود سمجھ لیں گے۔ اگر میں غالب آجاؤں اور بصورت غلبہ وہ میری اطاعت میں آنا چاہیں تو ایسا کرسکتے ہیں۔ اگر انہوں نے انکار کردیا' تو قسم ہے' اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان سے ضرور لڑتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ میں اکیلا رہ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ضرور مدد کرے گا۔'' بدیل نے عرض کیا: میں آپ کا یہ ارشاد ان تک پہنچادوں گا۔ چنانچہ وہ قریش میں آکر کہنے لگا۔ کہ میں اس مرد (رسول اللہ) کا قول بن آیا ہوں۔ اگر چاہیں گزارش کردوں۔ ان میں سے ایک نادان بولا کہ ہم اس کی کسی بات کے سننے کے لیے تیار نہیں۔ ایک صاحب الرائے نے کہا: بیان کیجئے۔ جو اس سے سن آئے ہو۔ اس پر بدیل نے بیان کردیا۔ عروہ بن مسعود نے اٹھ کر کہا: اس نے ایک نیک امر پیش کیا ہے۔ وہ قبول کرلو اور مجھے اس کے پاس جانے دو۔ چنانچہ عروہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بدیل کی طرح کلام کیا اور وہی جواب پایا۔ عروہ نے یہ الفاظ (میں ان سے ضرور لڑتا رہوں گا) سن کر عرض کیا: ''اے محمد! بتایئے اگر آپ نے اپنی قوم کو بالکل ہلاک کر دیا۔ فرمایا: کیا آپ نے عرب کی بابت سنا ہے کہ کسی نے خود سے پہلے اپنے اہل کو ہلاک کردیا ہو۔ اگر قریش غالب آگئے' تو آپ امن میں نہ رہیں گے، کیونکہ اللہ کی قسم میں سردار مکہ ہوں اور اخلاط کو دیکھتا ہوں جو اس لائق ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ پھر حضرت ابوبکر نے یہ سن کر کہا: کیا ہم چھوڑ جائیں گے؟ اس پر عروہ بولا: یہ کون ہے؟ جواب ملا: ابوبکر! کہنے لگا: اگر تیرا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا بدلہ میں نے نہیں دیا تو

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

میں تجھے جواب دیتا۔ پھر عروہ آپ کی طرف متوجہ ہوا، جب وہ کلام کرتا تو آپ کے ریش مبارک کو چھوتا، اس وقت مغیرہ بن شعبہ خود سر پر تلوار ہاتھ میں لیے کھڑے تھے۔ عروہ جب ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا، تو مغیرہ بغرض تعظیم نیام تلوار اس کے ہاتھ پر مارتا اور کہتا: ہاتھ ہٹاؤ۔ عروہ نے آنکھ اُٹھا کر پوچھا: یہ کون ہے؟ فرمایا: تیرا بھتیجا! عروہ نے یہ سن کر کہا: او بے وفا! کیا میں تیری دیت کی کوشش نہ کرتا تھا؟ پھر اس نے باقی اصحاب کے حال دیکھ کر جا کر اپنی قوم کو بتایا اور کہا: جو نیک امر پیش کیا جا رہا ہے، اسے قبول کر لو۔ پس انہوں نے سہیل بن عمرو قریشی عامری کو صلح کے لیے بھیجا، گفتگوئے صلح کے بعد قرار پایا کہ دس سال لڑائی بند رہے گی، پھر اس کی خواہش پر معاہدہ تحریر میں لایا گیا اور لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے (یعنی کاتب معاہدہ)

حصہ دوم.....تاریخ

سوال نمبر 4:- (الف) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ جاہلیت کے احوال سپردِ قلم کریں؟

جواب: زمانہ جاہلیت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

آپ زمانہ جاہلیت میں بھی پاکباز انسان تھے۔ ابن عساکر نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عائشہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: زمانہ جاہلیت ہو یا زمانہ اسلام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا۔ انہوں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں بھی شراب نہیں پی۔

ابونعیم عمدہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آپ نے زمانہ جاہلیت میں بھی خود پر شراب حرام قرار دے دی تھی۔

ابن عساکر حضرت زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ نے زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی شعر نہیں کہا۔

ابن عساکر نے حضرت ابوالعالیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صحابہ کرام کی مجلس میں حضرت ابوبکر سے پوچھا گیا: کیا آپ نے زمانہ جاہلیت میں کبھی شراب نوشی کی ہے؟ جواب دیا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر پوچھا گیا: کیوں؟ فرمایا: میں اپنی عزت بچاتا اور اپنی مروت کی حفاظت کرتا تھا۔ جو شخص شراب پی لیتا ہے وہ اپنی عزت اور مروت دونوں ضائع کر دیتا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: ابوبکر نے سچ کہا ہے، ابوبکر نے سچ کہا ہے۔ (یہ روایت مرسل و غریب ہے)

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت آیات و احادیث کی روشنی میں لکھیں؟

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت قرآن واحادیث کی روشنی میں:

جب آیت مباہلہ "نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ" نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت حسن وحسین کو بلا کر دعا کی: "الٰہی یہ میرے گھر کے لوگ ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کی شان میں قرآن میں تین سو آیات نازل ہوئیں۔

پھر فرمایا: جہاں بھی قرآن میں: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، آئے تو اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے امیر و مشرف ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں چند جگہ صحابہ پر غصہ فرمایا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا ہے۔

ابن ماجہ ونسائی میں حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

بخاری، مسلم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں آپ کو مدینہ میں رہنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں تمہیں اس طرح چھوڑے جا رہا ہوں جیسے حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو چھوڑ کر گئے تھے، فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ترمذی، ابو سریحہ اور حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں محبوب ہوں اس کے علی بھی محبوب ہیں۔

بزار حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس مسجد میں سوائے میرے اور تمہارے لیے جنبی ہونا حلال نہیں ہے۔

احمد، حضرت امام سلمہ سے روایت کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا۔

سوال نمبر 5:- (الف) اولیات سے کیا مراد ہے؟ اولیات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں پانچ ضبط تحریر میں لائیں؟

جواب: اوّلیات کی تعریف:

دین اسلام میں کسی نیک کام کی ابتداء کرنے کو اوّلیات کہتے ہیں جیسے حضرت ابوبکر کا جمع قرآن کرنا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اوّلیات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

آپ کی پانچ اوّلیات درج ذیل ہیں:

i-میدانوں کی پیائش کروائی۔ ii-فرائض میں عول مقرر کیا۔

iii-امہات الاولاد کی تجارت منع فرمائی۔ iv-دفاتر قائم کیے۔

v-گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔

(ب) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کوئی ایک خطبہ تحریر کریں؟

خطبہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

حاکم اور بیہقی نے عبداللہ بن حکیم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ہمارے سامنے خطبہ پڑھا، اوّل آپ نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا: میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور جس تعریف کے وہ اہل ہیں ان کی تعریفات کیا کرو۔ تم رغبت کو خوف کے ساتھ ملاؤ، کیونکہ اللہ نے حضرت زکریا کے گھر والوں کی تعریف فرمائی ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝

اللہ کے بندو! یہ بات بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفسوں کو اپنے حق کے بدلے رہن رکھ لیا ہے اور اس پر تم سے عہد لے لیے ہیں۔ تم نے قلیل فانی کو کثیر باقی کے بدلے خرید لیا ہے اور یہ جو تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے اس کا نور کبھی نہ بجھے گا اور نہ اس کے عجائبات ختم ہوں گے۔ تم اس کے نور سے منور ہو جاؤ اور اس سے نصیحت پکڑو۔ اس دن کے لیے جس دن کوئی نور نہ ہوگا کیونکہ اللہ نے تم کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور تم پر کراماً کاتبین مقرر ہیں، جو تمہارے ہر کام کو جانتے ہیں۔

خدا کے بندو! پھر یہ بات بھی جاننے کے لائق ہے کہ تمہارا اگلا قدم موت کی طرف اٹھ رہا ہے جس کا علم تم سے چھپا ہوا ہے اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ جس وقت موت تمہارے پاس آئے اس وقت تم صالح ہو اور یہ بات تم کو سوائے فضل خدا کے میسر نہیں آسکتی۔ مہلت کی حالت میں اور موت آنے سے پہلے نیکی کی طرف بڑھو۔ ایسا نہ ہو کہ موت کے وقت تم برے کاموں میں مشغول ہو۔ بہت سی ایسی قومیں گزری ہیں کہ انہوں نے اپنی مدتیں اپنے غیروں کے لیے کر دی تھیں۔ اپنے نفسوں کو بھول گئے، اللہ تمہیں متنبہ کرتا ہے کہ تم ان کے مثل نہ ہو جاؤ پس جلدی کرو جلدی کرو۔ ڈرو، ڈرو بچنے کی کوشش کرو۔ موت بہت قریب ہے اور دوڑتی آرہی ہے اور مہلت بہت کم ہے۔

سوال نمبر 6:- درج ذیل عنوانات پر مفصل نوٹ لکھیں؟

(۱) مسئلہ الرعاف (۲) فیصلہ قاضی شریح (۳) جمع قرآن

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب i- فیصلہ قاضی شریح:

جنگ صفین کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ چوری ہوگئی۔ واپسی پر آپ نے اسے ایک یہودی کے پاس دیکھا۔ فرمانے لگے: بخدا! نہ تو میں نے اسے فروخت کیا تھا اور نہ ہی ہبہ۔ یہودی کہنے لگا: یہ میرے پاس ہے، تو میری ہے۔ لہٰذا آپ اسے قاضی شریح کی عدالت میں لے گئے۔ اور فرمایا: اگر یہ میرا مخالف نہ ہوتا، تو میں آپ کے ساتھ بیٹھتا۔ قاضی شریح نے پوچھا: اے امیر المومنین! معاملہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس یہودی کے پاس جو زرہ ہے وہ میری ہے، بخدا نہ تو میں نے اسے کسی کو بیچا ہے اور نہ ہی ہبہ کی ہے۔ پھر قاضی نے یہودی سے اس کے متعلق پوچھا، تو اس نے کہا: یہ میرے قبضہ میں ہے، لہٰذا یہ میری ہے۔

پھر قاضی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کا کوئی گواہ ہے؟

فرمایا: میرا بیٹا حسن اور میرا غلام قنبر اس کے گواہ ہیں۔ قاضی نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ اس معاملے میں بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ لہٰذا فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ یہودی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ مجھے عدالت میں لے کر آئے اور فیصلہ بھی آپ کے خلاف ہوا۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ اور یہ زرہ آپ کی ہی ہے۔

ii- جمع قرآن کی خدمت:

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلوایا (اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے) اور فرمایا: جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہو گئے ہیں، خدشہ ہے کہ اس طرح دیگر جنگوں میں ان کی شہادت کے باعث قرآن کا بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا۔ تو مناسب یہی ہے کہ اس کو جمع کر لیا جائے اور اب میری بھی یہی رائے ہے۔ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ نہیں کہا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ میں وہ کام کیسے کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں نہیں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: بخدا! یہ اچھا کام ہے۔ حضر عمر رضی اللہ عنہ مسلسل اصرار کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے شرح صدر عطاء فرمایا اور اب میری رائے بھی یہی ہے۔

پھر فرمایا: تم نوجوان ہو، عقل مند ہو، تم پر کوئی الزام بھی نہیں اور پھر تم کاتب وحی بھی ہو، تو تم قرآن جمع کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے، تو وہ میرے لیے زیادہ آسان تھا بنسبت اس کے کہ میں قرآن جمع کروں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

میں نے ان دونوں سے کہا: میں وہ کام کیسے کرسکتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! یہ اچھا کام ہے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل اصرار کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ کھول دیا، جس طرح انہیں شرح صدر ہوا تھا۔

پھر میں نے کاغذ کے ٹکڑوں، اونٹ کی ہڈیوں، کھجور کے پتوں وغیرہ اور لوگوں کے ذہنوں سے قرآن جمع کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیات حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری سے مل سکیں۔ پھر یہ مکمل ہوگیا۔ پھر اس کو مصحف کی شکل دے دی گئی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات تک یہ آپ کے پاس رہا، پھر حضرت عمر کو منتقل ہوگیا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیٹی اور ام المومنین حضرت حفصہ کے پاس رہا۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

چھٹا پرچہ: بلاغت

وقت: تین گھنٹے　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- كُلُّ كَلَامٍ فَهُوَ اِمَّا خَبَرٌ اَوْ اِنْشَاءٌ وَالْخَبَرُ مَا يَصِحُّ اَنْ يُّقَالَ لِقَائِلِهٖ اِنَّهٗ صَادِقٌ فِيْهِ اَوْ كَاذِبٌ كَسَافَرَ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ مُقِيْمٌ وَالْاِنْشَاءُ مَالَا يَصِحُّ اَنْ يُّقَالَ لِقَائِلِهٖ ذٰلِكَ كَسَافِرْ يَا مُحَمَّدُ وَاَقِمْ يَا عَلِيُّ .

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کا موضوع لہ مع امثلہ تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ج) فائدہ خبر کسے کہتے ہیں؟ مع مثال تحریر کریں؟ ۴

سوال نمبر 2:- (الف) نداء کی تعریف مع ادوات نداء تحریر کریں؟ ۵+۸=۱۳

(ب) دروس البلاغہ کی روشنی میں حرف نداء کا استعمال مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) اَمْ متصلہ اور اَمْ منقطعہ کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 3:- اِذَا اُرِيْدَ اِفَادَةُ السَّامِعِ حُكْمًا فَاَىُّ لَفْظٍ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْهِ فَالْاَصْلُ ذِكْرُهٗ .

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟ ۶+۷=۱۳

(ب) کوئی سے پانچ دواعی ذکر مع امثلہ ذکر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ج) فاعل کو حذف کرنے کی وجوہات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 4:- (الف) قصر کی اقسام مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) قصر کے طرق مع امثلہ تحریر کریں؟ ۸

(ج) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

مقتضائے حال، تعقید لفظی، تنافر حروف، مخالفت قیاس

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء بابت 2023ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- كُلُّ كَلَامٍ فَهُوَ اِمَّا خَبَرٌ اَوْ اِنْشَاءٌ وَالْخَبَرُ مَا يَصِحُّ اَنْ يُّقَالَ لِقَائِلِهٖ اِنَّهٗ صَادِقٌ فِيْهِ اَوْ كَاذِبٌ كَسَافَرَ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ مُّقِيْمٌ وَالْاِنْشَاءُ مَالَا يَصِحُّ اَنْ يُّقَالَ لِقَائِلِهٖ ذٰلِكَ كَسَافِرْ يَا مُحَمَّدُ وَاَقِمْ يَا عَلِيُّ ۔

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

جواب (الف): اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: ہر کلام پس وہ یا خبر ہوگی یا انشاء۔ خبر وہ کلام ہے کہ صحیح ہے کہ اس کے قائل کو کہا جائے کہ وہ اس میں صادق ہے یا کاذب جیسے سَافَرَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ مُّقِيْمٌ ۔ انشاء وہ کلام ہے کہ نہیں صحیح کہ اس کے قائل کو کہا جائے کہ وہ صادق یا کاذب جیسے سَافِرْ يَا مُحَمَّدُ وَ اَقِمْ يَا عَلِيُّ۔

(ب) جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کا موضوع لہ مع امثلہ تحریر کریں؟

جملہ اسمیہ کا موضوع لہ: جملہ اسمیہ کا موضوع لہ یہ ہے کہ مخصوص فرمانے میں حدوثِ فعل کا فائدہ دینا اختصار کے ساتھ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔

جملہ فعلیہ کا موضوع لہ: جملہ فعلیہ کی وضع اس لیے ہے کہ محض مسند کو مسند الیہ کے لیے ثابت کرنا، کوئی دوسری غرض نہیں ہے جیسے قَامَ زَيْدٌ۔

(ج) فائدہ خبر کسے کہتے ہیں؟ مع مثال تحریر کریں؟

فائدہ خبر کی تعریف: مخبر کا اپنی خبر سے مقصود اگر مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہو تو اسے فائدہ خبر کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ جبکہ وہ ضَرْبِ زَيْد نہ جانتا ہوں۔

سوال نمبر 2:- (الف) نداء کی تعریف مع ادوات نداء تحریر کریں؟

نداء کی تعریف: کسی کی توجہ طلب کرنا ایسے حرف کے ساتھ جو اُدْعُوْ کے قائم مقام ہو جیسے يَا زَيْدُ۔

نداء کے حروف: دروس البلاغہ میں ادوات نداء آٹھ ہیں:

یاء، همزه، ای، اَ، آی، ایا، هیا، وا ۔

(ب) دروس البلاغہ کی روشنی میں حرف ندا کا استعمال مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب) ادوات نداء کا استعمال:

حروف نداء میں سے ہمزہ اور اَیْ قریب کے لیے موضوع ہیں اور ان کے علاوہ بعید کے لیے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

موضوع ہیں۔

کبھی کسی نکتہ کی وجہ سے ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو جاتے ہیں جیسے یَا عبداللہ ۔ قریب کی مثال جیسے هَيَا عَبْدُ اللهِ بعید کی مثال۔

(ج) اَمْ متصلہ اور اَمْ منقطعہ کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

ام متصلہ: حروف استفہام میں ہمزہ چونکہ طلب تصور (مفرد) اور طلب تصدیق (نسبت) دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگر ہمزہ کے ذریعے طلب تصور (مفرد) مقصود ہو، تو پھر مسؤل عنہ وہ ہوگا جو ہمزہ کے ساتھ متصل ہو اور اس کا مدمقابل وہ ہوگا جو اَمْ کے بعد واقع ہو، اس اَمْ کو اَمْ متصلہ کہتے ہیں۔ یہ اَمْ دو متساوی امروں میں سے ایک کے ساتھ ملا ہوتا ہے جیسے اَزَيْدٌ فِي الدَّارِ اَمْ عَمْرٌو ۔ اصل حکم کا علم ہے لیکن تعیین میں شک تھا۔

ام منقطعہ کی تعریف: ہمزہ چونکہ طلب تصدیق (طلب نسبت) کے لیے بھی آتا ہے یعنی وہ ہمزہ جس سے نسبت کے بارے سوال ہو اس کے بعد واقع ہونے والے اَمْ کو منقطعہ کہتے ہیں۔ یہ اَمْ کے ساتھ اس کا معادل اور مدمقابل واقع نہیں ہوتا۔ گویا ام منقطعہ ثانی میں شک کے ساتھ سابقہ کلام سے اعراض کے لیے آتا ہے جیسے اِنَّهَا لَاِبِلٌ اَمْ بَقَرٌ ۔

سوال نمبر 3:- اِذَا اُرِيْدَ اِفَادَةُ السَّامِعِ حُكْمًا فَاَيُّ لَفْظٍ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْهِ فَالْاَصْلُ ذِكْرُهٗ ۔

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

جواب: تشکیل عبارت: اوپر ہو چکی ہے۔

ترجمۃ العبارۃ: جب ارادہ کیا جائے سامع کو حکم کا فائدہ دینے کا تو جو لفظ اس معنی پر دلالت کرے اس میں اصل یہ ہے کہ اسے ذکر کیا جائے۔

(ب) کوئی سے پانچ دواعی ذکر مع امثلہ ذکر کریں؟

ذکر کے پانچ اسباب:

(۱) مزید وضاحت کے لیے جیسے اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۔

(۲) جب قرینہ پر اعتماد ضعیف ہو جیسے "زَيْدٌ نِعْمَ الصَّدِيْقُ" حالانکہ اس کا پہلے ذکر ہو چکا تھا۔

(۳) سامع کی کند ذہنی پر اشارہ کرنے کے لیے جیسے عَمْرٌو نِعْمَ الصَّدِيْقُ حالانکہ اس کا پہلے ذکر ہو چکا تھا۔

(۴) مخاطب و سامع پر مہر لگانے کے لیے تاکہ راہِ فرار اختیار نہ کر سکے۔ جج نے گواہ سے پوچھا:

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

"اَقَرَّ زَيْدٌ هٰذَا بِاَنَّ عَلَيْهِ كَذَا؟" تو گواہ کہے: "نَعَمْ زَيْدٌ اَقَرَّ هٰذَا بِاَنَّ عَلَيْهِ كَذَا"

(۵) جب تعجب ظاہر کرنا مقصود ہو تو بھی ذکر کیا جاتا ہے جیسے زَيْدٌ يُقَابِلُ الْاَسَدَ .

(ج) فاعل کو حذف کرنے کی وجوہات مع امثلہ تحریر کریں؟

فاعل کو حذف کرنے کی وجوہات:

کبھی کبھی فاعل درج ذیل وجوہات کی بناء پر حذف کر دیا جاتا ہے:

۱- خوف کی وجہ سے کہ اگر فاعل کا ذکر کر دیا تو وہ کوئی نقصان دے سکتا ہے جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ .

۲- فاعل پر خوف کا خطرہ ہے کہ ذکر کیا تو اسے کوئی نقصان دے سکتا ہے جیسے سُرِقَ الْمَتَاعُ .

۳- چونکہ فاعل معلوم ہوتا ہے اس لیے ذکر ترک کر دیا جاتا ہے جیسے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا .

۴- فاعل معلوم ہی نہیں ہوتا تو پھر ذکر کیسے کیا جائے جیسے سُرِقَ الْمَتَاعُ .

سوال نمبر 4:- (الف) قصر کی اقسام مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب (الف): اقسام قصر: قصر کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور اضافی۔

۱- قصر حقیقی کی تعریف: ایک شیء کا دوسری سے نفس الامر اور حقیقت میں خاص ہونا اس میں کسی دوسرے سے مقابلہ نہیں ہوتا جیسے لا کاتب فی المدینة الا زید .

۲- قصر اضافی کی تعریف: ایک کا دوسرے کے ساتھ خاص ہو کسی کے مقابلہ میں جیسے مَا زَيْدٌ اِلَّا قَائِمٌ . اس میں قیام کو زید میں قعود کے مقابلہ میں ثابت کیا گیا۔

(ب) قصر کے طرق مع امثلہ تحریر کریں؟

قصر کے طریقے:

قصر کے مشہور طریقے چار ہیں:

۱- نفی اور استثناء جیسے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ .

۲- اِنَّمَا جیسے اِنَّمَا زَيْدٌ قَائِمٌ .

۳- عطف (لَا، بَلْ، لٰكِنْ کے ساتھ) جیسے اَنَا نَاشِرٌ لَا نَاظِمٌ .

۴- جس کا حق مؤخر ہو، اس کو مقدم کرنے سے جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ .

(ج) درج ذیل کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

مقتضائے حال، تعقید لفظی، تنافر حروف، مخالفت قیاس

مقتضائے حال کی تعریف: حال کا مقتضیٰ وہ مخصوص صورت ہے جس پر کلام کو لایا جاتا ہے جیسے منکر حکم کو اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ کہنا۔

تعقید لفظی کی تعریف: کلام کا اپنے معنی مرادی پر ظاہر الدلالت نہ ہو نظم میں خلل کی وجہ سے کہ وہاں

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الفاظ کو مقدم و مؤخر کیا گیا ہے جیسے جَفَخَتْ وَهُمْ لَا يَجْفَخُوْنَ بِهَا بِهِمْ شِيْمٌ عَلَى الْحَسَبِ الْاَغَرِّ دَلَائِلُ۔

تنافر حروف کی تعریف: کلمہ میں ایسا وصف ہو کہ جس کی وجہ سے وہ کلمہ زبان پر ثقیل ہو جائے جیسے الظش، الهعخع۔

مخالفت قیاس کی تعریف: کلمہ کا صرفی قانون کے خلاف ہونا جیسے بوقٌ کی جمع بوقات لانا اور مَدَّہ کو مَدَدٌ بغیر ادغام پڑھنا۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official